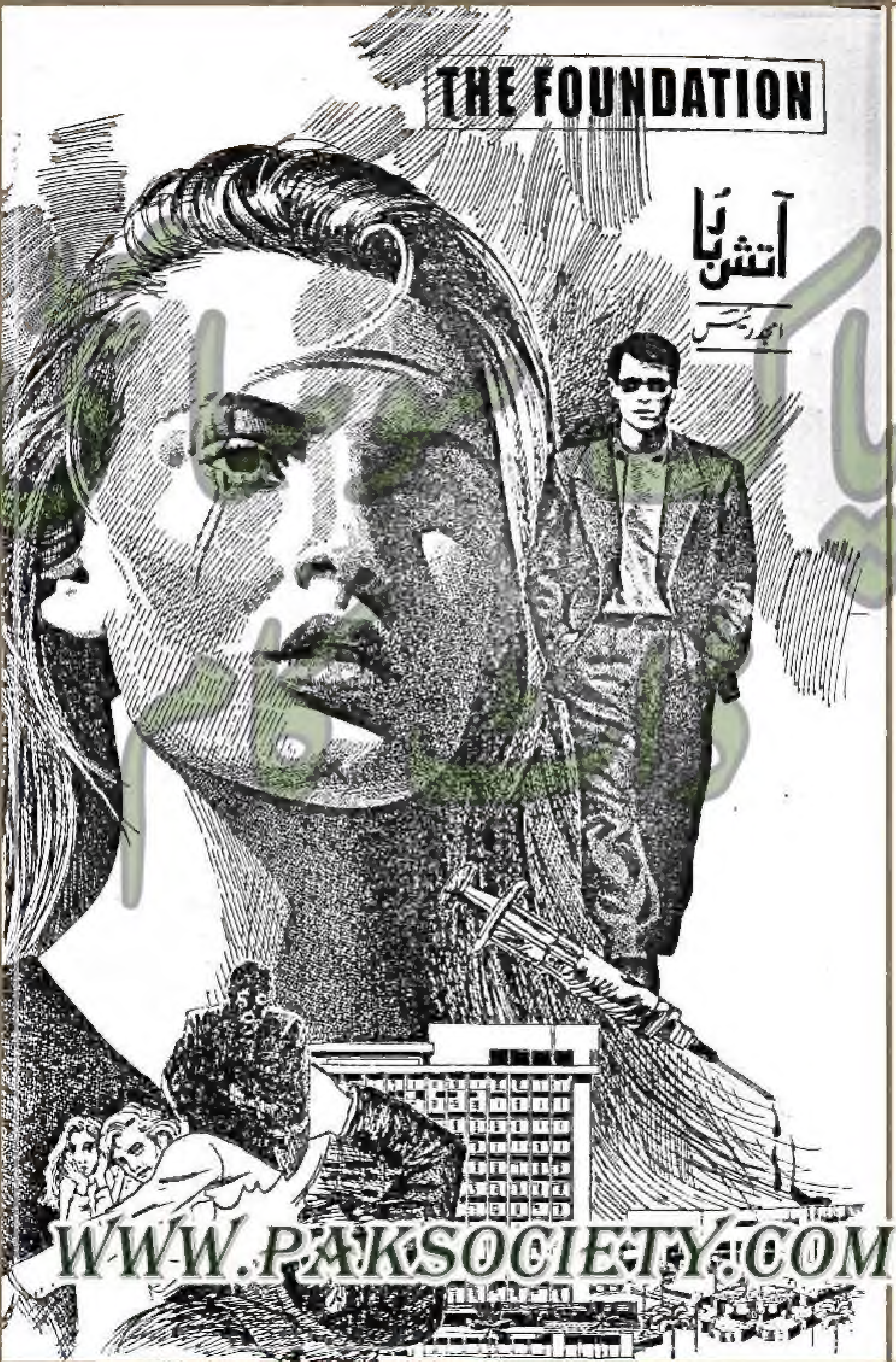

WWW.PAKSOCIETY.COM

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

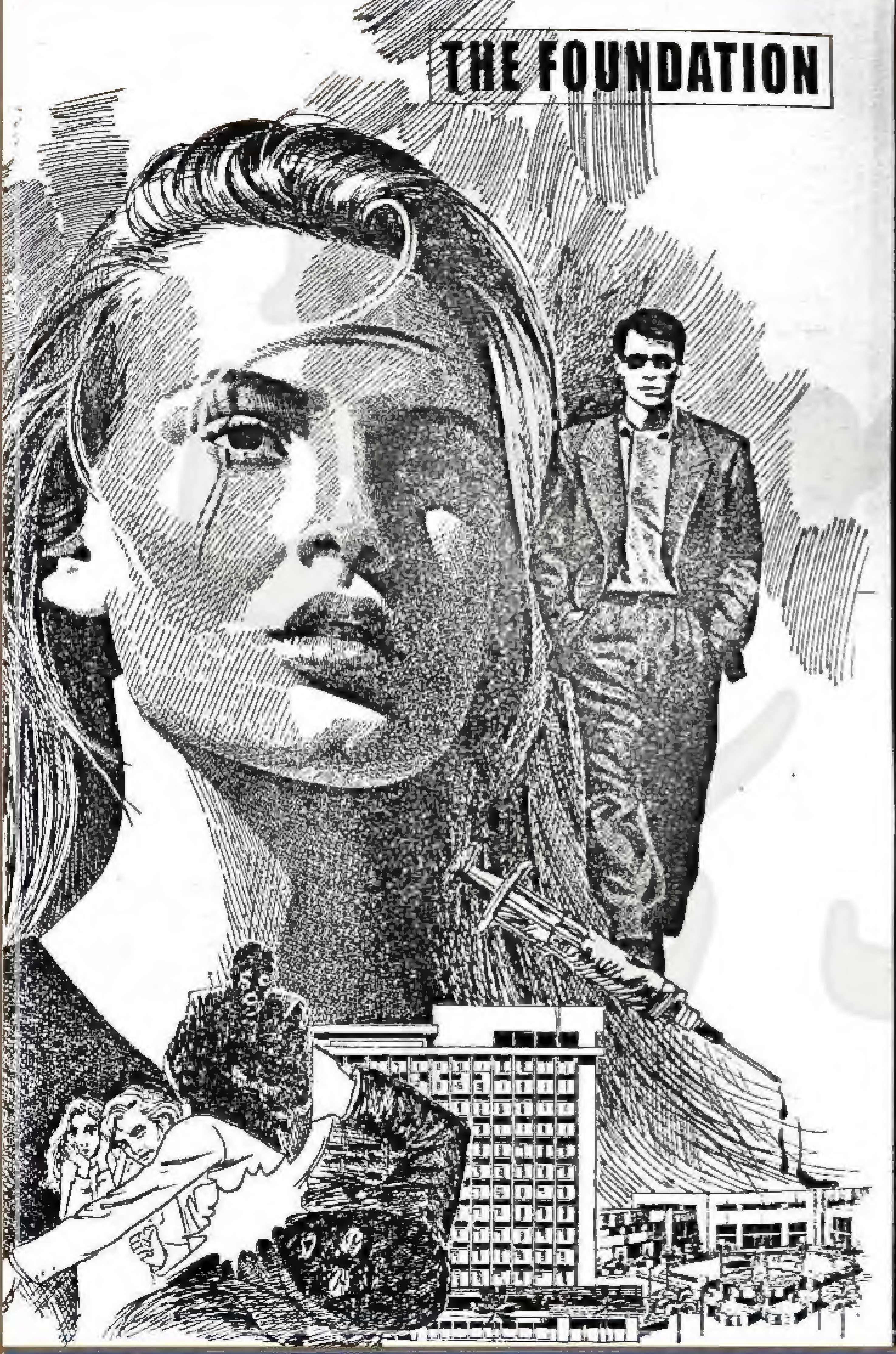

آتشِ پا

امجد رئیس

یہ لرزہ خیز کہانی کسی پسماندہ یا ترقی پذیر ملک کی نہیں، امریکا جیسے آزاد معاشرے کی ہے جہاں انسانی حقوق کی پاسداری کے ترانے گائے جاتے ہیں... تصویر کا یہ دوسرا رخ بہت بھیانک اور عبرت اثر ہے جس میں مقبول ترین امریکی مصنف کولن اینڈریوز نے اپنے بیسٹ سیلر "دی فاؤنڈیشن" میں طبی شعبے کے وائٹ کالر کرائم کے بارے میں یہ ہوش ربا داستان قلم بند کی ہے نرم رومان اور سنسنی خیز ہیجان سے بھرپور یہ کہانی ایک نازک بدن اور شعلہ رو مگر غریب دوشیزہ کے سپنے سے شروع ہوتی ہے' وہ اپنی قابلیت کے زور پر ملک کے سب سے بہتر اور مہنگے طبی کالج کا انتخاب کرتی ہے... منزل سامنے آجاتی ہے مگر دوگام پہلے یکایک کمند ٹوٹ گئی... ہر طرف سے گھور اندھیروں نے اسے اپنے نرغے میں لے لیا... ہولناک سائے اس کی زندگی اور چاہت کو اپنے خون آشام پنجوں میں دبوچ کر نگل لینے کے لیے بے تاب تھے لیکن اس کی آس کا سورج روشن تھا... وہ اپنی ساری توانائیاں سمیٹ کر ان اندھیروں اور گمنام سایوں سے لڑتی رہی... لڑتی رہی... سفید اور بے داغ لباس میں ملبوس... سنجیدہ... علمی چہروں کے ساتھ بظاہر انسانیت کی فلاح کے لیے کام کرنے والے ماہرین ان نقابوں کے پیچھے سفاکی اور بربریت کا اپنا وہ روپ چھپائے پھرتے تھے جسے دیکھ کر زیرزمین رہنے والے جرائم کے بادشاہ بھی شرما جائیں... زندگی کے لیے سسکتے اور بلکتے لاوارث مریض اس کی نظروں کے سامنے چوہوں اور خرگوشوں کی طرح بے رحمی سے تجربات کی نذر کیے جارہے تھے... وہ دہشت زدہ تھی مگر اس کے حوصلے جوان تھے۔ امید و ناامیدی کی دردناک وادیوں میں ڈوبتی اُبھرتی ایک ایسی کہانی جس کا اسلوب اور ذائقہ ہی انوکھا ہے...

خود فراموشی میں
ڈوب کر پڑھی
جانے والی ایک
یادگار داستان جسے
آسانی سے بھلایا نہیں
جاسکے گا...

ڈاکٹر کلیرسن نے اپنی آنکھوں کو مسلا اور آرام دہ نشست سے ٹیک لگا کر اگلے اُمیدوار کا انتظار کرنے لگا۔ یہ انٹرویوز تھکا دینے والے تھے مگر ان سے مفر ممکن نہیں تھا۔ یہ جاننا نہایت اہم تھا کہ کالج جس طالب علم پر بھاری سرمایہ کاری کررہا ہے، وہ کالج کے معیار پر پورا اترتا ہے یا نہیں؟

ایک نرم دستک ہوئی۔ "آیئے، اندر آجائیں۔" ڈاکٹر کلیرسن اپنی نشست پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ کمرے میں سروقامت نازک اندام لڑکی داخل ہوئی۔

ڈاکٹر کلیرسن نے اس کی فائل پر نظر ڈالی۔ کوئین کلیری، عمر اکیس سال۔

کسی بھی میڈیکل کالج کے لیے وہ ایک عمدہ طالبہ ہوسکتی تھی لیکن ڈاکٹر کو جو چیز سب سے خراب نظر آرہی تھی وہ کوئین کی جنس تھی... وہ برسوں سے بورڈ کی ترجیحات دیکھ رہا تھا کہ یہاں پر صنفِ کرخت کو زیادہ تر منتخب کیا جاتا تھا۔

کسی انجانی وجہ کے زیرِ اثر کلیرسن لڑکی کے لیے اپنے دل میں نرم گوشہ محسوس کررہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ کیا کرسکتا ہے اس سلسلے میں... وہ انجانی وجہ کیا ہوسکتی ہے؟ ڈاکٹر کو لگا کہ لڑکی میں ایسی کوئی چیز تھی

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

جواس کے اپنے طرزِ علاج کی کسی چیز سے ملتی تھی۔

اسے محسوس ہوا تھا کہ لڑکی مریضوں کے لیے کچھ کرسکتی ہے یا کرنا چاہتی ہے۔

یا پھر اسے اپنی بیٹی یاد آگئی تھی۔ وہ پچیس برس کی تھی جب ایک شرابی کو "اسٹاپ" کا اشارہ نظر نہیں آیا اور اس نے ڈاکٹر کی بیٹی کلیرسن پر گاڑی چڑھا دی ۔۔۔ وہ اس حادثے میں جانبر نہ ہوسکی اور ڈاکٹر کی بیوی بھی یہ صدمۂ جانکاہ برداشت نہ کرسکی۔ یادوں سے یکدم ہی وہ حال میں لوٹ آیا۔

"ہاں تو مس کوئین کلیری۔" اس نے کہا۔ کوئین اس کے مقابل میز کے دوسری جانب نشست سنبھال چکی تھی۔

کوئین کے ذہنی تناؤ کو محسوس کرکے ڈاکٹر کلیرسن مسکرایا اور بولا۔ "میرا پہلا سوال آپ کو عام بھی لگ سکتا ہے اور خاص بھی۔ یعنی کہ آپ ڈاکٹر کیوں بننا چاہتی ہیں؟"

"کیونکہ میں......" وہ ذرا لڑکھڑائی۔ "میں نے اس سوال کے لیے پوری ایک تقریر یاد کی تھی، اور اب مجھے کچھ بھی یاد نہیں۔"

"گڈ، میں تقریریں سن سن کر بور ہو چکا ہوں۔" وہ بولا۔ "سمجھو تم ڈاکٹر ہو لیکن ڈاکٹر ہی کیوں؟"

"کیونکہ میں یہ کرسکتی ہوں اور کافی اچھا کرسکتی ہوں۔"

"یہ بنیادی چیز ہے لیکن انسانیت اور خدمت وغیرہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟" کلیرسن کو اس قسم کے جوابات ہر سال سننے کو ملتے تھے۔

کوئین نے کندھے اچکائے، اس کا ذہنی تناؤ کم ہوگیا تھا۔ "انسانیت کی خدمت اچھی بات ہے بہرحال میرے لیے یہ محرک نہیں، کم از کم میں اس شعبے میں یہ سوچ کر نہیں آئی۔ میرا نکتۂ نظر یہ ہے کہ آپ جس شعبے سے بھی تعلق رکھتے ہیں اس میں دیانت داری اور پوری اہلیت سے کام کررہے ہیں تو وہ انسانی خدمت جیسا ہی ہے... ویسے بھی دنیا میں بے شمار لوگ ہیں جن کو مدد کی ضرورت ہے تو کیوں نہ براہِ راست انسانیت کی خدمت کی جائے... بجائے اس کے کہ آپ پہلے طب کے شعبے میں اتنے سال لگائیں پھر خدمت کریں۔"

کوئین نے اپنی بات جاری رکھی۔ "جو لوگ طب کے حوالے سے "خدمت" کی بات کرتے ہیں، میرے لیے یہ محض ایک مکالمہ ہے اور کچھ نہیں۔" وہ خاموش ہوگئی۔

کلیرسن دلچسپی سے اس کی بات سن رہا تھا۔ اس کی بوریت اور تھکن ختم ہوگئی تھی۔ کتنے نئے اور شفاف خیالات ہیں اس لڑکی کے۔ "اس کا مطلب میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ دوسروں کی خوشی پر اپنی خوشی قربان نہیں کرسکتیں... کیا میں غلط سمجھ رہا ہوں؟"

"میرا خیال ہے کہ بعض اوقات میں لوگوں کا حد سے زیادہ خیال رکھتی ہوں مگر یہ زیادہ بہتر ہے کہ میں اپنی توجہ ڈاکٹر بننے پر مرکوز رکھوں۔"

"ہاں، کیوں نہیں۔" ڈاکٹر کلیرسن مسکرایا۔ "ایک اچھے طالب علم کو اپنے مقصد سے وابستہ رہنا چاہیے، اس میں عزت، رتبہ اور... اور پیسہ ہے۔"

کوئین نے مسکراہٹ لوٹائی۔ "پیسہ یقیناً نیا تجربہ ہوگا، تاہم اگر ہم پارسائی کو غلط ملط نہ کریں تو میں کہوں گی کہ اس چیز کو فوقیت حاصل ہے کہ آپ جو کام کررہے ہیں اسے ٹھیک طرح سے سرانجام دے رہے ہیں۔"

"کیا آپ کو واقعی یقین ہے۔ اس بات پر؟" ڈاکٹر نے اپنی آواز میں شک کا تاثر دیا۔

"جی ہاں، بالکل۔" وہ بولی۔ "تاہم اگر آپ کو اس میں مصنوعی پن محسوس ہوا ہو تو میں معذرت خواہ ہوں... بہرحال میں ایسا ہی محسوس کرتی ہوں۔"

'بہادر اور پُرجوش بھی ہے' ڈاکٹر نے سوچا۔ اس لڑکی کو انگراہم میں ہونا چاہیے۔ ڈاکٹر نے محسوس کیا کہ وہ فیصلہ کرچکا ہے لیکن ہر چیز کا انحصار کل کے ٹیسٹ پر ہے۔ وہ بھی اگر یہ لڑکی ان "خاص" سوالات کا ٹھیک جواب دے سکی جو پورے ٹیسٹ میں انگراہم کے لیے نہایت اہم ہیں۔ اس سے زیادہ وہ اس کی مدد نہیں کرسکتا بلکہ کوئی بھی نہیں کرسکتا۔

☆☆☆

فریڈرک کاؤنٹی، میری لینڈ کا انگراہم کالج جو چھ میں قیراط کے میڈیکل اسکول کے نام سے مشہور ہے، پورے ملک کا اپنی نوعیت کا بہترین میڈیکل کالج تسلیم کیا جاتا ہے۔

انگراہم کے معمول کے مطابق اس سال کے داخلے دسمبر میں ہونے تھے۔ جس میں قوم کے بہترین طلبا کو مدعو کیا گیا تھا۔ جنہیں انگراہم کے کڑے معیار کی مخصوص کسوٹی پر پرکھا جاتا تھا۔

ٹیوشن اور لیب سے لے کر کتابوں اور رہائش تک طلبا کو تمام تر سہولتیں مفت حاصل ہوتی تھیں۔

"کوئین! کوئین چلو آؤ۔"

کوئین نے پکار سن لی تھی تاہم یہ آواز اس کے استغراق کو نہ توڑ سکی۔ متعدد عمارتوں کو پہاڑیوں نے گھیرا ہوا تھا۔ انہی پہاڑیوں میں سے ایک کی چوٹی پر کوئین کھڑی نیچے دیکھ رہی تھی۔ کیمپس کا پورا منظر اس کے سامنے تھا۔ چھوٹی بڑی پہاڑیوں کی آرام دہ سبز ڈھلوانوں کے نیچے گلابی رنگ

کی عمارتوں کا مرکز، نیلے رنگ کا وسیع تالاب تھا۔ جیسے گلابی رنگ کی انگوٹھی میں کسی نے نیلگوں نگینہ جڑ دیا ہو۔ یہ انگراہم کالج تھا۔

اس کے بازو کو کسی نے چھوا، وہ مڑی۔ اس کے سامنے سیاہ آنکھوں اور سیاہ بالوں والا دراز قامت میٹ کرافورڈ کھڑا تھا۔

"خیریت ہے؟" میٹ نے سوال کیا۔

"کتنا خوب صورت منظر ہے۔" کوئین نے اشارہ کیا۔

"ہاں، مگر تم سے زیادہ نہیں۔" اس نے نرمی سے ٹہوکا دیا۔ "جلدی کرو، ہم پیچھے نہ رہ جائیں۔"

وہ ہچکچاتی ہوئی مڑی۔ اس کی لمبی ٹانگیں میٹ کی چال کا ساتھ دے رہی تھیں۔ وہ دونوں جلد ہی دوسرے اُمیدواروں میں شامل ہوگئے۔ ان سب کو مسٹر ویرن کے ہمراہ کیمپس ٹور پر جانا تھا۔

'انہیں مجھے داخلہ دینا ہوگا' وہ سوچ رہی تھی۔ اس کا خواب پورا ہونے جارہا تھا۔ وہ کب سے خواب دیکھتی آرہی تھی۔ صرف انگراہم کے لیے... کیونکہ اس کی مالی حیثیت کے مطابق اس کا خواب صرف انگراہم ہی میں پورا ہوسکتا تھا۔ وہ دہلیز تک آن پہنچی تھی۔ بہت قریب... کبھی کبھی شک کا سانپ اس کے ذہن میں سر اٹھاتا کہ شاید اب بھی منزل بہت دور ہے... شاید۔

اسی وقت میٹ کا دوست ٹم بھی ان کے ساتھ شامل ہوگیا۔

"کوئین! تمہیں یاد ہے، ٹم براؤن؟" میٹ نے استفسار کیا۔ کوئین نے ٹم کو دیکھا۔ ٹم کا قد میٹ سے کم تھا۔ اس کا جسم بھی چھریرا تھا... بالوں کی رنگت براؤن اور آنکھوں پر سیاہ چشمہ تھا۔ کوئین کو یاد آیا کہ وہ ٹم سے کہاں ملی تھی، وہ ڈارتھ ماؤتھ کالج کا پہلا سال تھا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ گرین کی (Key) ویک اینڈ تھا، ڈارتھ ماؤتھ کالج؟" کوئین نے اظہارِ خیال کیا۔

"تم کہتی ہو تو ایسا ہی ہوگا۔" اس نے مسکراتے ہوئے اپنا چشمہ اوپر کیا اور اس کی نیلی آنکھوں میں جھانکا۔ وہ ہاتھ آگے بڑھا چکا تھا۔ "خوشی ہوئی دوبارہ مل کر۔" "کوئین" تمہارے نام کا پہلا حصہ ہے یا دوسرا؟" ٹم نے سوال کیا۔

کوئین نے ہاتھ ملایا۔ "میرے نام کا دوسرا حصہ کلیری ہے۔"

"کوئین کلیری۔" اس نے چشمہ واپس نیچے کیا۔ "سماعت کو اچھا لگتا ہے۔" وہ سرگوشی کے انداز میں بولا۔

"کوئین... کلیری۔"

کوئین نے رخساروں پر تپش محسوس کی اور خود کو کوسا۔ "یہ بھی کوئی بات ہے شرمانے کی؟" اس نے دل ہی دل میں خود سے سوال کیا۔ "لیکن ٹم براؤن یہاں کیسے؟ اس کا میجر مضمون تو کاروبار یا معیشت تھا؟" وہ سوچ رہی تھی اور دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ وہ دونوں اس طرح گھل مل رہے تھے جیسے دو پرانے دوست برسوں بعد ملے ہوں۔

کوئین نے حسد محسوس کیا۔ "میٹ، میرا دوست ہے۔" پھر اس احساس پر خود ہی حیران ہوئی۔ کیونکہ میٹ صرف اس کا دوست ہی تھا، پرانا دوست... دونوں کی ماؤں نے ایک ساتھ ہائی اسکول کیا تھا۔ سولہ سال کی عمر میں کوئین اور میٹ نے دوستی کے رشتے میں تبدیلی محسوس کی لیکن جلد ہی یہ تبدیلی رفع ہوگئی... تب سے دونوں ایسے ہی تھے جیسے بہن بھائی یا فرسٹ کزن۔ میٹ کا گھرانہ متمول تھا جبکہ کوئین ایک نیم متوسط گھرانے سے تعلق رکھتی تھی، قطع نظر اس کے، دونوں کی دوستی مستحکم تھی۔

"سنو۔" اس نے کہا۔ "میں جارہی ہوں وہ لوگ آگے نکل گئے ہیں... میں ملتی ہوں پھر۔"

کالج جدید ترین اور قیمتی لوازمات سے لیس تھا کسی لگژری ہوٹل کی طرح... لیکچر ہالز میں جدید آڈیو ویڈیو ٹیکنالوجی موجود تھی۔ امیدواروں کا ہر گروپ پچاس طالب علموں پر مشتمل تھا۔ ہر گروپ سروے کے بعد انٹرویو کے مرحلے سے گزرتا اور اگلے روز ٹیسٹ میں شرکت کرتا۔ یہ سلسلہ ایک ہفتہ اسی طرح چلتا۔ ایک ایک نشست پر دھواں دھار مقابلہ تھا بالآخر محض پچاس افراد اس چھلنی سے گزر پاتے۔ کوئین دوسرے گروپ میں تھی۔ "مجھے ہر صورت داخلہ لینا ہے۔" کوئین پُرعزم تھی۔ "انہیں مجھے داخلہ دینا ہی ہوگا۔" اس نے خود سے سرگوشی کی۔

وہ سب انگراہم کے سیکیورٹی چیف لوئیس ویرن کے پیچھے تھے۔ مسٹر ویرن پستہ قد اور گول مٹول سا تھا، اس کے سر پر بالوں جیسی کوئی چیز نہیں تھی۔

کوئین کو یہ شخص کچھ مضحکہ خیز لگا۔

"کیمپس سیکیورٹی آفس، سائنس سینٹر میں ہے جہاں ٹور کو اختتام پذیر ہونا ہے۔" ویرن نے اسپتال کی پانچ منزلہ عمارت کے پاس سے گزرتے ہوئے اطلاع دی۔

کوئین نے ایک عجیب بات نوٹ کی کہ کیمپس کی ہر عمارت بشمول سائنس سینٹر ہر جگہ دیواروں پر سیکیورٹی کیمرے نصب تھے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"کیا یہاں سیکیورٹی کا مسئلہ ہے؟" کسی دل جلے نے سوال کا نکیلا کنکر اچھالا۔ ویرن نے سوال کرنے والے کو تاڑنے کی کوشش کی لیکن موصوف کا قد آڑے آگیا۔ پھر اس نے لب کشائی کی۔

"نہیں، قطعی نہیں اور نہ کوئی مسئلہ ہوگا، کم از کم میرے ہوتے ہوئے۔" یہ بولتے وقت ویرن نے سینہ پھلانے کی سعی کی تھی۔

"یہ لوگ کلر بلائنڈ تو ہو سکتے ہیں لیکن سیکس بلائنڈ نہیں ہیں۔" کوئین نے ایک اور چیز نوٹ کی، گروپ میں صنفِ نازک کی تعداد قلیل تر تھی۔ بس چند ایک۔

ویرن نے گارڈ ہاؤس دکھایا جو آہنی گیٹ کے اوپر تھا۔ اطراف میں کیمپس کے چاروں طرف دس فٹ اونچی خاردار باڑھ تھی۔ "اس حد سے پرے سب کچھ آپ کی رسائی میں ہے۔" ویرن نے آٹھ منزلہ لارل ہلز میڈیکل سینٹر کی طرف اشارہ کیا۔ "تاہم اس طرف کیمپس میں آنے کے لیے آپ کو خصوصی شناخت کی ضرورت پیش آئے گی۔"

کوئین نے میڈیکل سینٹر، متعدد پارکنگ لاٹس اور گلابی عمارتوں کے جال کو دیکھا۔ اس کے ذہن میں ایک سوال ابھرا لیکن وہ خاموش رہی مگر گروپ میں سے پہلا سوال پھینکنے والی چبھتی ہوئی آواز خاموش نہ رہ سکی۔ سوال تھا۔ "خصوصی شناخت کیوں؟" مسٹر ویرن رکے۔ ایک بار پھر سوالی کو تاڑنے کی ناکام کوشش کی پھر خود بھی سکوت اختیار کیا ادھر کوئین نے مسکراہٹ کا گلا دبایا۔

ویرن، گروپ کو کیمپس کے عقب میں، سائنس سینٹر کے داخلی دروازے پر لے آیا، موشن ڈیٹیکٹر کے ذریعے اس نے شیشے کا پھسلنے والا دوطرفہ در وا کیا۔ "برائے مہربانی یہاں رکیے۔" وہ بولا اور لابی میں داخل ہو گیا۔ اس کا رخ سیکیورٹی ڈیسک کی جانب تھا۔ ڈیسک لابی کے عین مرکز میں تھی، جزیرے کے مانند۔ ڈیسک پر نیلی وردی میں دو سیکیورٹی گارڈ متعین تھے۔

کوئین متعجب تھی کہ ہر گیٹ پر سیکیورٹی گارڈز، کیمرے، خاردار باڑھ، یہ سائنس سینٹر ہے، میڈیکل کالج ہے یا نیوکلیئر سینٹر؟ اس کی خیالی رو کو ویرن کی آواز نے مرتعش کیا۔ "اوکے۔" اس نے تالی بجا کے کہا۔ "وہ لوگ تیار ہیں۔ لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر آجائیں۔"

کون لوگ تیار ہیں؟ کوئین کی خیالی رو پھر بھٹکنے لگی... انگراہم کا پانچ منزلہ فل ٹاپ، سائنس سینٹر... میڈیکل ریسرچ کے لیے آرٹ اور سائنس کا اعلیٰ امتزاج تھا۔ اس منزل پر پودوں سے حاصل کردہ کمپاؤنڈز پر تجربات کیے جاتے تھے تاکہ کینسر اور ایڈز جیسے امراض کے علاج کے لیے ادویات کو آزمایا جائے۔

تیسری منزل پر وہ جانور موجود تھے جن پر ادویات کو آزمایا جاتا تھا یہاں کی فضا میں ایک مخصوص بو رچ بس گئی تھی۔

چوتھی منزل پر ویرن نے گروپ کا تعارف، ڈاکٹر آرتھر سے کرایا۔ وہ ایک لمبا اور لاغر شخص تھا جو لیب کوٹ میں ملبوس تھا۔ عمر پچاس کے لگ بھگ تھی۔ سبزی مائل براؤن آنکھوں میں پانی تیر رہا تھا اور دانتوں میں ہلکی سی زردی تھی۔

"ڈاکٹر ایلسٹن نہ صرف انگراہم کی میڈیکل ایجوکیشن کے ڈائریکٹر ہیں بلکہ ملک کے مایۂ ناز ڈرمٹالوجیکل پیتھالوجسٹ بھی ہیں۔" ویرن نے مریض نما ڈاکٹر کے بارے میں بتایا۔

ڈاکٹر نے مسکرا کر سر ہلایا۔

"انکل پُراسرار۔" کسی نے کوئین کے کان میں سرگوشی کی۔

کوئین نے بمشکل ہنسی کا گلا گھونٹا اور عقب میں جھانکا۔ وہ ٹم براؤن تھا۔ نہ جانے کب گروپ میں شامل ہوا تھا۔ اس وقت، کوئین کے بالکل قریب کھڑا تھا۔

"میں آپ لوگوں کو اب اختتامی مراحل میں ڈاکٹر ایلسٹن کے حوالے کرتا ہوں۔" ویرن کہہ رہا تھا۔ "یہاں جو تحقیق ہو رہی ہے، وہ اس قدر خفیہ ہے کہ میں بھی کچھ نہیں جانتا۔"

ڈاکٹر نے پیش قدمی کی اور سیکیورٹی چیف کی جانب مسکرا کر دیکھا، مسکراہٹ میں سرزنش کا عنصر شامل تھا۔

"مسٹر ویرن مبالغہ آمیزی کا رجحان زیادہ رکھتے ہیں۔" ڈاکٹر ایلسٹن نے کہنا شروع کیا۔ "تاہم ہماری کوشش ہے کہ ٹاپ فلور کا ڈیٹا پوشیدہ رہے یہاں کے پروجیکٹس کمرشل نوعیت کے ہیں جنہیں محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ یہ مریضوں کے مفاد میں بھی ہے۔ کیونکہ جو منافع ہوتا ہے وہ واپس تحقیق اور فنڈنگ میں چلا جاتا ہے۔" ڈاکٹر نے غالباً ویرن کے تبصرے کی وضاحت کی۔

"پلیز، آپ لوگ آیئے۔" ڈاکٹر ایلسٹن نے اشارہ کیا۔ گروپ ڈاکٹر کے پیچھے تھا۔ ڈاکٹر ایلسٹن متواتر بول رہا تھا۔ "مجھے ڈر ہے کہ میں شاید زیادہ کچھ نہ دکھا پاؤں۔ میرا پروجیکٹ اس نہج پر ہے جہاں ہم اپنی پروڈکٹ کو انسانوں، یعنی مریضوں پر آزما رہے ہیں۔ ایسے مریضوں کو

ہم نے "سبجیکٹ" کا نام دیا ہے۔ ہر "سبجیکٹ" کی پرائیویسی ہماری ذمے داری ہے۔ تاہم میں اتنا بتا سکتا ہوں کہ میں سی سینتھٹک، ڈرمیجکشن، پروف کھال کی پیوندکاری پر کام کر رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ مکمل مثبت نتائج حاصل کرنے کے بعد آتش زدہ مریضوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہو جائے گا... نہ صرف امریکا میں بلکہ سارے عالم میں۔ لیکن شاید...."

ان کے سامنے ہال کے کونے پر کوئی لیب کوٹ میں موجود تھا۔

"اوہ، ایمرسن ایک منٹ پلیز۔"

وہ شخص مڑا۔ وہ اوسط قد و قامت کا عمر رسیدہ آدمی تھا۔

"یہ ڈاکٹر کلیرنس ایمرسن ہیں۔" ایلسٹن نے تعارف کرایا۔

"یہ رو فارماکولوجی کے دنیا کے ممتاز ترین ماہر۔ ہمیں اپنا شعبہ دکھائیں گے۔ کیا خیال ہے کلیرنس؟"

کلیرنس نے کندھے اچکائے۔

"ڈاکٹر کلیرنس بہت منکسر المزاج ہیں۔" ایلسٹن نے کہا۔ "تاہم وہ جس اینستھیٹک کمپاؤنڈ پر کام کر رہے ہیں، وہ حیرت انگیز ہے۔ انہوں نے ابھی تک اس کو نام نہیں دیا ہے، بہرحال اس کا کوڈ نمبر 9574 ہے۔ اگر ہم کامیاب ہو گئے تو یہ بھی ایک انقلابی انستھیا ثابت ہوگا۔"

کوئین کے بائیں جانب ٹائلڈ دیوار میں اچانک شیشہ آگیا۔ وہ رک کر شیشے کی دوسری جانب وارڈ کا جائزہ لینے لگی۔ وارڈ میں اسپتال کی طرح بیڈ موجود تھے۔ ہر بیڈ پر کوئی نہ کوئی مریض تھا۔ "نہیں بلکہ یہ "سبجیکٹ" ہیں غالباً جیسے ایلسٹن نے بتایا تھا۔" کوئین کی خیالی رو چل پڑی۔

ان بستروں پر سفید براق اجسام موجود تھے۔ کوئین نے پلکیں جھپکائیں۔ "یہ کھال نہیں بلکہ "گاز" ہے۔" اس نے تعین کیا۔ تمام مریضوں پر یہ اس کثیر تعداد میں لگا تھا کہ اجسام روپوش ہو کر "ممی" کی شکل اختیار کر گئے تھے۔ زندگی کی علامتیں ناپید تھیں۔ وہ مُردوں کی طرح نظر آرہے تھے لیکن وہ مردہ نہیں تھے کیونکہ نرسز ضروری لوازمات کے ساتھ وارڈ میں چکرا رہی تھیں۔ سات بستر، سات اجسام یا "ممیز"... فیڈنگ ٹیوبز، آئی۔ وی کے ذریعے ان کے ساتھ منسلک تھیں۔ کوئین کو ہلکا سا دھکا لگا۔ وہ جانتی تھی کہ یہ ٹم براؤن کی حرکت ہے۔ "اوہ خدا" ٹم کی آواز بیٹھی بیٹھی تھی۔

کوئین نے ٹم کو دیکھا۔ اس کا چہرہ غیر معمولی اور خالص تحیر کے تاثرات کی آماجگاہ بنا ہوا تھا اور تعجب میں ہیبت بھی شامل تھی۔

کوئین نے پھر وارڈ میں گھورنا شروع کیا، وہ حیرت کے مارے گنگ ہو گئی۔ وہ اس "سبجیکٹ" کو تک رہی تھی جو عین شیشے کے بالمقابل دوسری جانب بستر پر تھا۔ اس کی صرف ناک کا بانسا نظر آرہا تھا اور دو ہلکی نیلی آنکھیں۔ باقی ہر چیز روپوش تھی مگر جس چیز نے کوئین کو منجمد کیا، وہ اس کی آنکھیں تھیں جو کوئین کی آنکھوں میں اتری جا رہی تھیں۔ وہ آنکھیں کوئین سے کچھ کہہ رہی تھیں۔ وہ بولنا چاہ رہی تھیں... یہ تاثر اتنا شدید اور التجا آمیز تھا کہ کوئین گھبرا گئی۔

پورا گروپ ہی رک چکا تھا اور شیشے سے وارڈ کو دیکھ رہا تھا۔

کوئین نے "ممی" نما مریض کے شانوں کی چوڑائی کا اندازہ لگایا، پھر اس کے سپاٹ سینے کو دیکھا اور سمجھ گئی کہ وہ کوئی مرد "سبجیکٹ" ہے۔ کوئین نے ان آنکھوں کو پڑھنے کی ناکام کوشش کی۔ اس کی دھڑکن بڑھ گئی۔ آنکھوں میں اب انتہا بے بسی تھی۔

"اوہ ڈیئر۔" ڈاکٹر ایمرسن قریب آیا۔ وہ کچھ پریشان سا لگا۔ "یہ وارڈ 'سی' ہے۔ یہاں پردہ ہونا چاہیے تھا۔ مریضوں کی خاطر...."

"کیا ہوا ان کے ساتھ؟" کوئین نے پوچھا۔

"برن۔" ڈاکٹر کلیرنس نے نرمی سے جواب دیا۔ "یہ وہ لوگ ہیں جن کے اجسام تھرڈ ڈگری برن کا شکار تھے۔ یہ اسّی سے نوّے فیصد تک جل چکے تھے۔ یہ تازہ آتش زدہ نہیں ہیں بلکہ مختلف "برن سینٹرز" کے بچ جانے والے مریض ہیں۔" اس نے آہ بھری۔ "ڈاکٹر ایمرسن ان کی آخری اُمید ہے۔"

کوئین ان بولتی آنکھوں سے نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی۔

ڈاکٹر ایمرسن، کوئین کو مریضوں کی حالت کے بارے میں بتا رہا تھا۔ دوسرے بھی سُن رہے تھے۔ وہ یہ بھی بتا رہا تھا کہ نرسز ان کی کس طرح مدد کر رہی ہیں اور وہ لوگ خود کیا کیا کر رہے ہیں۔

کوئین گم صم تھی۔ اسے ڈاکٹر ایمرسن کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ وہ اس خاموش چیخ کو سن رہی تھی جو ان آنکھوں سے بلند ہو رہی تھی۔ وہ آنکھیں پھر سے کوشش کر رہی تھیں... بھرپور کوشش... اچانک اس نے ہلنا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

شروع کیا۔۔۔وہ کسمسا رہا تھا۔

"ڈاکٹر ایمرسن!" کوئین نے کہا۔ "کیا کوئی گڑبڑ ہے؟" اس کا اشارہ اس مریض کی طرف تھا۔ ان آنکھوں نے کوئین کا اشارہ دیکھ لیا۔ اس کی کسمساہٹ بڑھ گئی۔

"اوہ ڈیئر، وہ تکلیف میں ہے۔" ڈاکٹر نے ہٹ کر دروازہ کھولا اور ایک نرس کو اس مریض کی طرف متوجہ کیا۔ نرس نے تفہیمی انداز میں سر کو جنبش دی۔

"اب اسے آرام مل جائے گا۔" ڈاکٹر نے بتایا۔

کوئین نے ایک نرس کو اس کی جانب بڑھتے دیکھا۔

"آیئے، آگے چلتے ہیں۔" ڈاکٹر نے نرمی سے کوئین کا بازو پکڑا۔ کوئین نے بدقت تمام خود کو آگے چلنے پر آمادہ کیا۔ تاہم اس نے ایک بار پلٹ کر دیکھا تو اس کا جسم لرز اٹھا، ان آنکھوں میں آنسو تھے پھر پردے نے منظر چھپا لیا۔

☆☆☆

میٹ، کیفے ٹیریا میں بلیٹن بورڈ پر فہرست کا جائزہ لے رہا تھا۔ اس کی سرخی تھی۔ "وہ اب کہاں ہیں؟"

"انگراہم گریجویٹس، شہری علاقوں میں اندرونِ شہر متعین ہیں اور یہ کلینکس ان نرسنگ ہومز یا میڈیکل سینٹرز سے زیادہ دور نہیں ہیں جو کلیئر رمین کی ملکیت ہیں۔" میٹ بولا۔

"یار اصلی میڈیکل اسٹوڈنٹس کدھر ہیں؟" ٹم نے کہا۔ دونوں پلٹے اور کیفے ٹیریا کی کارنر ٹیبل پر کوئین سے آن ملے۔ میٹ نے چاروں طرف دیکھا۔ میزوں پر تمام تر امیدوار ہی موجود تھے، کوئی بھی طالب علم نظر نہیں آ رہا تھا۔ کیفے ٹیریا دو منزلہ وسیع عمارت تھی جس کی چکردار سیڑھیاں کلاس روم بلڈنگ کے ساتھ رابطہ فراہم کرتی تھیں۔ کیفے ٹیریا کی تین دیواریں شیشے کی تھیں۔

"ممکن ہے کہ یہاں کے طالب علم کرسمس کے لیے گھر چلے گئے ہوں۔" میٹ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔" ٹم نے کہا۔ "اور ہم یہاں داخلے کے لیے تڑپ رہے ہیں۔"

میٹ نے ایک نظر کوئین پر ڈالی شاید اسے اچھا نہیں لگا تھا۔ انگراہم کوئین کے لیے واحد امکان کی حیثیت رکھتا تھا۔ میٹ کی فیملی اسے کسی بھی کالج میں داخل کروا سکتی تھی حتیٰ کہ ٹم بھی مدد کر سکتا تھا مگر کوئین انگراہم کے لیے پُرعزم تھی۔ میٹ کوئی عقبی دروازہ بھی کوئین کے لیے نکال سکتا تھا تاہم انگراہم کی حد تک کوئی اثر و رسوخ نہیں چل پاتا۔ کوئین پیدائشی ڈاکٹر ہے، اسے یہاں داخلہ ملنا چاہیے۔ لیکن میٹ کو

کوئین خوف زدہ لگ رہی تھی۔ وہ چاہ رہا تھا کہ اسے اطمینان دلائے کہ سب ٹھیک ہوگا۔

ٹم نے وہسکی ختم کر کے اِدھر اُدھر دیکھا۔ "بیئر بھی ہونی چاہیے۔"

"اوہ، ہو۔" میٹ سمجھ گیا کہ ٹم بوریت محسوس کر رہا ہے اور بوریت کے وقت وہ ہمیشہ کچھ عجیب کرتا تھا۔

میٹ نے پھر کوئین کو دیکھا، شاید وہ موضوع تبدیل کرنا چاہ رہی تھی۔

"رات اٹلانٹک سٹی میں کیا رہا؟" میٹ نے سوال کیا۔

"تقریباً ہزار ڈالرز۔"

"بلیک جیک؟"

"یہ میرا کھیل ہے۔"

کوئین کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ایک رات میں ہزار ڈالر۔۔۔ کتنے ہفتے خراب کیے تھے اس نے اپنی سروکیشن کے جب وہ ہزار ڈالر کے لیے دو دو جگہ ویٹرس کی نوکری کر رہی تھی اور میٹ کو بھی پتا تھا۔

ٹم نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ "یار کمال ہے، بیئر لازمی ہونی چاہیے۔"

"یہ میڈیکل اسکول کا کیفے ٹیریا ہے۔" کوئین کی آواز میں برہمی کا اشارہ تھا۔ "یہاں کوئی بیئر جیسی چیز نہیں ہے۔"

ٹم مسکرایا۔ اس کی آنکھیں اس وقت بھی چشمے کے پیچھے تھیں۔ "دس ڈالر؟" وہ بولا۔ "میں لاتا ہوں۔"

"اوکے۔" وہ بولی۔ "دس۔۔۔۔"

میٹ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔ "ٹم سے کبھی شرط نہ لگانا، اگر میرا بھروسا ہے تو۔" وہ بولا۔

کوئین نے دونوں ہاتھ باندھ لیے حالانکہ اس کے پاس پھینکنے کے لیے دس ڈالر نہیں تھے۔ تاہم یہ اتنی چھوٹی بات تھی کہ اس نے فیصلہ کر لیا۔ وہ چاہتی تھی، ٹم کے غبارے سے ہوا نکلنی چاہیے۔

"اوہ، اچھا۔" ٹم نے کہا۔ "مجھے یہ کام کرنا ہی پڑے گا۔ میری عزت داؤ پر لگ چکی ہے۔" اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا رخ کچن کی طرف تھا۔

کوئین میٹ کی جانب متوجہ ہوئی۔ اس کی آنکھوں میں غصہ تھا۔ "کیا تم اس کے ساتھ رہے ہو، مجھے یاد پڑتا ہے کہ تمہارے کمرے کا ساتھی کاروباری مضامین میں دلچسپی رکھتا تھا۔ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ وہ ڈاکٹر بننا چاہتا ہے؟"

"اس کا میجر مضمون معیشت تھا۔ تاہم گزشتہ برس اس نے کسی طرح مطلوبہ سائنس کورسز کر کے اپنے لیے دوسرا راستہ کھلا رکھ چھوڑا کہ اگر اس کا ذہن تبدیل ہوتا ہے تو وہ مشکل میں نہ پڑے، میرا خیال ہے کہ اس نے ڈاکٹر بننے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"

"جواب نہیں۔" کوئین نے کمر پیچھے ٹکا لی۔ "میں ساڑھے تین برس تک اپنی کمر توڑتی رہی، پری میڈیکل، بائیو میجر کے لیے اور اس نے کسی طرح چند کورسز کر کے انگراہم کا دعوت نامہ حاصل کر لیا۔ یہ کیسے ہوا؟"

میٹ ہنسا۔ "ٹم ہم لوگوں یا دوسرے لوگوں کی طرح نہیں ہے۔ اس کی یادداشت ناقابلِ یقین ہے۔ وہ کچھ نہیں بھولتا اسی لیے "بلیک جیک" میں ہمیشہ جیت جاتا ہے۔ وہ ہر کھیلے گئے پتے کو یاد رکھتا ہے۔"

"سب کچھ ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن یہ کافی نہیں۔۔۔۔"

میٹ نے ہاتھ بلند کیا۔ "مزید یہ کہ اس کے پاس ایک نہایت تیز تجزیاتی دماغ ہے۔ کیلکولیٹر کے بغیر وہ پیچیدہ چیز حل کر سکتا ہے۔"

میٹ نے ٹھنڈی سانس بھر لی۔ "کبھی کبھی مجھے احساس ہوتا ہے کہ ایسے لڑکے کو دوست بنانا بہت مشکل ہے۔ جو کسی بھی ٹیسٹ میں شامل ہو اور پسینہ بہائے بغیر اول آ جائے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ ایک بہت اچھا انسان بھی ہے۔"

"نائس گائے۔۔۔ عمدہ بندہ۔" کوئین کی آواز بلند ہو گئی۔ "میٹ وہ ایک انا پرست، فیر ڈھٹے دار اور۔۔۔۔"

"کوئین۔۔۔ کوئین۔" میٹ نے کہا۔ "وہ تمہیں جانچ رہا ہے، ٹیسٹ کر رہا ہے۔ یہ ایک کھیل جو وہ کھیل رہا ہے اور وہ ایسا انہی کے ساتھ کرتا ہے، جنہیں وہ پسند کرتا ہے۔"

آخری فقرے پر کوئین کے رخسار سرخ ہونے لگے۔۔۔۔

"جب تم اسے جان جاؤ گی تو بہت لطف اندوز ہو گی۔ میرا یقین کرو، وہ۔۔۔۔" اس نے نظر اٹھائی۔ "شیطان کا نام لو اور وہ حاضر۔"

ٹم کے ہاتھوں میں تین بیئر کپ تھے۔ "رولنگ راک (بیئر کا نام) جناب کے لیے۔" اس نے ایک کپ میٹ کو دیا۔

"کورز لائٹ (ہلکی بیئر کا نام) خوب صورت خاتون کے لیے۔" دوسرا کپ اس نے کوئین کے آگے رکھا۔

گلابی رخساروں کا رنگ اور گلابی ہو گیا۔

کوئین نے کپ میں سفید جھاگ دیکھے۔ "یہ کیسے ممکن ہے؟"

"کچھ نہیں ڈیئر، میں کچن میں بھی کام کر چکا ہوں۔ ضرورت مندوں کا ذاتی ذخیرہ کچن میں ہوتا ہے۔ میں نے تین کپ کے لیے دس ڈالر کی جھلک دکھائی۔۔۔ وہ خوش ہو گئے۔"

اس نے کپ اٹھایا۔ "چیئرز۔"

"نہیں شکریہ۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ "معاف کیجیے، میرا انٹرویو ہے۔"

میٹ کی آنکھوں میں الجھن تیر رہی تھی۔ یہ وہ کوئین نہیں تھی جسے وہ جانتا تھا۔ مڑتے مڑتے اس نے میٹ کو آنکھ ماری۔ میٹ پُرسکون ہو گیا۔ ٹم کے کھیل کے لیے کوئین نے جوابی کارروائی کی تھی، اچھا ہے۔

ٹم، میٹ کی جانب دیکھ کر ہنسا۔ "مجھے یہ لڑکی اچھی لگی، تمہیں کہاں سے ملی۔ وہاں اور بھی ہوں گی، ایسی؟"

"ہم بچپن سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ وہ اپنی قسم کی ایک ہی ہے اور شاید تمہارے مطلب کی نہیں ہے۔"

ٹم نے بھویں اچکا ئیں۔ "اوہ، کیا واقعی؟ یہ علاقہ تمہارا ہے؟"

"نہیں، ہم صرف اچھے دوست ہیں۔"

"گڈ۔" ٹم نے مطمئن لہجے میں کہا اور دور ہوتی کوئین کو دیکھنے لگا۔ "مجھے اس کے آس پاس رہنا اچھا لگتا ہے۔"

میٹ اس کے احساسات کا اندازہ نہ لگا سکا تاہم وہ دونوں کی طرف سے مطمئن تھا۔ اس نے دل ہی دل میں کوئین کے لیے انٹرویو کی کامیابی کی دعا کی۔ وہ جانتا تھا کہ انگراہم لڑکوں کو فوقیت دیتا ہے تاہم اسے یقین تھا کہ وہ لوگ انگراہم کے لیے کوئین کی اہمیت کے قائل ہو جائیں گے۔

☆☆☆

لوئیس ویرن، سائنس سینٹر کے نگرانی والے کمرے میں تھا۔ یہ نگرانت خانے میں تھا۔ وہ مرکزی اسکرین کو دیکھ رہا تھا ساتھ سگار نوشی بھی جاری تھی۔ یہ اس کا علاقہ تھا۔ پورے کیمپس میں یہ واحد جگہ تھی جہاں اسے ٹوکنے والا کوئی نہیں تھا۔ V کی شکل کا رہائشی حصہ ایک سو چار کمروں پر مشتمل تھا۔ ہر کمرا دو افراد کے لیے تھا۔۔۔ 100 کمرے پُر تھے۔ یہاں سے ویرن کمروں کے علاوہ اور بھی چیزوں کو چیک کر سکتا تھا۔

☆☆☆

www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

"کیا خیال ہے کہیں یہ بھی ٹیسٹ کی کوئی شکل نہ ہو؟" کوئین کے روم میٹ، ٹرش نے پوچھا۔ ڈنر کے بعد سے لڑکی تین مرتبہ یہ سوال کرچکی تھی۔ کوئین نے لمبے بالوں والی ٹرش کی طرف دیکھا۔ "میں تمہارا مطلب نہیں سمجھی؟"

ٹرش نے آنکھیں گھمائیں۔ "یہ کمرا، شب بسری... وہ چیک کرسکتے ہیں کہ ہم رات کیسے گزارتے ہیں، ان کے اصولوں کا احترام کرتے ہیں یا نہیں؟"

کوئین نے کمرے کا سرسری جائزہ لیا۔ "ہوسکتا ہے، ویسے انہوں نے ہر جانب خاصی تعداد میں اصول کاشت کر رکھے ہیں۔"

انگراہم کالج کی شہرت تھی کہ وہ طالب علموں/امیدواروں پر بہت زیادہ کنٹرول رکھتے تھے۔ ٹیسٹ سے قبل رات وہیں گزارنا لازمی تھا۔ یہ امران کے متعدد اصولوں کا حصہ تھا۔

"تم پڑھائی نہیں کروگی؟" ٹرش نے پوچھا۔

"میں نہیں سمجھتی کے کل کا ٹیسٹ ایسا ہوگا کہ ہم رات پڑھائی کی نذر کردیں۔" وہ بولی۔ "بہر حال تم جو مناسب سمجھو کرو میں تھوڑی چہل قدمی کرلوں۔" کوئین باہر نکل گئی۔

ہال میں آکر اس نے گراؤنڈ فلور پر میٹ کے کمرے کا رخ کیا۔ وہاں قم کو دیکھ کر اسے حیرت ہوئی۔ "خوش آمدید، گریٹ کوئین" وہ بولا۔ اور سوال کرنے سے پہلے ہی جواب دے دیا۔ "میں نے اپنے کمرے کا ساتھی تبدیل کرلیا۔ یہاں کا وہاں، وہاں سے یہاں۔"

"تمہیں یقین ہے کہ یہ اصولوں کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے؟" قم نے اپنی کاک بک پیچھے رکھ دی۔ "اصولوں کی تو بھرمار ہے، حد ہوگئی۔ ٹیسٹ سے قبل ہم رات میں کیا کرتے ہیں، اس سے ان کا مطلب کیا ہے؟"

"شاید وہ چاہتے ہوں کہ ہم برابری کی بنیاد پر ٹیسٹ میں شرکت کریں۔ ایک جیسا عشائیہ، ایک سا بستر، برابر کی نیند ...۔" کوئین نے کہا۔

"شاید۔" میٹ نے سرہلایا۔

"ہوں، میں نہیں جانتا تم دونوں کیا سوچتے ہو۔" قم نے کہا۔ "لیکن میرے احساسات کہہ رہے ہیں کہ ہم لیب کے چوہے ہیں۔"

"ظاہر ہے کہ یہ جگہ مفت خوروں کے لیے نہیں ہے۔" میٹ نے کہا۔ "قم نے کندھے اچکانے پر اکتفا کیا۔

"کون نہیں چاہتا یہاں تعلیم حاصل کرنا؟" کوئین نے پوچھا۔

"سبھی چاہتے ہیں۔" میٹ بولا۔ "جب تک کسی کو پتا نہیں چلتا کہ اسے چار سال ان دیواروں کے درمیان گزارنا پڑیں گے، لازمی۔"

"اور اگر آپ چھوڑ جائیں تو آپ کو ادائیگی کرنی پڑے گی۔" قم نے بتایا۔

کوئین کو حیرت ہوئی۔ "کیسی ادائیگی؟"

"جو اخراجات طالب علم پر ہوچکے ہیں، اس کی ادائیگی۔"

"اگر کوئی بیمار ہوجائے، زخمی ہوجائے... وغیرہ؟"

"اگر ایسا ہو یا کوئی کیریئر تبدیل کرنا چاہتا ہے۔" قم نے کہا۔ "تو گڈ بائی اور گڈ لک۔ لیکن اگر وہ یہاں سے جاتا ہے اور کسی دوسری جگہ سے میڈیکل گریجویٹ بننے کی کوشش کرتا ہے تو پھر ہوشیار رہو اور تیار رہو... ادائیگی کے لیے۔"

"بھاری فیس لینے والے وکیل کی طرح بول رہے ہو۔" میٹ نے کہا۔ "مجھے یقین ہے کہ معاہدہ ختم کیا جاسکتا ہے۔"

"یہاں نہیں۔" قم نے کہا۔ "چند برس پیچھے، کسی کے والدین نے دو سال گزارنے کے بعد بیٹے کے "کارن ویل" میں تبادلے کے لیے کیس کردیا تھا۔ یہ لڑائی کئی سال جاری رہی، تاہم وہ ہار گئے اور ادائیگی کرنی پڑی۔"

میٹ، قم کو گھور رہا تھا۔ "تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا؟"

"ٹائم، کا مضمون تھا۔" قم نے چشمہ ہٹا کر آنکھوں کو مسلا۔ "ہم... ہم... ہم... پندرہ اکتوبر کا شمارہ، صفحہ نمبر 12 زیریں دایاں کونا۔"

کوئین نے حیرت سے قم کو گھورا پھر میٹ کا ردِعمل دیکھنے کے لیے اس کی جانب نظر پھیری۔ میٹ دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولا۔ "کیا میں نے تمہیں نہیں بتایا تھا؟"

"مرعوب کن، بے حد عجیب۔" کوئین نے کہا۔ اس کا مطلب میٹ نے مبالغہ آرائی سے کام نہیں لیا تھا۔ قم براؤن کی یادداشت ناقابلِ یقین تھی۔ لیکن قم کی "فری لنچ" والے نکتے نے کوئین کے دماغ میں خلش کی کیل ٹھونک دی۔ اس کی ذہنی رو چل پڑی... اگر یہ کھانا مفت نہیں ہے تو پھر اس کی "قیمت" کیا ہے؟

معاً اس کی نگاہ گھڑی پر گئی۔ ساڑھے دس۔ "بہتر ہے میں چلوں۔"

"کرفیو۔" میٹ نے کہا۔ "کیا تم یقین کرسکتے ہو؟ ابھی مجھے یہاں آئے مکمل چوبیس گھنٹے بھی نہیں ہوئے ہیں اور یہ جگہ میرے اعصاب پر سوار ہونا شروع ہوچکی ہے۔"

قم نے ہونٹوں پر انگلی رکھی۔ "احتیاط کرو، دوست۔ دیواروں کے بھی کان ہوسکتے ہیں۔"

"یہ شاید محاورہ ہے۔"

"ہاں، محاورہ ہے۔" اس کی انگلی ابھی تک ہونٹوں پر تھی۔

☆☆☆

"تم شرط لگا سکتے ہو اس بات پر، ہوشیار لڑکے۔" ویرن بڑبڑاتے ہوئے دوسرے کمرے کی طرف متوجہ ہوا۔

اچانک اسے کرٹ کی آواز سنائی دی۔ "تمام گدوں کے سینسرز مثبت حالت میں ہیں، باس۔" کرٹ نے کہا۔ وہ دونوں تہ خانے میں تھے۔

"ٹھیک ہے۔" ویرن نے جواب دیا۔ "گیارہ بجنے والے ہیں... نیند کا وقت۔ وہ مرکزی کنٹرول پینل سے کھیلنے لگا... بستر کے گدوں میں غیر محسوس مدھم لہریں پیدا ہونے لگیں، یہ لہریں امیدواروں کو نیند کی جانب مائل کررہی تھیں۔

مخصوص "انڈرلیئر" گدوں میں الیکٹرو میگنٹک فیلڈ تخلیق کررہا تھا جو دماغ کی لہروں کو متاثر کرتی ہے۔ "سو جاؤ! میرے بچوں سو جاؤ۔" ویرن نے سرگوشی کی۔

ٹیسٹ سے پہلے انہیں پوری نیند لینی چاہیے۔ یہ انگراہم کا اصول تھا۔

"حضرات، کیا حال ہے؟" دونوں کے عقب سے آواز آئی۔

ویرن، برہم غراہٹ کو دباتے ہوئے مڑا۔ "اوہ ڈاکٹر ہلسٹن۔" ویرن نے زبردستی مسکراہٹ سجائی۔ "ایک اور شام، فن اور فنکاروں کے نام۔"

"ویرن۔" ڈاکٹر نے اس خوش باشی کا مثبت جواب نہیں دیا۔ وہ فضا میں کچھ سونگھ رہا تھا۔ "پھر سگار؟"

"ڈاکٹر! آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔" ویرن نے سگار سامنے کیا۔ ادھر کرٹ اپنی ہنسی دبا رہا تھا۔ ڈاکٹر چند ساعت ویرن کو گھورتا رہا پھر بولا۔ "پھر بات کریں گے اس مسئلے پر... ہاں کیا صورتِ حال ہے؟"

"نیں فیصد پہلے ہی لڑھک چکے ہیں۔" کرٹ نے جواب دیا۔ ویرن نے ٹائمر دیکھا اور بولا۔ "شیڈول کے مطابق۔"

"خوب۔" ڈاکٹر ہلسٹن نے کہا۔ "سب سو جائیں تو موسیقی شروع کردینا۔"

☆☆☆

صبح کیفے ٹیریا میں تمام امیدوار جمع تھے۔ سب ہی کسی نہ کسی حد تک نروس تھے۔ آخری رکاوٹ سر پر تھی۔

قم نے کن انکھیوں سے کوئین کو دیکھا۔ آج وہ اسے زیادہ اچھی لگی۔ اس نے نیوی بلیو سویٹر اور سفید پتلون پہنی ہوئی تھی۔ آنکھوں پر ہلکا میک اپ تھا۔ سر کے بال اور رخساروں پر شعلے سے لپک رہے تھے۔ قم نے اس کے ہاتھوں کی انتہائی خفیف سی لرزش نوٹ کرلی۔ یہ ٹیسٹ کوئین کے لیے نہایت اہم ہے۔ قم کے دل نے کہا کہ اسے گلے لگا کر تسلی دے لیکن وہ ابھی اتنے قریب نہیں پہنچا تھا کہ دل کی آواز پر کان دھرتا۔

"تم نے آرام دہ نیند لی؟" اس نے سوال کیا۔

"میں یقیناً مردوں کی طرح سوئی۔ یہ میرے لیے انوکھا ہے۔" وہ بولی۔ "کیونکہ میں کسی بھی اہم ٹیسٹ سے قبل رات کو سوتی، جاگتی رہتی ہوں... شاید انہوں نے کھانے میں کچھ ملایا تھا۔"

"شاید۔" قم نے کہا۔ "میں بھی کٹے ہوئے درخت کی طرح پڑا رہا تاہم مجھے ایسی توقع تھی کیونکہ میں پہلے گزری ہوئی شب نیند نہیں لے سکا تھا۔"

کوئین نے کیفے کے انتہائی سرے کی جانب دیکھا۔ "یہ کوئی مشہور آدمی ہے؟"

قم نے سر گھمایا۔ "سینیٹر وشنی... جیفرسن اسٹیفن وشنی۔" قم نے بتایا۔ "بلکہ مجھے کہنا چاہیے کہ سابق سینیٹر۔" اس کے ذہن میں وال اسٹریٹ جرنل کا صفحہ تصویر کے ساتھ ابھرا۔ اسے "سرخی" یاد آئی۔ "سینیٹر وشنی نے مہم ختم کردی۔ فاؤنڈیشن کا عہدہ قبول کرلیا۔"

"ستر کی دہائی میں ریاست وسکانسن کا سب سے مضبوط و مقبول سینیٹر جس نے خصوصاً فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کے معاملات میں ٹھیک ٹھاک ہلچل مچائی تھی۔ ری الیکشن کے موقع پر دفعتاً وہ ہٹ گیا اور کلیڈرمین فاؤنڈیشن سے جڑ گیا۔"

"جب ہی یہاں دکھائی دے رہا ہے۔" کوئین نے کہا۔

ڈاکٹر ہلسٹن، سینیٹر کے ہمراہ تھا۔ وہ دونوں سیڑھیوں

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

پر اونچی جگہ کھڑے تھے۔ ٹم نے اسٹینڈ اور مائیکروفون دیکھا۔

''صبح بخیر۔'' ڈاکٹر کی آواز آئی۔ ''مجھے امید ہے کہ آپ لوگ آرام سے سوئے ہوں گے اور آپ سب کو ناشتا پسند آیا ہوگا جو انگراہم کے اسٹاف نے آپ لوگوں کے لیے تیار کیا تھا۔''

تالیاں......

''آج کی صبح آپ کو یہ اعزاز مل رہا ہے کہ امریکا کے سابقہ سینیٹر، جیفرسن وھٹنی، سرپرائز وزٹ پر آپ کے سامنے ہیں۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ سینیٹر صاحب کلیڈرمین فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر ہیں... سینیٹر۔'' وہ پیچھے ہٹ گیا۔

تالیاں.....

''گڈ مارننگ۔'' وھٹنی نے آغاز کیا۔ ''میں جانتا ہوں کہ آپ لوگ ٹیسٹ میں شرکت کے لیے بے تاب ہیں۔ چنانچہ میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔'' وہ مسکرایا۔

''آج کا دن آپ کے مستقبل کے لیے ایک اہم دن ہے۔''

ٹم نے مشاہدہ کیا کہ کوئین کا سر ازخود اثبات میں ہلا۔

''تاہم آپ لوگوں کو یقیناً اس امر کا ادراک بخوبی ہو گا کہ یہ دن انگراہم کے لیے بھی اتنا ہی اہم ہے۔ آپ لوگ بہترین طالب علموں کی ''کریم'' ہیں۔ آپ وہ نوجوان ہیں جن کو انگراہم اپنے اسٹوڈنٹ کے طور پر دیکھنا چاہتا ہے۔ ہم آپ سب کو شامل رکھنے کی چاہت میں مبتلا ہیں۔''

تالیاں.....

''تاہم شومئی قسمت، کلیڈرمین فاؤنڈیشن کے فنڈز محدود ہیں جبکہ ہم معیار پر بھی سمجھوتا کرنے کے لیے تیار نہیں۔ جن طلبا کو داخلہ ملے گا، انگراہم ان کا ہر طرح سے خیال رکھے گا۔ آنے والے کل میں آپ لوگ ہی امریکن میڈیسن کے مستقبل کو نئی شکل دیں گے۔ میں اس وقت کلیڈرمین فاؤنڈیشن اور انگراہم کالج دونوں کی نمائندگی کر رہا ہوں... ہمیں آپ پر فخر ہے۔....'' اس نے ہاتھ ہلایا۔

تالیاں... ایک بار پھر تالیوں کی گونج سنائی دی۔ ٹم کے دونوں ہاتھ بھی شامل تھے، مکینکی انداز میں... ''کمال ہے؟'' وہ بڑبڑایا اور تالی بجانا بند کر دی۔

''وہی لفاظی۔'' ٹم نے کہا۔

''کیا مطلب ہے؟'' کوئین نے تیزی سے کہا۔

ہمیشہ کی طرح میٹ نے امن باہمی کے لیے کردار ادا کیا اور وضاحت کی۔ ''دراصل ٹم کو سیاست داں پسند نہیں ہیں۔''

''وہ سیاست داں تھا۔ اب وہ فاؤنڈیشن کا سربراہ ہے۔'' کوئین نے کہا۔

''یہ حقیقت ہے کہ سب اس کو سینیٹر وھٹنی کہہ کر پکارتے ہیں۔'' ٹم بولا۔ ''ویسے بھی... ایک مرتبہ سیاست داں تو ہمیشہ سیاست داں۔''

☆☆☆

ٹم اپنی پنسل چباتے ہوئے سوال نمبر 200 پر غور کر رہا تھا۔ ٹیسٹ کسی دہشت ناک خواب سے کم نہیں تھا۔ بائیولوجی تو کیا، کیمسٹری کے سوالات بھی ازحد مشکل تھے۔ ٹم نے اطراف میں دیکھا۔ اس کلاس روم میں 25 امیدوار موجود تھے۔ باقی عمارت میں بکھرے ہوئے تھے۔ عجیب اتفاق تھا کہ کوئین اس کے بائیں ہاتھ کی نشست پر تھی۔ میٹ کی کرسی بھی اسی کمرے میں تھی۔ نروس امیدوار اپنے مستقبل کے لیے ہی توانائی خرچ کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ ٹم بھی ٹیسٹ کو سرسری لینے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔ اگر اسے داخلہ مل جاتا تو اس کی فیملی پر سے مالی دباؤ ختم ہو جاتا پہلی مرتبہ وہ خود کو خودمختار محسوس کرتا۔

لیکن یہ سوال نمبر 200 انوکھا تھا، یہ سوال کلیڈرمین ایکویشن کا ماحصل پوچھ رہا تھا۔ کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ ٹم کو جواب معلوم تھا لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ جواب آیا کہاں سے۔ حتیٰ کہ اسے جان کلیڈرمین کے بارے میں بھی سب کچھ یاد تھا لیکن یہ جواب نہ اس نے زور لگایا نہ اس کی یادداشت میں یہ جواب موجود تھا... پھر یہ اسے کیونکر معلوم ہے... بس جواب، محض جواب!

اس نے ذہنی طور پر شانے اچکائے اور جوابات کے صفحے پر سوال نمبر 200 کے سامنے B باکس کو سیاہ کر دیا۔ کون پروا کرتا ہے؟ کمپیوٹر کو گریڈ نکالنے کے لیے صرف جواب چاہیے۔ اگلے دو سوال بھی کلیڈرمین ایکویشن سے متعلق تھے۔ جوابات ازخود اس کے ذہن میں بلبلوں کی طرح ابھرے۔ جانے دو۔ اس نے صحیح یا غلط کے مطابق خانوں میں نشان لگائے اور آگے چل پڑا۔ سوالات کی نوعیت بدل گئی۔ معلومات عامہ، اس کے بعد سائنس... ٹم مسکرایا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ معاً سوالات کی نوعیت پھر بدل گئی۔ ''کس چیز کے لیے ہے یہ ٹیسٹ؟'' اس نے سوچا۔ سوالات اقرار اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت کے بارے میں تھے... جیسے وہ ایک سرجن ہے اور زخمی

سپاہیوں کے درمیان گھرا ہے اور اسے فیصلہ کرنا ہے کہ پہلے کس کا علاج کرے؟ یا پائلٹ ہے تو میزائل کس رنگ کی عمارت پر مارے... سرخ یا زرد؟ رستے میں ڈالر پڑا ہے تو کیا کرے؟ چھوڑ دے یا اٹھا لے؟ لعنت... کیا تماشا ہے؟

ٹم نے تصور میں انگراہم کو تا گفتنی سنائی۔ وہ سوالات کے جوابات کے بجائے اس پر غور کر رہا تھا کہ ان سوالات کے پیچھے ممتحن کا مقصد کیا ہے؟ وہ سمجھ گیا کہ سوالات کی اہمیت نہیں ہے۔ امیدوار یا طالب علم کی اہمیت ہے۔ اس حصے میں جوابات کو نمبروں پر پرکھا جائے گا۔ بس پنسل چلا دو۔ ہارنے کا خطرہ نہیں ہے اور اس نے ایسا ہی کیا۔

''ختم.....'' ایسی کم تیسی۔

ٹم نے گھڑی دیکھی۔ اس کے 400 سوالات پورے ہو گئے تھے۔ ہر سوال پر اے، بی، سی، ڈی یا ای میں سے کسی ایک پر نشان لگانا تھا۔ آخری حصے کے جوابات میں اس نے سب جگہ ''ڈی'' باکس کو سیاہ کر دیا تھا۔ ''ڈو اور ڈائی'' وہ دل ہی دل میں ہنسا۔

اب وہ فارغ تھا اور دس منٹ باقی تھے۔

اس نے کوئین کو دیکھا۔ پھر اس کے جوابات کے صفحے کو دیکھا۔ جوابات کے کالم میں ایک کالم کی چوٹی پر دو سوالات کے جوابات خالی پڑے تھے۔ کوئین مصروف تھی۔ ٹم نے اپنا صفحہ دیکھا۔ یہ وہی سوالات تھے۔

انگراہم کی جملہ مالی ضروریات کا منبع کلیڈرمین فاؤنڈیشن تھی، ٹم کے ذہن نے کہا کہ اگر انہی سوالات کو چھوڑ دیا گیا تو عین ممکن ہے کہ امیدوار کو فیل قرار دیا جائے۔

نگران، کوئین کے قریب ہی کھڑی تھی۔ تاہم اس کی پشت کوئین کی طرف تھی۔ ٹم ذرا سا اٹھا اور ہاتھ بڑھا کر سوال نمبر 201 اور 202 کے سامنے B اور C باکس کو سیاہ کر دیا۔ وہ سیدھا ہوا اور اپنے کاغذات سمیت کھڑا ہو گیا۔

☆☆☆

کوئین، شیٹ پر ان دونوں سیاہ نشانات کو گھور رہی تھی۔ ایسے تین سوال تھے۔ تینوں نے کوئین کو صاف آؤٹ کر دیا تھا۔ کلیڈرمین ایکویشن کے بارے میں اس نے پڑھا تھا نہ کہیں سنا تھا۔ وہ چکرا گئی لیکن ٹم کو پتا تھا۔ غیر اختیاری طور پر اس نے پنسل الٹی کی تاکہ ٹم کے جوابات مٹا دے۔ اس نے ہمیشہ خود پر انحصار کیا تھا۔ دفعتاً وہ منجمد ہو گئی۔ اتنے برسوں کی محنت، اس کا سپنا... اس کا مستقبل... سب کچھ داؤ پر لگا تھا۔

''یہ ایک حقیقی زندگی ہے۔'' اس کی ذہنی رو چل پڑی۔ ''کلیڈرمین ایکویشن کا مطلب ''قبول'' یا ''مسترد'' بھی ہو سکتا ہے۔'' پھر بھی یہ جوابات اس نے نہیں دیے۔ کوئین کے ہاتھ میں پنسل کا ربر سیاہی مٹانے کے لیے کاغذ کی طرف جانے لگا تھا۔ یکلخت نگراں کی آواز نے ہر حرکت کو زنجیر پہنا دی۔ دھڑکنیں رہ گئیں... اضطرابی دھڑکنیں۔

''وقت ختم، پنسلیں رکھ دیجیے... اگلا کوئی بھی نشان آپ کو فیل کر دے گا۔'' نگراں کی بلند آواز میں اطلاع تھی یا دھمکی تھی؟

☆☆☆

ٹم اور میٹ نیلے تالاب کے کنارے کھڑے کلاس بلڈنگ سے کوئین کے باہر آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ بالآخر وہ بھاری قدموں سے چلتی ہوئی باہر آئی۔ ٹم کو اس کے سنجیدہ تاثرات سے پریشانی محسوس ہوئی۔

''کیسا رہا؟'' میٹ نے استفسار کیا۔

کوئین نے شانے اچکائے۔ ''کلیڈرمین ایکویشن کے بارے میں پتا ہے؟''

''یقیناً۔'' ٹم نے کہا۔ ''یہ.....''

''مجھے پتا ہے کہ تم جانتے ہو۔ میں میٹ سے معلوم کرنا چاہتی ہوں۔'' ٹم الجھ گیا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ اس مرتبہ کوئین ضرور کچھ قریب آئے گی۔

میٹ نے سر کھجایا۔ ''یہ ایک بڑھتی ہوئی آبادی میں طبی خدمات کی تقسیم سے متعلق ہے۔''

''تم بھی جانتے ہو۔ تم دونوں کو معلوم ہے۔'' اس نے سر نفی میں ہلایا۔ ''مجھے کیوں نہیں پتا... تین سوال تھے، تینوں کا نہیں پتا؟''

''خوش رہو۔'' ٹم نے کہا۔ ''بہرحال، تین میں سے دو تم نے ٹھیک کیے ہیں۔''

کوئین نے سر جھٹکا۔ اس کے تاثرات میں غصہ تھا۔ اس نے ٹم کو گھورا۔ ''دونوں جواب میں نے نہیں تم نے کیے۔ میں دوسروں کے کاموں میں ہاتھ نہیں ڈالتی ٹم۔''

''اوہ، نہیں۔ تم نے انہیں مٹایا تو نہیں؟''

''ہاں، نہیں مٹایا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں ہے۔'' اس کی آنکھوں میں اذیت تھی۔ وہ مڑی اور رہائشی علاقے کی طرف چل پڑی۔

''تم نے اس کی شیٹ پر مارکنگ کی تھی؟''

''ہاں، دو خانے خالی تھے۔ میں نے سوچا کہ میں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مدد کر دوں۔'' وہ بتانا نہیں چاہتا تھا نہ تسلیم کرنا چاہتا تھا مگر اسے تکلیف ہوئی۔ ''شاید! میں اس کی توجہ حاصل نہیں کر سکتا۔''

''تو سو ناوے لوگوں میں تم ہیرو ہوتے۔'' میٹ نے کہا۔ ''لیکن کوئین کا معاملہ مختلف ہے۔ اس کا اپنا مزاج اور اپنے اصول ہیں۔ میں نے تمہیں بتایا بھی تھا کہ وہ مختلف قسم کی لڑکی ہے۔''

''ٹھیک کہا تھا اگرچہ پرانا فیشن......''

''ہاں۔'' میٹ نے نرمی سے کہا۔ ''کہہ سکتے ہیں، اولڈ فیشن کی لڑکی ہے۔''

ٹم اس سے متاثر تھا اور اب افسردگی محسوس کر رہا تھا۔

☆☆☆

کوئین کی عادت سی بن گئی تھی۔ وہ اپنے گھر میں بلاناغہ خوابگاہ سے باہر کا نظارہ کرتی۔ وہ بھی دوربین سے۔ اس کے ذہن میں سرخ بتی روشن تھی۔ اب تک کوئی ڈاک نہیں آئی تھی۔ اس کی بے صبری بڑھتی جا رہی تھی۔

''آج تو ڈاک آنی چاہیے۔'' اس نے پھر دوربین اٹھائی۔ اس کی ماں نے اسے ایک پرانی کہاوت بھی سنائی تھی کہ ''مت بھولو کہ تم جو چاہتے ہو وہ ہمیشہ تمہیں ملے گا، یہ ضروری نہیں۔''

فون کی گھنٹی بجی۔ وہ اچھل کر فون کی طرف لپکی۔ یہ میٹ کا فون تھا۔ ''کوئین، کوئی خبر ملی؟''

''نہیں، میٹ... ابھی تک کچھ نہیں۔''

''اچھی خبر آئے گی۔ اسے آنا چاہیے۔'' میٹ کو گزشتہ ہفتہ داخلے کا لیٹر مل گیا تھا اور اب یہ جمعہ آ گیا تھا کوئین ابھی تک منتظر تھی۔

''دیکھو میٹ، تمام داخلے ہو گئے ہیں اور میں نہیں ہوں۔ یہی حقیقت ہے۔'' کوئین نے کہا۔

''مجھے یقین نہیں ہے، نہ ہی ٹم کو۔'' میٹ بولا۔ کوئین کو دسمبر کے ٹیسٹ کی یاد آئی اور ٹم کی حرکت بھی۔

''میٹ، ٹم کا داخلہ ہو گیا؟''

''ہاں، کوئین۔ اس کو بھی لیٹر مل گیا ہے۔''

اس کا مطلب اس کے جوابات ٹھیک تھے۔ تو میں کیوں باہر ہوں؟ وہ سوچ رہی تھی۔

''مجھے فون کرنا، اطلاع ملتے ہی۔'' میٹ نے کہا۔

''کیوں نہیں، شکریہ۔'' کوئین نے فون رکھ دیا۔ وہ تھکی تھکی سی کرسی پر ڈھیر ہو گئی۔

اسی وقت، ہلکی سیٹی جیسی آواز آئی، یہ ڈاک والے ٹرک کے بریکوں کی آواز تھی۔ اس کا دل تیزی سے دھڑکا۔ بمشکل اس نے اپنی رفتار معتدل رکھی اور میل باکس سے ڈاک لے کر آ گئی۔ بجلی کا بل... فون کا بل... انگرا ہم کالج آف میڈیسن۔ اسے لگا دھڑکتا دل، ایک دھڑکن چھوڑ گیا ہے۔ اس کے ہاتھوں میں لرزش تھی۔ اسے لفافہ ہلکا لگا۔ غالباً اس میں محض ایک کاغذ کا ٹکڑا تھا۔ مطلب اسے مسترد کر دیا گیا ہے۔ اس نے خود سے کہا۔

اس نے کانپتی انگلیوں سے لفافہ کھولا۔

''ڈیئر مس کلیری!

ہر سال داخلہ اور ٹیسٹ کے سلسلے میں انگرا ہم کالج سیکڑوں امیدواروں کی جانچ کرتا ہے۔ یہ ایک بہت مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ہمیں محض پچاس طالب علم منتخب کرنے ہوتے ہیں۔ داخلہ دفتر آپ کو یہ اطلاع دیتے ہوئے بہت افسوس محسوس کرتا ہے کہ منتخب کردہ طلبا میں آپ کا نام شامل نہیں ہے۔ تاہم چونکہ آپ کا ''اسکور'' بلند ترین 100 امیدواروں میں موجود ہے اس لیے دفتر ہذا نے آپ کا نام ''ویٹنگ لسٹ'' میں رکھا ہے۔ اگر کوئی مثبت تبدیلی آپ کے حق میں وجود پذیر ہوتی ہے تو یہ دفتر آپ کو فوراً مطلع کرے گا۔ اگر آپ کی خواہش ہے کہ منتظر افراد کی فہرست میں آپ کا نام نہ رکھا جائے تو برائے مہربانی داخلہ دفتر کو فوراً اطلاع بہم پہنچایئے، شکریہ۔''

☆☆☆

کوئین کی لرزیدہ انگلیوں سے کاغذ کا ٹکڑا پھسل گیا۔ اس کی نظر دھندلانے لگی۔ اس کی تمام زندگی ڈاکٹر بننے کا سپنا دیکھتے گزری تھی اور عین اس وقت جب وہ منزل کے انتہائی قریب پہنچ گئی تھی تو کاغذ کے ایک بظاہر حقیر ٹکڑے نے سیکنڈوں میں اس کا خواب، اس کا مستقبل، اس کی زندگی... سب کچھ چھین لیا تھا۔

''اوکے۔'' اس نے بھیگی آنکھوں سے سرگوشی کی۔ ''تم بائیس سال کی ہونے والی ہو، بالغ ہو... جوان ہو... بچوں کی طرح مت رونا۔'' اس کی ذہنی رو نے اسے تسلی دی۔ وہ اپنے کرچی کرچی وجود کو اکٹھا کرنے لگی۔ آنکھوں کا پانی نیلے کٹوروں سے باہر نہ آ سکا۔

''مضبوط رہو۔'' اس نے خود سے کہا۔ ''انگرا ہم کے دروازے ابھی پوری طرح بند نہیں ہوئے۔''

اس کی بے جان ٹانگیں اسے پورچ میں لے آئیں۔ کوئین نے نظر اٹھائی، اس کی ماں شاید اس کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ ماں تھی، سمجھ گئی۔

''اوہ کوئین۔'' ماں نے بیٹی کا بازو تھاما۔

''وہ سمجھ گئی ہیں۔'' کوئین نے سوچا۔ ''کیا وہ اس قدر ٹوٹی ہوئی لگ رہی ہے کہ ماں نے فوراً سمجھ لیا۔''

اس نے ماں کی آنکھوں میں دیکھا جہاں کرب تھا اور ہمدردی تھی۔ آناً فاناً کوئی نازک سی شے کوئین کے بدن میں ''چھن'' سے ٹوٹ کر بکھر گئی۔ وہ بے اختیار ماں سے لپٹ گئی اور سسکیاں لینے لگی۔ گھنا سینے کی گہرائیوں سے آزاد ہو کر اٹھی اور نیلے کٹورے برسنے لگے۔ وہ رو رہی تھی۔ وہ سب کچھ بھول کر ماں کی مہرباں آغوش میں سمٹ گئی۔ یہ سب سے مضبوط و معتبر پناہ گاہ تھی۔

☆☆☆

ٹم، میٹ کی خواب گاہ میں موجود تھا۔ وہ میٹ کے تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا۔ ٹم سمجھ گیا کہ اس کا دوست کوئین سے بات کر رہا ہے۔

میٹ فون رکھ کر مڑا۔ وہ کچھ بولنے ہی والا تھا کہ ٹم نے ہاتھ بلند کر کے اسے روک دیا۔ ''میں سمجھ گیا۔'' وہ بولا۔ اس نے تکلیف محسوس کی۔ اس بچے سپاہی کی طرح جس کا کمانڈر گم ہو گیا ہو۔

''ٹھیک نہیں ہے۔'' ٹم نے کہا۔ ''میرا مطلب ہے کہ میرے احساسات اس کے لیے ایسے ہی ہیں جیسے اس کے احساسات ڈاکٹر بننے کے لیے ہیں۔''

''لعنت ہے۔'' میٹ نے غصے سے کہا۔ ''کیا ان لوگوں کو احساس ہے کہ انہوں نے کوئین کی زندگی کے ساتھ کیا، کیا ہے؟'' وہ کھڑا ہو گیا اور کمرے میں چکرانے لگا۔ ''میرے ذہن میں اس جگہ کے لیے شروع سے تحفظات تھے لیکن یہ تو حد ہے... میں ان کو بتاؤں گا کہ ان کی کیا اوقات ہے، میں ان پر تھوک کر دکھاؤں گا۔ میں مذاق نہیں کر رہا۔''

ٹم کے ذہن میں ایک منصوبے کا بیج پھوٹا....

☆☆☆

''انگرا ہم ایڈمیشن، روتھ بول رہی ہوں۔ میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں؟''

''ہائے، روتھ! میں ہوں۔ کوئین کلیری۔''

''کیسی ہو، کوئین ڈیئر؟''

''انتظار کر رہی ہوں، کوئی اطلاع؟''

''اوہ ہنی، نہیں۔ کوئی نہیں... ایسا بہت مشکل سے ہوتا ہے کبھی کبھی... میرا مطلب ہے جس کو یہاں داخلہ مل جاتا ہے پھر وہ چھوڑتا نہیں ہے۔''

''میں جانتی ہوں لیکن میں امید تو کر سکتی ہوں؟''

''کیوں نہیں، سویٹ ہارٹ۔ ہم لوگ بھی یہاں تمہارے ساتھ پُرامید ہیں۔'' روتھ نے انسیت سے کہا۔

''شکریہ روتھ۔'' کوئین نے فون پر جواب میں کہا۔

''بائے، ڈیئر۔''

موسم بہار سے اب تک کوئین داخلہ آفس میں اتنی بار فون کر چکی تھی کہ وہ سب کو ان کے نام سے جان گئی تھی اور وہ بھی کوئین سے بہت مانوس ہو گئی تھی۔

کوئین وہی پرانا ویٹرس والا کام کر رہی تھی۔ فارغ اوقات میں وہ اسٹوڈنٹ لون کے لیے درخواستیں بھیجتی رہتی۔ بینک، سست معیشت کے باعث اور سرکاری فنڈز کی قلت کے پیش نظر معذرت کرتے رہتے۔ یا پھر وہ داخلہ آفس، انگرا ہم فون کرتی رہتی... مختصر یہ کہ وہ اپنے خواب سے دستبردار ہونے کے لیے آمادہ نہیں تھی۔

☆☆☆

''میں نہیں جا رہا۔''

''کہاں؟''

''انگرا ہم!''

ٹم اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ دونوں، میٹ کے گھر کے عقبی لان میں نہایت وسیع سوئمنگ پول کے کنارے لیٹے ہوئے تھے۔

''واقعی، میرا یہی مطلب ہے۔'' میٹ نے کہا۔ ''میرے والد چاہتے ہیں کہ میں ییل (Yale) میں داخلہ لے لوں۔ وہ اور میرے دادا دونوں نے ییل ہی سے ڈگری لی تھی۔ مجھے ان کی ییل سے وابستگی کا احساس دیر سے ہوا۔''

ٹم پریشان ہو گیا۔ وہ میٹ جیسے دوست کے ساتھ کافی ہم آہنگی محسوس کرتا تھا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ میٹ جو جواز فراہم کر رہا ہے درحقیقت وجہ کچھ اور ہے۔

''تم ان کو بتاؤ گے تو ان کا ردعمل کیا ہو گا؟''

''انگرا ہم؟''

''ہاں۔''

''کیا کہہ سکتا ہوں۔'' میٹ بولا۔ ''سوچتا ہوں اپنی جگہ کوئین کا نام لے دوں... وہ بتا رہی تھی کہ ویٹنگ لسٹ پر اس کا نام گیارہویں نمبر پر ہے۔''

''میں نہیں سمجھتا کہ وہ تمہارے کہنے پر کوئین کو دس افراد پر ''جمپ'' کرنے دیں گے بلکہ اس کا الٹا اثر ہو سکتا ہے۔'' ٹم نے کہا۔ ''اس میں بہت رسک ہے۔''

''تمہارے پاس کوئی آئیڈیا ہے؟'' میٹ نے سوال

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کیا۔

"شاید، ٹھہرو ذرا۔" ٹم واپس لیٹ گیا۔ اس موسمِ گرما میں اس نے کوئین کو دو مرتبہ فون کیا تھا۔ دوسری مرتبہ بات ہونے پر کوئین نے بتایا تھا کہ اس کی داخلہ آفس کی خواتین سے اچھی خاصی دوستی ہوگئی ہے وہ پھر اٹھ گیا۔

"آئیڈیا!"

"کیا؟" میٹ نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔

"میری بات کراؤ، کوئین سے۔"

☆☆☆

کوئین نے کچھ بے چینی محسوس کی۔ تاہم اس کے پاس کوئی اور راستہ بھی نہیں تھا۔ اسے یہ منصوبہ ایسا ہی لگا جیسے دیوار پھاند کر اندر داخل ہونا۔ بہرحال اس نے ٹم کی پیشکش قبول کرلی کہ اس کے ساتھ انگرا ہم چلے۔

دونوں روٹ 95 کے ساتھ ساتھ ٹم کی پرانی کار میں میری لینڈ جارہے تھے۔ لگتا تھا ٹم کو "میرا" سے پیار ہے۔ حتیٰ کہ اس نے اپنی گاڑی کا کرینفن نام بھی رکھ چھوڑا تھا۔

وہ انگرا ہم پہنچے تو گارڈ نے ٹم کا نام فہرست میں دیکھ کر گیٹ کھول دیا۔ ٹم نے ایک جگہ چن کر پارکنگ میں گاڑی لگائی۔

"تمہارے خیال میں بات بن جائے گی؟" کوئین نے سوال کیا۔

"بن جائے گی۔" وہ بولا۔ "یہ ترکیب 'ماسٹر پلان' کی ہے آج رجسٹریشن کا آخری دن ہے۔ وہ بھی جلد ختم ہوجائے گا... رجسٹریشن کلاس بلڈنگ میں ہے، میں وہاں ہوں گا۔ تم ایڈمیشن آفس میں اپنی "سہیلیوں" کے پاس جاؤ۔"

کوئین خوف زدہ تھی۔ "اگر کام نہیں بنا پھر؟"

"کام بنے گا۔ نہیں بھی بنا تو تمہارا کیا نقصان ہے؟"

کوئین نے سر ہلایا۔ منطق تو ٹھیک ہے۔ اس نے کار سے باہر قدم رکھا تو ٹم نے کہا۔ "گڈلک، کوئین۔"

"شکریہ۔ مجھے اس کی ضرورت رہے گی۔" اس کی دھڑکنیں تیز ہوگئیں۔

ایڈمیشن آفس ایک چھوٹا کمرا تھا۔ جس میں ماربل کا ایک لمبا کاؤنٹر تھا۔ جس کے عقب میں ایک خاتون موجود تھی۔ سامنے نام کی تختی پر روتھ لیک لکھا تھا۔

کوئین نے گلا صاف کیا۔ "تم روتھ ہو نا؟"

خاتون نے نگاہ اٹھائی۔ "اگر تم رجسٹریشن کے لیے..."

"میں کوئین ہوں۔ کوئین کلیری۔" اس نے کہا۔

روتھ اپنی نشست سے اچھل پڑی۔

"کوئین... تم... اوہ سویٹ ہارٹ... مارجوری! ایولن! دیکھو کون ہے... کوئین آئی ہے۔" دو اور پست قد، کسی قدر موٹی خواتین نمودار ہوگئیں۔ ان کا ردِعمل رشتے داروں کی طرح تھا۔

"لیکن..." روتھ کو سوا خیال آیا۔ "کوئین تم یہاں کیا کررہی ہو؟ ہم نے... کسی کو..."

"میں جانتی ہوں۔" کوئین نے پھر اس کی بات کاٹ دی۔ اور ایک ٹھنڈی سانس بھری۔ "میں... میں نے سوچا کہ ایک آخری کوشش کرلوں... شاید... شاید کوئی غیر حاضر ہوجائے، آج... تو میرا چانس بن سکتا ہے۔"

تینوں نے معصوم پرندوں کی طرح نظریں لڑائیں...

"اوہ، بے بی۔" روتھ نے کہا۔ "خوش آمدید، جب تک تمہارا دل کہے... تم انتظار کرلو۔ کافی پیو گی؟"

"گریٹ!" کوئین تشکر آمیز انداز میں مسکرائی۔ "کافی ٹھیک ہے۔"

☆☆☆

ٹم ایک گھنٹا بعد طلوع ہوا۔ کوئین نے اس کا تعارف لڑکیوں، جیسا کہ وہ خود کو ظاہر کررہی تھیں، سے کرایا۔

"میں ذرا ٹانگیں سیدھی کرکے آتی ہوں... واپس آتی ہوں... شاید کوئی اچھی خبر مل جائے۔"

"تمہاری سہیلیاں تو بہت اچھی ہیں۔" ٹم نے تعریف کی۔

"ہاں، ٹم! میں نے تمہیں بتایا تھا نا، روتھ کے بارے میں... مارجوری اور ایولن کے بارے میں؟"

"ہاں تم نے جتنا بتایا تھا۔" ٹم کی رگ پھڑکی۔ "میں نے اس سے زیادہ پایا۔" وہ تینوں کی جانب دیکھ کر مسکرایا۔

تینوں نے خوش دلی سے مسکرا کر جواب دیا۔ وہ دونوں باہر آگئے۔

"ٹم! تم بہت... بہت... وہ... ہو۔" وہ "بدمعاش" کہتے کہتے رک گئی۔

"نہیں، تم بول دو۔ بول دو، میں کیا ہوں؟"

"کچھ نہیں۔" کوئین نے تیزی سے کہا۔

"سمجھا، مطلب ٹھرکی۔"

وہ دونوں شاہ بلوط کے درخت کے نیچے تالاب کے قریب ایک بنچ پر بیٹھ گئے۔

کوئین نے غور سے ٹم کو دیکھا۔ "تمہارے لیے اس

میں کیا ہے؟ تم مجھے جانتے نہیں۔ تمہیں کیا فرق پڑے گا اگر میرا داخلہ انگرا ہم میں نہیں ہوتا۔ تم کیوں کررہے ہو؟"

وہ ہچکچایا، جیسے مناسب الفاظ ڈھونڈ رہا ہو۔ "انگرا ہم جیسے ادارے..." اس نے آغاز کیا۔ "ایسے اداروں کا اپنا ایک نظام ہوتا ہے۔ کچھ سرپھرے جمع ہوتے ہیں اور کوئی نئی چیز شروع کرتے ہیں۔ اپنا نظام وضع کرتے ہیں یہ لوگ مخصوص نظام کے بارے میں حساس ہوتے ہیں۔" وہ ٹھہر گیا، پھر بولا۔ "جیسے انگرا ہم ہے، ان کا اپنا سسٹم ہے۔ وہی نظام، اصول وغیرہ۔ یہ لوگ صرف 50 طلبا کو داخل کریں گے... نہ کم نہ زیادہ، ان کو یقین ہے کہ پچاس انڈے ان کی باسکٹ میں آئیں گے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ ایک انڈا سبز رنگ کا ہے یا اودے رنگ کا ہے... وہ ان کی باسکٹ میں نہیں آئے گا۔ میرا مطلب ہے، میٹ کرافورڈ۔ جیسے یہ مختلف ہیں ویسے ہی میٹ چیز وگراست... اس کا اور اس کی فیملی کا معاملہ بھی مختلف ہے۔" ٹم پھر تھم گیا۔ "سمجھ رہی ہو؟"

"شاید..."

"یہ لوگ اگر تم سے، مجھ سے چھلانگ لگانے کے لیے کہیں گے تو ہم لگائیں گے بلکہ پہلے پوچھیں گے کہ کتنی لمبی؟ تاہم میٹ کہہ سکتا ہے۔ میں چھلانگ کیوں لگاؤں۔ جاؤ میں نہیں لگاتا۔"

"لیکن دنیا جس طرح چل رہی ہے، تم اس کو نہیں بدل سکتے۔ ٹم۔"

"میں یہ نہیں کہہ رہا، انگرا ہم یا ایسے کسی نظام کے لیے میں ہر موقع تلاش کرتا ہوں... وہ موقع بھی جو بظاہر موجود نہیں ہے، میں اس نظام کو توڑ کے دکھاؤں گا۔"

"نہیں، بات وہیں آجاتی ہے کہ تم میرے لیے معمول سے کیوں ہٹو گے؟ تم، تجسس کے لیے مجھے الزام نہیں دے سکتے کیونکہ تم خود کہتے ہو......TANSTAAFL وہی بات، دنیا میں مفت کھانا خوامخواہ نہیں ملتا... یاد ہے؟"

معاً ٹم نے اپنا سر اس کے بازو پر رکھ دیا۔ "اوکے، میں تمہیں پسند کرتا ہوں۔ بہت پسند کرتا ہوں۔" اس نے تیزی سے کہا۔ لگ رہا تھا کہ گھاس سے باتیں کررہا ہے۔

کوئین منجمد رہ گئی۔ اس کے رخساروں کا رنگ تیزی سے بدلا۔

"اور میں کسی کو نہیں جانتا۔" اس نے بات جاری رکھی، اس کا سر کوئین کے بازو پر کہنی سے نیچے ٹکا تھا۔ وہ

گھاس سے باتیں کررہا تھا۔ "کسی کو نہیں جانتا جو اتنی شدت سے اپنے ہدف کو حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہو۔ میرا یقین کرو، ڈاکٹر بننے کی خواہش تمہارے وجود سے پھوٹتی ہے، کسی ان دیکھی روشنی کے مانند..."

"واقعی؟ ٹم۔"

"ہاں، بالکل۔" کوئین نے اس کا سر ہٹانے کی کوشش نہیں کی۔ وہ بولتا رہا۔ "مجھے کوئی ایسا نظام دکھاؤ جہاں کے منتظمین نے کسی کی زندگی کو اس طرح خراب کیا ہو... مجھے ایسا ہی لگا جیسے کسی مشتعل بھینسے کے سامنے انہوں نے سرخ چادر لہرائی ہے۔ میں انہیں شکست دوں گا۔ میں شرط لگاتا ہوں کہ ان کے پاس اس بات کے لیے کوئی متبادل منصوبہ نہیں ہوگا کہ میٹ ان کی باسکٹ میں نہیں آئے گا تو وہ کیا کریں گے؟ 49 طلبا انہیں قبول نہیں اور 50 طلبا چاہئیں... ان کے گمان میں نہ ہوگا کہ ایک انڈا باسکٹ سے اچانک اچھل جائے گا۔ رجسٹریشن تقریباً بند ہوچکے ہیں اور کسی بھی ساعت انہیں پتا چلنے والا ہے کہ ایک انڈا غائب ہے۔"

"ٹم اٹھ جاؤ۔" کوئین نے نرمی سے اس کے بالوں کو سہلایا۔

ٹم نے سر اٹھا کے اس کی نیلی آنکھوں میں جھانکا۔ کوئین مہر بہ لب اس کو تکتی رہی... غالباً آنکھوں آنکھوں میں کچھ بات ہوئی اور دونوں کھڑے ہوگئے۔

وہ ایڈمیشن آفس کی طرف قدم بڑھا رہے تھے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی کوئین نے محسوس کیا کہ ماحول میں کچھ تبدیلی در آئی ہے... کوئی غیر معمولی تبدیلی۔

روتھ کی آنکھیں کوئین کو دیکھ کر پھیل گئیں۔

"کوئین! ابھی ابھی رجسٹریشن آفس سے اطلاع آئی ہے۔" روتھ سنسنی محسوس کررہی تھی۔ فضا میں کرنٹ سا تھا... "ایک شخص کم ہے، وہ نہیں آرہا۔ میرے لیے بالکل ناقابلِ یقین۔"

کوئین نے ٹم کی کہنی پسلیوں میں محسوس کی۔ وہ انجان بنی رہی۔ "شاید یہ میرا موقع ہے، میری قسمت ہے۔" اس نے روتھ سے کہا۔ "کیا نام ہے، اس کا؟"

"کرافورڈ، میتھیو کرافورڈ۔"

"کیا تم اسے فون کروگی؟ ہوسکتا ہے کوئی معمولی مسئلہ ہو... شاید وہ بیمار ہو یا شاید راستے میں اس کی گاڑی خراب ہوگئی ہو؟"

"وجہ کچھ بھی ہو، پہلے مجھے ڈاکٹر ایلسٹن سے بات

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

www.paksociety.com

کرنی ہوگی۔“

کوئین پیچھے ہٹ گئی اور انگلیوں میں انگلیاں پھنسا کر انتظار کرنے لگی۔ روتھ نے فون پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر کوئین کی جانب دیکھا۔ ”ہنی! شاید آج کا دن تمہارے لیے خوش قسمتی کا پیغام لے کر آنے والا ہے۔ تم بہت خوش قسمت ہو۔“

وہ فون پر بات کرنے لگی۔ ذرا دیر بعد اس نے فون رکھ دیا۔ ”وہ نہیں آرہا۔“ مارجوری اور ایولن نے بھی اظہارِ مسرت کیا۔ کوئین نے ٹم کا بازو تھام لیا۔ اس کی گرفت بازو پر سخت تھی۔ یکلخت اسے احساس ہوا کہ وہ کیا کررہی ہے۔ اس نے بازو چھوڑ دیا۔

”کوئی بات نہیں۔“ ٹم نے کہا۔ ”میں باقاعدگی سے ہاتھ دھوتا ہوں۔“

روتھ نے کاؤنٹر پر جھک کے کوئین کو اشارہ کیا۔ کوئین قریب ہوگئی۔ روتھ نے آہستہ سے کہا۔ ”وہ لڑکا ”ییل اسکول آف میڈیسن“ میں داخلہ لے رہا ہے، میری، اس کی ماں سے بات ہوئی ہے۔ اس کے مطابق انہوں نے گزشتہ ماہ ہی ہمیں خط ارسال کردیا تھا۔ اس کی ماں کو یقین نہیں آیا کہ ہمیں کوئی خط نہیں ملا۔“ وہ واپس ڈیسک کی جانب گئی۔ اس نے کوئی نمبر ملایا۔ ”ڈاکٹر ہیلسٹن، میں روتھ بات... جی، ہم نے فون کیا تھا... جی ہاں۔ وہ... بظاہر وہ ییل Yale میں ہے... جی سر، میں کرسکتی ہوں لیکن میں آپ کے علم میں لانا چاہتی ہوں کہ منتظر افراد کی فہرست میں سے ایک امیدوار یہاں موجود ہے۔ جی... جی بہت اچھا۔ اس کا نام... میں دیکھ کر بتاتی ہوں۔“ اس نے کوئین کو آنکھ ماری۔ کاغذات الٹنے پلٹنے کے بعد وہ پھر فون کی طرف متوجہ ہوئی۔ ”یہ رہا... کلیری سر، کوئین کلیری... او کے سر! ٹھیک ہے... جی میں سمجھ گئی... میں ابھی کرتی ہوں۔“ اس نے فون رکھ دیا اور کوئین کی جانب آگئی۔

”ہنی! تم نے ڈاکٹر ہیلسٹن کے اوسان خطا کردیے ہیں۔ میں نے جیسے ہی تمہارا نام بتایا تو وہ گنگ رہ گیا۔ جو اسے جانتے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ ڈاکٹر ہیلسٹن شپٹانے والا شخص نہیں ہے۔ وہ تمہاری درخواست نکال کر کمیٹی سے بات کرنے گیا ہے۔“

کوئین کے سر کا بوجھ سرکنے لگا۔ ”تو میرا چانس بنتا ہے؟“

”یقیناً۔“ روتھ نے کہا، اس کی آواز دھیمی ہوگئی۔ ”مجھے ہدایت کی گئی ہے یہ میرے تمہارے درمیان ہے کہ اس دوران میں، منتظر افراد کی فہرست میں موجود دوسرے امیدواروں کو فون کروں ....“ اس کی دھیمی آواز سرگوشی میں ڈھل گئی۔ ”میں جانتی ہوں کہ وہ دوسرے اسکولوں اور کالجوں میں چلے گئے ہوں گے... اگر کوئی بچا بھی ہوگا تو وہ گھر پر نہیں ہے... تم میرا مطلب سمجھ رہی ہونا؟“

کوئین تشکر آمیز انداز میں مسکرا دی۔

☆☆☆

”مجھے کچھ جلنے کی بو آرہی ہے۔“

ڈاکٹر کلیرین ایمرسن حیران رہ گیا۔ اسے ہیلسٹن کا ناخوشگوار لہجہ، اس کی سمجھ میں نہیں آیا۔

”میں، جانوروں پر تجربات کرتا ہوں۔“ کلیرین بولا۔ ”بو مجھے آنی چاہیے اور مجھے ایسا کچھ محسوس نہیں ہورہا۔“

”اچھا، ہیلسٹن نے ناک سکیڑی۔ ”یہ ایک سنجیدہ معاملہ ہے۔“

کلیرین نے اطراف میں نظر دوڑائی۔ ایڈمیشن کی داخلہ کمیٹی کے چھ ارکان، لکڑی کی چمکتی ہوئی شان دار گول میز کے گرد بیٹھے تھے۔ یہ کانفرنس روم تھا۔ سینیٹر وہیٹنی کے پاس ویٹو پاور تھی۔ پہلے سال کے منتخب شدہ طالب علموں کے لیے اس کو تقریر کرنی تھی۔ بذریعہ ہوائی سفر اس کی آمد بھی متوقع تھی۔

”میں اس معاملے کو سرسری نہیں لے رہا ہوں۔“ کلیرین نے کہا۔ ”تاہم مجھے کسی قسم کی سازش کا احساس نہیں ہورہا ہے۔“ ہیلسٹن نے پنسل سے میز کی سطح بجائی۔ ”دونوں طلبا کا تعلق کنکٹی کٹ سے ہے... اور یہ چیز میرے حلق سے نہیں اتر رہی کہ یہ محض ایک اتفاق ہے۔“

کلیرین بھی سمجھتا تھا تاہم وہ ظاہر نہیں کررہا تھا۔ جب سے اس کے علم میں یہ بات آئی تھی کہ ایڈمیشن کے دروازے پر کوئی اور نہیں بلکہ کوئین کلیری ہے۔ تب سے وہ ہیجانی کیفیت میں مبتلا تھا۔ اسے وہ لڑکی بخوبی یاد تھی جس کا اس نے انٹرویو لیا تھا اور بہت زیادہ نمبروں سے لڑکی کو پاس کیا تھا۔ کلیرین کو افسردگی کا احساس ہوا تھا جب اس نے کوئین کا نام ’ویٹنگ لسٹ‘ میں دیکھا تھا۔

”وہ مختلف اداروں میں جارہے ہیں، یہ کوئی کھلا ثبوت نہیں ہے۔“ کلیرین نے کہا۔

باقی اراکین غیر متعلق سے نظر آرہے تھے۔ ہیلسٹن کے سوا کوئی بھی کوئین سے نہیں ملا تھا۔

”میری بات پر توجہ دیں۔“ ہیلسٹن کھڑا ہوگیا۔ وہ دھیرے دھیرے میز کے گرد ٹہل رہا تھا۔ ”گزشتہ سال دسمبر میں ہم نے جتنے طلبا کو پرکھا اور منتخب کیا پھر دو فہرستیں مرتب کی گئیں ایک منظور شدہ، دوسری ویٹنگ لسٹ۔ کل 100 طلبا... 50 منتخب اور 50 منتظر۔ باقی سب باہر۔ دوسری فہرست کے 50 طلبا میں سے صرف مس کوئین۔ رجسٹریشن والے روز آئی ہیں... اس امید میں کہ شاید داخلہ مل جائے۔ منتظر افراد میں یہ واحد کوشش یا پیش قدمی ہے... جو اس کے عزم اور شدید خواہش کو ظاہر کرتی ہے۔ نیز جو منتخب امیدوار نہیں آیا، وہ ییل اسکول آف میڈیسن جاچکا ہے۔“

ہیلسٹن واپس اپنی نشست پر بیٹھ گیا۔

”لیکن ....“ کلیرین نے بولنا چاہا۔

تاہم ہیلسٹن نے قطع کلامی کی۔ ”دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ امیدوار ایک لڑکی ہے۔“ ہیلسٹن نے دباؤ بڑھایا۔ وہ دیگر اراکین کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب رہا تھا۔ ان کی آنکھوں میں تجسس نظر آرہا تھا۔ ”ایڈمیشن کو تنقید کا سامنا ہے کہ وہ لڑکیوں کو زیادہ تر باہر کردیتے ہیں۔ اب ہمارے پاس موقع ہے کہ ہم مس کوئین کو قبول کرلیں۔ جو پہلے ہی بہت زیادہ صلاحیتوں کی مالک ہے اور وہ ثابت بھی کرچکی ہے۔“

”لیکن کلینڈرمین ایکویشن کے سوالات۔“ ایلسٹن کی آواز کمزور پڑ گئی تھی۔ ”اس نے ایک سوال چھوڑا ہے۔“

”یقیناً اس نے تین میں سے دو کے جوابات دیے ہیں تاہم دونوں جوابات صحیح ہیں۔ اگر وہ تیسرے کا جواب بھی دے دیتی تو ’پہلی فرسٹ‘ میں ہمارا پہلا انتخاب ہوتی۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟“ کلیرین نے سوال کیا۔

”ٹھیک ہے۔“ ہیلسٹن نے تردد کیا۔ ”لیکن ....“

”لیکن، ویکن... کچھ نہیں۔“ کلیرین نے سب کی جانب دیکھا۔

”ہم اسے منظور کرتے ہیں... کیا ہم یہ ظاہر کرسکتے ہیں کہ عزم، جوش، پیش قدمی، صلاحیت اور ناقابلِ شکست جیسی اشیا کی ایڈمیشن میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ ایسے طلبا جب ڈاکٹر بنتے ہیں تو اپنے مریض کو بچانے کے لیے آخری حد تک جاتے ہیں یا نہیں؟“

ایک کمیٹی ممبر نے کہا۔ ”میرا ووٹ اس کے حق میں ہے۔“ پھر یکے بعد دیگرے سب نے منظوری دے دی۔

”یہ معاملہ اب ختم ہے۔“ کلیرین نے کہا۔

آرتھر ہیلسٹن نے کھنکھار کے گلا صاف کیا۔ ”جی ہاں اب سینیٹر کی آمد کا وقت قریب ہے۔ میں ان کو کوئین کا ریکارڈ اور آپ لوگوں کی آرا ان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔“

”گڈ، صرف ایک چھوٹی سی رکاوٹ رہ گئی ہے۔“ کلیرین نے سوچا۔

☆☆☆

انتظار کی گھڑیاں ختم ہونے میں نہیں آرہی تھیں۔ گھنٹا پر گھنٹا گزر رہا تھا۔ حتیٰ کہ ایڈمیشن آفس کی تینوں ”لڑکیوں“ کے جانے کا وقت آن پہنچا لیکن وہ تینوں رک گئی تھیں اور کوئین کی حوصلہ افزائی میں مشغول تھیں۔

سنسان مرکزی کوریڈور میں کوئی شخص دکھائی دیا۔ جو ایڈمنسٹریشن بلڈنگ کی جانب سے آرہا تھا۔ کوئین کو سانس لینا مشکل ہوگیا، دروازہ کھلا۔ ایک سفید سر والے شخص نے اندر جھانکا۔

”مس کلیری؟“

”جی؟“ کوئین کھڑی ہوگئی۔ وہ بدن کی لرزش کو چھپانے کی ناکام کوشش کررہی تھی۔

وہ شخص مسکرایا۔ ”کیا تمہیں یاد ہے؟“

”جی جناب... ڈاکٹر کلیرین، آپ نے میرا انٹرویو کیا تھا۔“

”درست، اور تمہیں بہت بلند نمبروں کے ساتھ پاس کیا تھا۔“

”شکریہ، جناب۔“

”کمیٹی نے تمہارے حق میں فیصلہ دیا ہے۔“ ڈاکٹر نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ ”ایڈمیشن میں تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔“

”یس۔“ روتھ کی چیخ نکل گئی۔ تینوں اظہارِ مسرت میں بے قابو ہورہی تھیں اور کوئین بے جان گھٹنوں کے ساتھ ڈاکٹر سے ہاتھ ملانے کے لیے بڑھ رہی تھی۔

”لگتا ہے سب لوگ یہاں جشن منانے کے لیے جمع ہیں۔“ ڈاکٹر نے کہا۔ ”لوگ بہت جلد گرم جوش ہوجاتے ہیں تمہارے لیے۔ یہ کسی ڈاکٹر کے لیے تمغے کی طرح ہے۔ اس کو کھونا مت۔“ کلیرین کی آنکھوں میں چمک تھی۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

کوئین سکتے کے عالم میں کھڑی رہ گئی۔ اس نے اپنے خواب کی تعبیر پالی تھی۔

”میں آگئی ہوں۔ میں ڈاکٹر بنوں گی۔“ کوئین نے ٹم کو دیکھا اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے... ادھر ٹم انگوٹھا اونچا کرکے مسکرا رہا تھا۔

”میٹ اور ٹم۔ کتنے اچھے دوست ملے ہیں اسے۔“

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

کوئین نے سوچا۔ ان دونوں نے اس کی زندگی بچائی ہے۔ وہ کیسے یہ بھاری قرض اتارے گی۔ نہیں... وہ یہ قرض نہیں اتار سکتی۔

اس نے ایڈمیشن آفس کی کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔ پھر اس نے اچانک ٹم کی پیشانی کو چوم لیا۔ ''شکریہ۔'' وہ بمشکل بول پائی۔

''کوئی... کوئی بات نہیں۔'' ٹم شرمندہ شرمندہ سا لگا۔ وہ بھونچکا رہ گیا تھا۔

☆☆☆

لوئیس ویرن، یہ خانے میں موجود تھا۔ ہر چیز ٹھیک کام کر رہی تھی۔ اس نے مطمئن ہو کر تازہ سگار نکالا اور اسی وقت ڈاکٹر ہلسٹن، سینیٹر وسٹی کے ہمراہ وہاں پہنچا۔ ویرن نے بعجلت سگار چھپایا۔

''ایک تبدیلی آئی ہے۔'' ڈاکٹر نے کہا۔ ''ہمارے ٹارگٹ کے مطابق 50 طالب علم پورے ہیں۔ کمرا نمبر 252 بھی پر ہو گیا ہے۔ یہ ایک طالبہ ہے جس کا نام کوئین کلیری ہے۔''

ویرن نے سر ہلایا۔ ''کوئی مسئلہ نہیں، ہر چیز تیار ہے۔''

''گڈ۔'' سینیٹر وسٹی نے کنپٹی کے سفید بالوں کو سہلایا۔ ''میں چاہتا ہوں کہ تم اس لڑکی پر کچھ عرصہ گہری نظر رکھو۔ اس کا داخلہ ذرا معمول سے ہٹ کر ہے... ہمیں کچھ روز احتیاط کرنی ہوگی۔''

''سمجھ گیا۔''

وہ دونوں رخصت ہو گئے۔ ویرن نے کمپیوٹر پر کوئین کو ٹریک کیا، وہ ایڈمنسٹریشن میں بے فون پر تھی۔ ویرن کمپلیکس کا ہر فون ٹیپ کر سکتا تھا۔ اس نے جلد ہی کوئین کی فون کالز کا ریکارڈ نکال لیا۔ اس کے علم میں یہ بات آگئی کہ ایک کال میٹ کرافورڈ کو کی گئی ہے۔ اس نے مزید جانچ پڑتال کی اور بہ آسانی یہ معلوم کر لیا کہ میٹ ہی وہ امیدوار تھا جو رجسٹریشن والے دن نہیں آیا تھا۔

کیا اسے یہ بات ڈاکٹر ہلسٹن کے علم میں لانی چاہیے؟ اس نے مذکورہ کال میں کوئی خطرے والی بات محسوس نہیں کی۔ ''مجھے امید ہے کہ تم اچھے بچوں کی طرح چار سال گزار لو گی۔'' ویرن خود سے ہمکلام تھا۔ اس نے ہیڈ فون ہٹا دیا ورنہ....؟

☆☆☆

کوئین کی شمولیت کے بعد اناٹومی میں طالبات کی تعداد 17 ہو گئی۔ سترہ لڑکیوں کو جو کمرے دیے گئے وہ پہلی منزل پر جنوب کی سمت کونے میں باہم منسلک تھے۔ یہ حصہ ''ووٗمین کنٹری'' کے نام سے معروف تھا۔ ہر کمرے میں دو لڑکیاں تھیں جبکہ کمرا نمبر 252 میں کوئین اکیلی تھی۔

پہلے دن کوئین نے متعدد لیکچرز اٹینڈ کیے۔ تاہم اناٹومی لیب میں جاتے ہوئے اسے ہچکچاہٹ محسوس ہوئی۔ یہ ایک مختلف معاملہ تھا۔ زندوں کے بجائے اسے مردوں کا سامنا کرنا تھا۔ ٹم نے اس کی حوصلہ افزائی کی۔ اس نے ٹم کا بازو پکڑ کر گہری سانس لی اور ڈبل ڈور کو دھکا دیا۔ لیب میں عجیب سی بو تھی، ٹھنڈک بھی زیادہ تھی۔

''میں نے فہرست دیکھی تھی، ہماری ٹیبل نمبر 4 ہے۔'' ٹم نے کہا۔

''ہماری ٹیبل؟''

''میرا قصور نہیں ہے۔ ''براؤن'' کا ''بی''، کلیری کے ''سی'' سے پہلے آتا ہے۔ ایسا ہی کوئی طریقہ انہوں نے وضع کیا ہے۔'' وہ بولا۔ ''چلو اب ''مسٹر کیڈور'' سے ملتے ہیں۔''

وہاں مردوں کی تعداد 25 تھی۔ ان کی میز بائیں جانب کونے میں تھی۔ دونوں وہاں آگئے۔ لیب اسٹور سے ضروری لوازمات، بمع ڈائی سیکشن کٹ کے انہیں مل گئے تھے۔ نمبر 4 پر چادر کے نیچے کون تھا۔ دونوں نے کچھ توقف کیا اور اردگرد دوسرے طلبا کو دیکھا۔ پھر ٹم نے چادر کا کونا اٹھایا۔

''او... اوہ یس... سوری مسز کیڈور۔'' اس نے چادر چھوڑ دی۔

''ٹم!'' کوئین نے اس کی پسلیوں میں کہنی مار کر تنبیہ کی۔ ٹم نے پھر چادر ہٹائی۔ یہ کسی خاتون کی نعش تھی۔ ''وہ، میں واقعی خوف زدہ ہو گیا تھا۔'' اس نے چشمہ پیشانی پر چڑھایا۔

سر کے اوپر اسپیکر سے آنے والی آواز نے کوئین کو چونکا دیا۔ متعدد جگہوں پر چھت میں اسپیکرز نصب تھے۔ ایک جانب چبوترے پر ڈاکٹر ٹائی لس کوگان، مائیکروفون تھامے کھڑا تھا۔

''خواتین و حضرات! ہم پہلا ڈائی سیکشن کرنے والے ہیں۔'' ڈاکٹر نے بولنا شروع کیا۔ ''لیکن اس سے قبل ہر ایک دھیان سے میری بات سنے۔ اگلے نو ماہ تک آپ لوگ لاشوں کی تراش خراش کریں گے۔ اپنی اپنی میز کا خیال رکھیں۔ مت بھولیں کہ آپ انسانی لاشوں کی کانٹ

چھانٹ کر رہے ہیں۔ یہ ایک نادر موقع ہے آپ کے لیے۔ تمام لاشیں گمنام ہیں۔ تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کی کوئی شناخت نہیں ہے۔ یہ بھی ہماری طرح زندہ تھے، ان کی بھی فیملی اور دوست تھے۔ یہ سب احترام کے مستحق ہیں۔ اب آپ لوگ آغاز کیجیے۔''

''تیار ہو، پارٹنر؟'' ٹم نے بھویں اچکائیں۔

''یقیناً۔'' کوئین نے دل مضبوط کیا اور سوچا... ابھی یا کبھی نہیں۔ دونوں نے چادر کے چاروں کونے پکڑ کر چادر میز کے نیچے مخصوص جگہ پر رکھ دی۔ یہ ایک عمر رسیدہ اور لاغر خاتون کی لاش تھی جو میز پر منہ کے بل رکھی تھی۔ کوئین نے چاہا کہ اسے دوبارہ چادر کے نیچے چھپا دے۔ تاہم وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔ اس نے دل کڑا کیا۔ نعش کی بائیں ٹانگ کے انگوٹھے سے ایک ٹیگ منسلک تھا۔ کوئین نے ٹیگ پلٹ کر پڑھا۔ اس پر متوفیہ کا نام ڈورتھی ہیورڈ اور تدفین کے ادارے کا نام فریڈرک سن درج تھا جو نوسن نامی قصبے میں واقع تھی۔

ڈورتھی ہیورڈ، نعش کو گمنام ہونا چاہیے۔ کوئین نے ڈائی سیکشن کٹ نکالی۔ قینچی سے ٹیگ کی ڈوری کاٹ کر ٹیگ، لیب کوٹ کی جیب میں منتقل کیا۔

''کیا کر رہی ہو؟'' ٹم نے سوال کیا۔ اس کو جواب نہیں ملا کیونکہ ڈاکٹر کیرسن وہاں آگیا تھا۔

''گڈ آفٹر نون۔'' ڈاکٹر کی آواز آئی۔ کوئین پلٹی اس نے ڈاکٹر کو پہچان لیا۔ ''خوشی ہوئی آپ کو یہاں دیکھ کر۔'' وہ بولی۔ کوئین کی آنکھوں میں پسندیدگی کا رنگ تھا، وہ ڈاکٹر کی ممنون تھی۔ انگراہم میں داخلے کے لیے ڈاکٹر نے کوئین کے لیے بہر حال ایک کردار ادا کیا تھا۔ اہم کردار۔

''کیسا لگ رہا ہے؟'' ڈاکٹر نے استفسار کیا۔

''کچھ کہہ نہیں سکتی۔'' کوئین بوکھلا گئی۔ ''یہ پیٹ کے بل کیوں رکھی گئی ہے؟'' کوئین نے گھبراہٹ چھپانے کے لیے سوال کیا۔

''کیونکہ آپ کو گردن کے عقبی مرکزی اعصاب کو دیکھنا ہے۔'' ڈاکٹر نے ٹم کی جانب دیکھا۔ ''ڈاکٹر کوگان، ابھی بتائیں گے۔''

''اوکے۔'' کوئین نے کہا اور چادر نکال کر واپس نعش کی کمر تک پھیلا دی۔

☆☆☆

ٹم نے اسٹوڈنٹ پارکنگ میں گاڑی لگائی اور اپنا سر اسٹیئرنگ پر رکھ دیا۔ وہ بالٹی مور سے 40 منٹ میں کالج پہنچا

آب طلب
لمبے سفر اور جلتی دھوپ میں ناامیدی پیروں کی زنجیر ہو تو انسان پانی کی چند بوندوں کے لیے ماہی کے مانند تڑپتا ہے۔ آخری صفحات پر **ڈاکٹر ساجد امجد** کا دلربا انداز

حساب دوستاں
حساب دوستوں کا ہو یا دشمنوں کا۔ کھری میزان کبھی غلط کا ساتھ نہیں دیتی **الیاس سیتا پوری** کے قلم سے ابتدائی صفحات کی سوغات

ستاروں پر کمند
محبتوں کے سفیر رقابتوں کی زنجیروں میں الجھے جب پیار کے خوابوں کی تعبیر ... تو بے کلی ہر قدم پہ اذیت بڑھا دیتی ہے ... **طاہر جاوید مغل** کا نیا سلسلے وار شاہکار

ماروی
زخمی دل اور مسکراتے ہونٹوں کا سنگم عجیب متضاد کیفیت کا شکار کرتا ہے۔ وہ بھی اس دور سے گزر رہی تھی **محی الدین نواب** کا دلچسپ سلسلہ

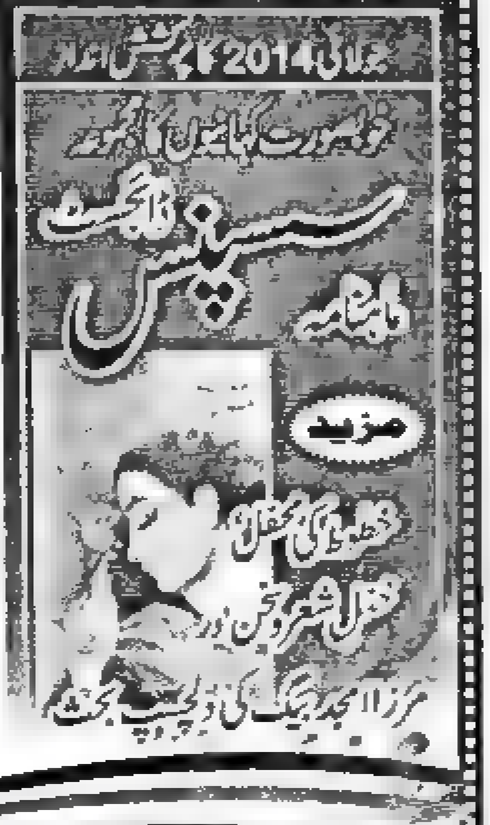

ڈاکٹر شیر شاہ سید، منظر امام، کاشف زبیر، تنویر ریاض
مہر کے علاوہ سلیم انور کی خوبصورت کہانیاں آپ کی منتظر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تھا۔ پھر وہ سیدھا ہوا، گھڑی دیکھی، دو منٹ رہ گئے تھے۔ ڈاکٹر ہلسٹن کا لیکچر شروع ہونے میں۔ ”انکل پُراسرار“ وہ گاڑی سے کودا، سیکیورٹی کیمروں پر اچٹتی نگاہ ڈالی اور پھرتی سے کلاس کی جانب رواں ہو گیا۔

دن ہفتوں میں بدل گئے تھے۔ اس نے خود کو کلاس اور لیب شیڈول سے ہم آہنگ کر لیا تھا۔ ایک چیز پریشان کن تھی کہ وہ بوریت محسوس کرنے لگا تھا جس کا حل اس نے یہی تلاش کیا کہ کیمپس سے نکلا جائے۔ کوئین کی آواز نے اس کی تیز قدمی کو تھام لیا۔

”عجیب لگ رہے ہو۔ تم کہاں غائب تھے؟“

”بالٹی مور۔“

”خیریت؟“

”تاش کھیلتا رہا۔“

”چلتے رہو، ہمیں دیر ہو گئی ہے۔“ کوئین نے کہا۔

تم نے ڈاکٹر ہلسٹن کا لیکچر کبھی نہیں چھوڑا تھا۔ اسے دلچسپ لگا تھا... مزہ آتا تھا۔ سوائے اس کے کہ ڈاکٹر کی شخصیت اسے وقتاً فوقتاً پُراسرار اور متنازع محسوس ہوتی۔ ڈاکٹر کا موضوع بھی عجیب تھا۔ ”طبی اخلاقیات۔“ چند ہفتوں قبل ڈاکٹر کا پہلا لیکچر اس کے تصور میں ابھرا۔

”یہ کورس میڈیکل اسکولز میں نہیں پڑھایا جاتا۔“ ڈاکٹر نے کہا پھر اس نے ڈائس سے اتر کر ایک طالب علم کی طرف اشارہ کیا۔ ”مسٹر کوفل، ذرا سوچو کہ تم ایک گردہ عطیہ کرنا چاہتے ہو اور تمہارے سامنے چار امیدوار ہیں۔ پہلی تو سالہ بچی، 35 سالہ لوہار جس کے ذمے ایک فیملی بھی ہے، تیسرا امیدوار 47 سالہ ایک بے خانماں عورت اور چوتھا امیدوار 62 سالہ دولت مند چیف ایگزیکٹو ہے۔ تم کس کو گردہ عطیہ کرو گے؟“

کوفل نے بمشکل جواب دیا۔ ”بچی کو۔“ پھر خود وضاحت کی۔ ”کیونکہ اس کے پاس پیسا نہیں ہے۔“

”پیسے کا مسئلہ نہیں ہے۔“ ڈاکٹر نے دوسرے طالب علم کی جانب رخ کیا۔ ”مسٹر گریلی؟“

تم متاثر ہوا کہ پہلے ہی لیکچر میں ڈاکٹر کو ہر طالب علم کا نام یاد تھا... گریلی نے بھی جواب میں ”بچی“ کہا تو ڈاکٹر چونک گیا۔

”واقعی؟ مگر کیوں؟“

”کیونکہ بچی کے سامنے ابھی ساری زندگی پڑی ہے۔“

”زندگی پڑی ہے مگر تم نہیں جانتے کہ وہ زندگی کیسے گزارے گی؟“ ڈاکٹر نے رد کر دیا۔ ”مس کلیری؟“ وہ کوئین کی جانب آیا۔

”لوہار۔“ کوئین نے جواب دیا۔ ”وہ اپنی فیملی کا سہارا ہے نیز اس کے سامنے خاصے پیداواری سال موجود ہیں۔“

”چیف ایگزیکٹو کے بارے میں کیا کہو گی؟ وہ بھی خاصا پروڈکٹو ہے؟“

کوئین ذرا ٹھہر کر بولی۔ ”سی او شاید 15-10 برس اور گزارے لیکن لوہار شاید 40 سال مزید کام کرے۔“

”شاید، لیکن، اگر مگر... کچھ نہیں۔ سی او کے پیچھے ہزاروں کارکن کام کرتے ہیں۔ اس کے بغیر کارپوریشن بیٹھ سکتی ہے۔“

”کیا ڈاکٹرز خدا کی جگہ لے سکتے ہیں؟“ یہ ٹم کی آواز تھی۔

”خوب، مسٹر براؤن۔“ ہلسٹن ٹم کی طرف متوجہ ہوا۔ ”ہم خدا کا کردار ادا نہیں کر رہے نہ کر سکتے ہیں... لامحدود امکانات تک انسان کی رسائی ممکن نہیں۔ معاملہ یوں نہیں ہے... تاہم ہم ممکنہ حد تک ایک آئیڈیل پوزیشن تک پہنچنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اعضا عطیہ کرنے والے ایک محدود تعداد میں ہیں۔ جو بمشکل ضرورت مندوں کے دسویں حصے کے برابر ہے۔ باقی نوحصے کیا کریں گے؟“ ڈاکٹر نے کلاس کا جائزہ لیا پھر بولا۔ ”آئیڈیل صورتِ حال میں اتنے ”ڈونرز“ ہونے چاہئیں جو تمام ضرورت مندوں کا مسئلہ حل کر سکیں۔ تاہم عملی طور پر ایسا ممکن نہیں۔ اور نہ کبھی ممکن ہو گا۔ بلکہ وقت کے ساتھ یہ خلا بڑھتا جائے گا جتنا آج 100 مریضوں کو جگر کی پیوندکاری کی ضرورت ہے اور عطیہ کرنے والے صرف 15 کی ضرورت پوری کر سکتے ہیں... پھر کیا کرنا چاہیے؟“

کلاس میں بھنبھناہٹ ہونے لگی۔

”کیا ہمیں راشن بندی کرنی پڑے گی؟“ ٹم نے کہا۔

”کچھ ایسی ہی صورتِ حال ہو گی۔ ہمیں مریضوں کو منتخب کرنا پڑے گا۔ ذرا سوچو اس وقت 30 ملین افراد 65 سال سے زائد عمر کے ہیں جن کو جدید طبی سہولیات کی ضرورت ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 2030 تک نوزائیدہ بچوں کی تعداد 65 ملین ہو گی۔ یہ ”بے بی بوم“ ایسا ہی ہو گا جیسے دوسری جنگِ عظیم کے بعد ہوا تھا۔ یہ تعداد 65 ملین سے تجاوز بھی کر سکتی ہے۔ ان تمام کے لیے طبی سہولیات کہاں سے آئیں گی۔ کون پوری کرے گا۔ قومی قرضے پہلے ہی 5 ٹریلین ڈالر سے تجاوز کر چکے ہیں۔“

”لب لباب یہ ہے کہ معاشرتی قدر کی اہمیت ہے۔ ہمیں راشن بندی کرنی پڑے گی اور بہتر امیدوار ہی جدید طبی سہولیات سے مستفید ہو سکے گا۔“

”کوئی بھی مکمل طور پر ناکارہ نہیں ہے۔“ ایک نسوانی آواز بلند ہوئی۔ ٹم نے پہچان لیا کہ یہ کوئین تھی۔

”مس کوئین تم ٹھیک کہتی ہو لیکن ہم جس منظرنامے کی تصویر کشی کر رہے ہیں اور جو کچھ مستقبل میں ہوتا نظر آ رہا ہے... تم ڈاکٹر بننے کے بعد خود کو امکانات کا جائزہ لینے پر مجبور پاؤ گی... یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ فیملی پلاننگ۔ آخر ہم کیوں بہت ساری زندگیوں کو دنیا میں آنے سے روک دیتے ہیں؟“

☆☆☆

اس تعارفی لیکچر کے بعد ٹم نے کبھی ہلسٹن کا لیکچر مس نہیں کیا۔ بعدازاں طلبا کے مابین پُرجوش تبادلۂ خیال ہوا لیکن ہر مرتبہ بحث و مباحثہ کا اختتام ڈاکٹر ہلسٹن کی لائن کے مطابق ہوتا۔ صرف کوئین تھی جو اختلافی نظریات رکھتے ہوئے بحث میں شرکت کرتی۔ ٹم کو اس بات پر حیرت تھی اور اس سے زیادہ تشویش اس بات پر تھی کہ وقتاً فوقتاً اس کا ذہن بھی اختلافی سوالات اٹھاتا لیکن ہلسٹن بہ آسانی اس کو اپنی ڈگر پر لے آتا۔ حالانکہ وہ اتنی آسانی سے قائل ہونے والا نہیں تھا۔ تاہم کوئی ان دیکھی طاقت اسے ہلسٹن کا ہم خیال بنا دیتی۔

وہ یہ بھی جانتا تھا کہ کوئین ہی وہ طالب علم تھی جو کلیڈرمین ایکویشن سے متعلق تینوں سوالات کے جوابات سے آگاہ نہیں تھی اور وہی ہلسٹن کی ہم خیال نہیں تھی۔ ٹم نے یہ بات بھلائی نہیں تھی کہ وہ خود بھی ان سوالات کا جواب نہیں جانتا تھا لیکن جوابات اچانک ہی اس کے سطحِ شعور پر بلبلوں کی طرح نمودار ہو گئے تھے۔ ٹم کو کوئین کا تبصرہ یاد آتا کہ وہ امتحان کی رات کیمپس میں کیسی مدہوشی کے عالم میں سوئے تھے، اس وقت ٹم نے اس امر کو اہمیت نہیں دی تھی نہ ہی کوئین نے کوئی اظہارِ تشویش کیا تھا۔

ٹم کڑی سے کڑی ملانے کی کوشش کرتا... تنہائی میں تجزیہ کرتا۔ جو نتائج اس نے اخذ کیے تھے، ان کے مطابق منتخب امیدواروں میں سے کسی کو بھی کلیڈرمین ایکویشن کے بارے میں کچھ پتا نہیں تھا پھر بھی سب نے (سوائے کوئین کے) تینوں جوابات ٹھیک دیے تھے۔ آخر کیونکر؟

دوم۔ منتخب طلبا کے انتخاب کا ان جوابات سے گہرا تعلق تھا۔ ٹم کو یقین تھا کہ جو طلبا منتخب نہیں ہوئے، وہ صرف ان تین سوالات کے جواب نہ دینے کی بنا پر مسترد کیے گئے ہیں۔

سوم۔ ٹیسٹ سے ایک رات قبل تمام امیدواروں کے کھانے میں کوئی خواب آور دوا ملائی گئی تھی اور گہری نیند کے دوران کلیڈرمین ریکویشن کے جوابات ان کے اذہان میں جذب کیے گئے لیکن کس طرح؟ ہپناٹزم کی کوئی خفیہ قسم یا کچھ اور؟ کیوں تمام اذہان نے یکساں طور پر ان جوابات کو قبول نہیں کیا؟

چہارم۔ وہ کیوں بعض اوقات ڈاکٹر ہلسٹن سے اختلاف کرتے کرتے دوسروں کی طرح ڈاکٹر کا ہم خیال ہو جاتا ہے۔ کیا ان سب کی برین واشنگ کی گئی ہے؟ لیکن کب اور کیسے؟ اس کا مقصد کیا ہے؟ کیا یہاں ”مخصوص“ قسم کے ڈاکٹر تیار کیے جاتے ہیں؟

پنجم۔ سب کچھ مفت کیوں ہے؟ اور کلیڈرمین فاؤنڈیشن کی فنڈنگ کا کیا مقصد ہے؟ سیلیٹر کا کلیڈرمین سے کیا تعلق ہے؟ یہاں اتنی سیکیورٹی کیوں ہے؟

وہ جتنا سوچتا، اتنا ہی الجھتا جاتا۔ کوئی پُراسرار گتھی تھی جس کی گرہ کھولنے میں وہ اب تک ناکام تھا۔

تاہم اس بات پر اس کا یقین پختہ ہو چلا تھا کہ کہیں نہ کہیں کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے۔

☆☆☆

”نائٹ میوزک کا وقت ہو گیا ہے۔“ ہلسٹن نے کہا۔ وہ ویرن کے شانوں پر جھکا ہوا کمپیوٹرز اور دیگر آلات کا جائزہ لے رہا تھا۔ ویرن نے بمشکل اپنی ناگواری کو پوشیدہ رکھا۔

”یو آر دی باس۔“ ویرن نے کہا۔ تاہم اس نے دل سے نہیں کہا تھا۔

”اوہ، روم نمبر 107 میں کیا ہو رہا ہے؟“ ہلسٹن نے اشارہ کیا۔

ویرن نے جائزہ لیا اور دیکھا کہ نمبر 107 میں میٹرس B کے سینسرز کی بتی سرخ تھی اور اشارہ کر رہی تھی کہ بستر پر وزن معمول سے زیادہ ہے۔ ویرن نے آڈیو اسپیکرز آن کیے اور مخصوص بے معنی اور جذباتی آوازیں سن کر دوبارہ بند کر دیے۔ کسی نے تبصرہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ہلسٹن کا چہرہ بے تاثر تھا۔

ویرن نے سگار کا گہرا کش لیا۔ ڈاکٹر ہلسٹن پیچھے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہٹ گیا۔ ”تم نہیں مانو گے، ویرن؟“

”اگر تمہیں دھواں برداشت نہیں ہے تو مشینوں سے دور رہا کرو۔“ ویرن بڑبڑایا اور ہیلسٹن کی جانب نگاہ اٹھائی۔ معاً اس نے ریڑھ کی ہڈی میں ایک سرد لہر محسوس کی۔ ڈاکٹر ہیلسٹن کی آنکھوں اور چہرے کے تاثرات میں خوفناک غضب ابھرا ہوا تھا۔ آنکھیں بھی شعلہ فشاں تھیں مگر یہ رنگ فوراً ہی غائب ہو گیا۔ بے تاثر تاریکی کے عقب میں روپوش ہو گیا۔ تاہم ویرن متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

ویرن نے اپنے ساتھیوں کرٹ اور ایلیٹ کی طرف دیکھا۔ دونوں خاموش تھے۔ اس کے دونوں اسسٹنٹ ظاہر کر رہے تھے کہ انہوں نے کچھ دیکھا ہے نہ سنا ہے۔ وہ دونوں سی آئی اے کے سابق ملازم تھے۔

ہیلسٹن کے ساتھ ویرن مشکل محسوس کرتا تھا۔ آج پہلی بار اس نے ڈاکٹر کے اندر چھپے درندے کی جھلک دیکھ لی تھی۔ یہ جھلک چند لمحوں کی تھی جیسے بادلوں میں بجلی کڑک کر غائب ہو جاتی ہے۔ ویرن کو اطمینان ہوا کہ اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ وہ اور ڈاکٹر دونوں فاؤنڈیشن کو جواب دہ تھے۔ اور فاؤنڈیشن مسٹر کلیڈرمین کو۔

”ویرن!“ ڈاکٹر نے معمول کی آواز میں کہا۔ ”میں یہاں غیر ضروری طور پر نہیں آتا۔“

ویرن نے سگار ایش ٹرے میں مسل کر امن کا اشارہ دیا۔ ”مجھے آپ سے کوئی اختلاف نہیں ہے، ڈاکٹر... نازک آلات سے کھیلتے وقت ہم نروس محسوس کرتے ہیں۔ یہ بس ایک طریقہ ہے میرا کام کے دوران میں۔“

ڈاکٹر نے اس کی وضاحت قبول کر لی۔ ”میرے خیال میں ابھی تک سب ٹھیک ہے؟“

”ہر ایک سینسنگ یونٹ بہت اچھا کام کر رہا ہے۔“

”کیا تمام طلبا کا رویہ درست سمت میں ہے؟“

”سب کا بالکل... سوائے اس لڑکے براؤن کے....“

”ٹموتھی براؤن، نیو ہیمپشائر... کیا کر رہا ہے وہ؟“

”رات کا راہی ہے۔“ ویرن نے جواب دیا۔ ”اکثر کیمپس سے غائب ہو جاتا ہے۔“

”کیا واقعی؟“ ہیلسٹن کی تیوریوں پر بل پڑ گئے۔ ”یہ ٹھیک نہیں ہے، ویک اینڈ کی راتوں میں بھی؟“

”ایک منٹ، میں بتاتا ہوں۔“ ویرن، کمپیوٹر کی جانب متوجہ ہوا۔ اس نے براؤن کے کمرے کا نمبر دبایا اور ڈیٹا اسکرول ہونے لگا۔ ”ایک منگل اور ایک ہفتے کی رات۔“

”ہم... ہم... مجھے پسند نہیں ہے۔“ ڈاکٹر نے کہا۔ ”امید کرنی چاہیے کہ وہ اس کو عادت نہیں بنائے گا۔“

”تاہم ویک اینڈ کی مجھے پروا نہیں ہے لیکن مسٹر براؤن پر نظر رکھو۔ دو سال قبل جو فساد ہوا تھا ایسا کوئی دوسرا ہم افورڈ نہیں کر سکتے۔“

ویرن بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ دو سال قبل ایک طالب علم غائب ہو گیا تھا... ”ہم نظر رکھیں گے۔“ اس نے یقین دلایا۔ ”یو آر دی باس۔“

”گڈ۔“ ڈاکٹر مسکرایا۔ ”میوزک شروع کر دو۔“

☆☆☆

انگراہم کی لیب میں ڈوروتھی کی لاش کی چیر پھاڑ کرتے ہوئے کوئین کا مزید تجسس میں پڑنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن دماغ کے کسی خانے میں عجیب سی اکساہٹ ہوئی اور وہ چھٹی والے دن لوہن نامی قریبی قصبے کی لائبریری میں جا پہنچی۔ پرانے اخبارات میں اسے ایک میڈیکل سینٹر میں ڈوروتھی کی موت کی خبر مل گئی۔ میڈیکل سینٹر کا ڈائریکٹر انگراہم کا پرانا طالب علم تھا۔ اس نے بتایا کہ ڈوروتھی کئی مہینوں تک وہاں زیرِ علاج رہی مگر اس کی حالت بگڑتی چلی گئی اور تقریباً آخری سانسوں پر اسے انگراہم منتقل کر دیا گیا جہاں اسے بہترین طبی امداد مل سکتی تھی۔

میڈیکل سینٹر میں نصب ایک پلیٹ پر کلیڈرمین انڈسٹریز کے مخفف KMI بڑے حروف میں کندہ تھے جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سینٹر KMI کی ملکیت تھا اور کلیڈرمین فاؤنڈیشن ہی انگراہم کو سو فیصد مالی سرپرستی فراہم کرتا تھا۔

ڈوروتھی کی لاوارث لاش کی تجرباتی چیر پھاڑ سے کچھ کڑیاں مل رہی تھیں۔ میڈیکل سینٹر سے واپسی پر کوئین ایک انتہائی بے چینی اور لرزہ خیز تجسس محسوس کر رہی تھی۔

☆☆☆

ٹم اور کوئین اناٹومی لیب میں تھے۔ ٹم آج بھی تاخیر سے پہنچا تھا۔ وہ دونوں میز نمبر چھ پر تھے۔

”میں سوچتی رہی ہوں کہ ہمیں اس کا کوئی نام رکھ دینا چاہیے۔“ کوئین نے خواہش ظاہر کی۔

ٹم نے اسے دیکھا۔ ”کوئی خاص نام تمہارے ذہن میں ہے؟“

”ڈوروتھی۔“

”اچانک تمہیں یہ خیال کہاں سے آیا؟“ ٹم نے پوچھا۔

”وجوہات ہیں کچھ ایسی۔“

ٹم اب بھی اسے دیکھ رہا تھا۔ ”ڈوروتھی اصل نام نہیں ہے؟“

”ہاں۔“ وہ ہچکچائی۔ پھر کوئین نے ساری کہانی ٹم کو سنا دی۔ لائبریری، نرسنگ ہوم اور ڈاکٹر گلنشن وغیرہ۔

ٹم کو حیرت ہوئی۔ تاہم وہ خاموش رہا۔ ڈاکٹر کلیرمن کا اسسٹنٹ ان کی جانب آ رہا تھا۔ ”ڈاکٹر کلیرمن ملنا چاہتے ہیں مس کوئین۔“ اس نے کہا۔ ”کلاس کے بعد آپ فیکلٹی بلڈنگ میں ان سے ملاقات کر لیں۔“ یہ اطلاع دے کر وہ چلا گیا۔

”کیا خیال ہے ڈاکٹر کیا چاہتا ہے؟“ ٹم نے سوال کیا۔

”قطعی اندازہ نہیں ہے۔“ کوئین نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

”ان بوڑھے گدھوں سے ہوشیار رہنا۔“ ٹم نے آنکھ ماری۔

کوئین نے ٹم کو مارنے کے لیے ایک آلہ اٹھا لیا۔

☆☆☆

کلیرمن ایمرسن اپنی نئی ایجاد 9574 کے تازہ ترین تجربات کی رپورٹ اپنے کمپیوٹر کی اسکرین پر دیکھ رہا تھا۔ یہ نتائج... توقع کے عین مطابق پہلے سے بہت اچھے تھے۔

”آپ بات کرنا چاہتے ہیں، ڈاکٹر کلیرمن؟“ کوئین پہنچ گئی۔

”مس کلیری، آؤ بیٹھو۔ دراصل مجھے ایک ریسرچ اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ یہ ایک جزوقتی کام ہے۔ تاہم تمہیں موقع ملے گا کہ تم سائنس سینٹر کے تاپ فلور پر کام کر سکو۔ تم نئی نیوروفارماکولوجیکل تحقیق کو دیکھ سکو گی۔ جو آئندہ یہاں پر پڑھائی کے دوران میں تمہارے کام آئے گی اور ہم شیڈول کو ارینج یا ری ارینج کر سکتے ہیں، گھنٹوں کے حساب سے۔“ ڈاکٹر نے بلا کسی تمہید کے مدعا بیان کیا اور رک کر اس کا ردِعمل دیکھنے لگا۔

کوئین نچلا ہونٹ چباتے ہوئے... غور کر رہی تھی۔

”دس ڈالر فی گھنٹا۔“ ڈاکٹر نے مزید بتایا۔

”کیا میں پہلے اسے بطور آزمائش کر کے دیکھ سکتی ہوں، میرا مطلب ہے کہ حتمی فیصلہ کرنے سے پہلے... دراصل پڑھائی کے دوران میں نے جاب کے بارے میں ذہن نہیں بنایا، کبھی ضرورت محسوس نہیں کی۔“

”فائن۔“ ڈاکٹر نے کہا۔ ”ہم تمہیں تین سے چار ہفتے دیتے ہیں یکم نومبر تک۔“

وہ مسکرائی اور کمرے میں اجالا سا ہو گیا۔ ”اوکے، گریٹ۔“

”ونڈرفل۔“ ڈاکٹر نے کہا۔ ”میں کل انتظار کروں گا۔“

”میں پہنچ جاؤں گی۔“ وہ اٹھی۔ دروازے کی طرف مڑی، اس کے تاثرات میں الجھن تھی، وہ ہچکچائی۔ ”لیکن... میں ہی کیوں؟“

ڈاکٹر کو اپنی بیٹی کلیریس یاد آ گئی۔ ”میرا خیال ہے کہ تم بہتر انداز میں نہ صرف مدد کر سکتی ہو بلکہ کچھ نیا بھی دریافت کر سکتی ہو۔“

وہی معصوم دلکش مسکراہٹ۔ ”اوکے، میں کوشش کروں گی۔“

☆☆☆

”ہم... ہم....“ ٹم نے ہنکارا بھرا۔ ”تو بزرگ شریف ہیں۔“ ٹم کوئین کے کمرے میں فالتو بستر پر سیدھا لیٹا تھا۔

”تم کیا سمجھے تھے؟“

”میں سمجھا۔“ ٹم مسکرایا۔ اس کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔ ”ڈاکٹر کلیرمن تمہیں پسند کرنے لگے ہیں۔“

”ارے... ارے...“ ٹم نے دونوں ہاتھ سامنے کیے۔ کوئین نے تکیہ ہی کھینچ مارا تھا۔

”آرام سے بھئی۔“ ٹم اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ”اچھا میری خبر سنو۔ میرے دوستوں نے بلایا ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ کا تاج محل، یہ کیسینو ہے۔ مجھے اٹلانٹک سٹی جانا پڑے گا۔ ایک رات کے لیے مفت کرا لے گا، کسی بھی تاریخ کو... یکم نومبر سے 28 فروری کی درمیانی مدت میں۔“

”آخر کیوں؟“

”کیونکہ میں تواتر کے ساتھ جیتتا ہوں اور کافی دنوں سے غائب ہوں۔ وہ مجھے واپس دیکھنا چاہتے ہیں۔“

”اگر تم ان سے رقم جیتتے رہتے ہو تو پھر وہ تمہیں کیوں بلا رہے ہیں؟“

”کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس مرتبہ صورتِ حال مختلف ہے اور ان کے پاس موقع ہے کہ وہ اپنی ہاری ہوئی رقم مجھ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
www.paksociety.com
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

سے واپس جیت لیں۔"

"تو تم جاؤ گے؟"

"کیوں نہیں اور تمہیں بھی مدعو کر رہا ہوں۔"

کوئین ہنس پڑی۔ "اٹلانٹا سٹی کے تاج محل میں تمہارے ساتھ ایک رات؟"

"ڈبل بیڈ ہے، تم اپنے بستر پر رہوگی۔"

"خواب دیکھتے رہو، مسٹر براؤن۔" کوئین نے انگوٹھا دکھایا۔

"او کے۔" وہ بولا۔ "تاہم میں سنجیدہ ہوں، میں تمہیں دکھانا چاہتا ہوں کہ میں ایسی جگہوں پر کیا کاریگری دکھا سکتا ہوں۔"

کوئین نے بغور ٹم کے پُرامید چہرے کو دیکھا۔ ٹم کی جگہ کوئی اور اگر یہ پیشکش کرتا تو وہ بلاتردد فوراً مسترد کر دیتی۔ مگر اس کا ٹم کے معاملے میں دل کہتا تھا کہ ٹم قابلِ اعتبار ہے... یا شاید وہ غیر محسوس طور پر ٹم کے قریب ہوتی جارہی تھی۔ "ٹھیک ہے، کیا یاد کروگے تم بھی۔"

ٹم کا چہرہ کھل اٹھا۔ "گریٹ!" وہ ہاتھ ہلاتا ہوا کمرے سے نکلنے لگا پھر رک کر بولا۔ "نومبر کے دوسرے ہفتے میں اینا لوجی کی ٹرم کے فوراً بعد ٹھیک رہے گا۔" وہ باہر نکل گیا۔ کوئین اپنی مسکراہٹ نہ دبا سکی۔ وہ کرسی پر آگے پیچھے جھول رہی تھی۔ مزہ آئے گا... اس نے سوچا۔ اس نے کبھی کیسینو کی شکل نہیں دیکھی تھی۔ ویک اینڈ اٹلانٹا سٹی میں اور ٹم کے ساتھ...

لیکن ایک ہی کمرے میں؟ مجھے کس کا خوف ہے؟ ٹم ہی تو ہے اسے دل ہی دل میں اعتراف کرنا پڑا کہ ہر گزرتے دن کے ساتھ وہ ٹم کو پسند کرنے لگی ہے۔

اسکول/کالج میں لڑکوں کے ساتھ اس کا میل جول رہا تھا لیکن کوئین نے کبھی کسی کو ایک حد سے آگے نہیں بڑھنے دیا تھا۔ جذباتی تعلق کا تو سوال نہیں پیدا ہوتا۔

اس نے ذہن سے لڑکوں اور "نومبر" کو باہر نکالا۔ اب وہ ڈیسک پر توجہ مرکوز کر رہی تھی جہاں پیتھالوجی کے نوٹس موجود تھے۔ اس کے لیے فوری توجہ طلب مسئلہ کل کی کلاس تھی۔

☆☆☆

کمرا نمبر 252 کا والیم ایڈجسٹ کرتے ہوئے ویرن نے لعنت بھیجی۔ بات نہیں بنی، اسے صرف دو الفاظ ہی سنائی دیے۔ "اٹلانٹک سٹی" اور بس... ایلسٹن، کوئین اور براؤن پر خاص توجہ چاہتا تھا کہ اچانک کمرا نمبر 252 میں ویرن کا نگرانی کا نظام فیل ہو گیا۔ "ایسا ممکن نہیں ہے۔"

وہ بڑبڑایا اور کنٹرول پینل پر ہاتھ مارا۔ "خرابی یہاں نہیں ہے بلکہ کمرے کے اندر ہے۔" وہ کرٹ کی طرف مڑا۔ "کمرا نمبر 252 کا آڈیو پچھلی مرتبہ کب تبدیل کیا گیا تھا؟" ویرن نے پوچھا۔

کرٹ کچھ دیر چیک کرنے کے بعد گویا ہوا۔ "دو سال قبل۔"

"ختم ہے۔"

"چھٹیکس گیونگ ڈے کے وقفے میں، میں اسے بدل دوں گا۔"

"انتظار نہیں کیا جاسکتا۔" ویرن نے کہا۔ "میں کل یہ کام خود کروں گا۔"

☆☆☆

سائنس سینٹر کی گلابی عمارت کے شیشے کا دہرا دروازہ اطراف میں پھسلتا ہوا کھل گیا۔ کوئین ہال کے ماربل فلور پر آ گئی۔ چھت کافی بلند تھی۔ لفٹ کی طرف جاتے ہوئے وہ ہیجانی کیفیت کا شکار تھی۔ آج کام کا پہلا دن تھا۔

"میں کیا مدد کر سکتی ہوں؟" سیکیورٹی ڈیسک کے عقب میں سیاہ فام لڑکی نے شائستگی سے پوچھا۔ اس کے یونیفارم/بیج پر شارلن فرز لکھا تھا۔ چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ شارلن کافی بھاری بھرکم تھی۔

"میں ڈاکٹر کلیرن کے لیے کام کر رہی ہوں۔"

"نام؟"

"کلیری، کوئین کلیری۔"

شارلن نے کمپیوٹر کے کی بورڈ پر انگلیاں چلائیں، پھر ڈیسک کی دراز کھول کر فائل میں سے ایک لفافہ نکالا۔ لفافے میں سے اس نے ایک بیج برآمد کیا۔ بیج کی تصویر کوئین کے چہرے سے ملائی ساتھ ہی ایک کارڈ نکالا جو کریڈٹ کارڈ جیسا تھا۔

دونوں اشیا اس نے کوئین کو دے دیں۔ "اس عمارت میں داخل ہونے کے لیے، اس بیج کو تمہارے کوٹ پر ہونا چاہیے جب تک تم یہاں ہو، بیج دکھائی دینا چاہیے۔ کارڈ تم والٹ یا جیب میں رکھ سکتی ہو۔ اسے کھونا مت، مشکل کھڑی ہوجائے گی۔"

کوئین نے بیج پتلون کی بیلٹ کے ساتھ کلپ کر دیا... "یہ کیا ہے؟" اس نے کارڈ کے بارے میں سوال کیا۔

"سیکیورٹی کی۔" شارلن نے بتایا۔ "تم اس کے بغیر ٹاپ فلور تک نہیں جاسکتیں۔ اس پر ایک پٹی ہے جہاں میگنیٹک کوڈ ہے۔ لفٹ کار کی جھری میں کارڈ کا منہ اوپر کی طرف رکھ کر داخل کرنا۔"

"شکریہ۔" کوئین لفٹ کی جانب چل دی۔ سیکیورٹی کا معاملہ یہاں بہت حساس ہے، اس نے سوچا۔

کنٹرول پینل پر چھ بٹن تھے، چار منزلوں کے لیے اور ایک بیسمنٹ کے لیے۔ چار اور پی کے سامنے دو دو انڈیکیٹر لائٹس تھیں۔ سرخ انڈیکیٹر چار اور پی دونوں کے سامنے روشن تھے۔ بٹنوں کے اوپر جھری میں کوئین نے کارڈ داخل کیا اور نمبر چار بٹن دبایا۔ ہلکی سی کلک کے ساتھ نمبر چار کے سامنے سرخ انڈیکیٹر بجھ گیا۔ جوڑی کا دوسرا گرین انڈیکیٹر روشن ہوگیا۔ کوئین نے کارڈ واپس نکال کر جیب میں رکھ لیا۔

چوتھے فلور پر آ کر وہ ایک لمحے کے لیے گم صم ہو گئی۔ اس نے وارڈ سی کی کھڑکی کی جانب دیکھا۔ وہی چمکتی ہوئی نیلی آنکھیں اس کے تصور میں ابھر آئیں۔ اس سے قبل بھی کئی مرتبہ وہ نیلی آنکھیں اسے یاد آئی تھیں... گھر پر بھی... ایڈمیشن کے وقت بھی... اور ہر مرتبہ وہ نامعلوم الجھنوں کا شکار ہو گئی تھی۔ "ویسی" بولتی آنکھیں اس نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھی تھیں۔

کوئی ان دیکھا ہاتھ اسے پکڑ کر وارڈ "سی" کے شیشے تک لے گیا۔ تقریباً وہی پرانا منظر تھا تاہم وہ نیلی آنکھوں والی "می" غائب تھی۔ اس کی جگہ روئیوں سے ڈھکا جو جسم تھا، وہ کسی لڑکی کا تھا۔ چادر چہرے تک تھی۔ کوئین نے سینے کی حرکت سے اندازہ لگایا کہ وہ کوئی لڑکی ہے۔

"مس کلیری۔"

کوئین گھوم گئی۔ ڈاکٹر کلیرن اس کے قریب کھڑا تھا۔

"مجھے گراؤنڈ فلور سے تمہاری آمد کا پتا چل گیا تھا۔"

"میں سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کس طرف جانا ہے۔" کوئین نے کہا۔

وہ مسکرایا۔ "میری غلطی ہے۔" ڈاکٹر نے برن وارڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "آؤ میرے ساتھ۔"

"میڈیکل سینٹر کے دوسرے مریض صحت یاب ہوکر چلے جاتے ہیں مگر یہ مریض یتیم جیسے ہیں۔ کسی کو ان کی فکر نہیں ہے۔ ان کا علاج نرسنگ ہوم یا عام کلینکس میں نہیں ہوسکتا۔ نہ کوئی اسپتال ان کے علاج کی ذمے داری اٹھانے کے لیے تیار ہے۔" ڈاکٹر کا اشارہ وارڈ "سی" کی جانب تھا۔ "اس لیے یہ یہاں نظر آ رہے ہیں۔ انگرا ہم ان کی بری طرح جلی ہوئی کھال کے لیے تجرباتی علاج کر رہا ہے۔"

"تجرباتی؟" کوئین کو تشویش ہوئی۔

ڈاکٹر ہنس پڑا۔ "ایسا لگ رہا ہے، مس کلیری کہ تم ہمیں دیوانہ سائنس داں سمجھ رہی ہو۔ ایسا نہیں ہے۔ ہر نئی دوائی یا سرجری جیسے ڈاکٹر ایلسٹن کی اسکن گرافٹنگ، کو پہلے نہایت احتیاط اور وسیع پیمانے پر جانوروں پر آزمایا جاتا ہے پھر قومی ادارہ ایف ڈی اے اس کا جائزہ لیتا ہے... تب کہیں جا کر انسانی رضا کاروں پر اس کی آزمائش کی جاتی ہے۔ نہایت احتیاط کے ساتھ۔"

کوئین نے شیشے کی جانب دیکھا۔ "لیکن یہ...."

"سب رضا کار ہیں یا پھر ان کے خاندانوں نے علاج و تجربات کے لیے دیے ہیں۔" ڈاکٹر کی آواز میں نرمی تھی۔ "انگرا ہم ان کی آخری امید ہے۔ ڈاکٹر ایلسٹن مریض کی صحت مند جلد کا نمونہ لے کر...." وہ کوئین کو ایلسٹن کا پیچیدہ طریقۂ کار بتانے لگا کہ وہ کس طرح جلسی ہوئی جلد کے لیے صحت مند کھال کے ٹکڑے حاصل کرتا ہے اور یہ عمل کس قدر کرشمہ ساز ہے... وغیرہ وغیرہ۔

کوئین کو خواہش ہوئی کہ وہ ڈاکٹر ایلسٹن کے ساتھ بھی کام کرے۔ ڈاکٹر کلیرن اس کے دماغ کو پڑھ رہا تھا۔ "میں بھی تمہیں کہوں گا۔" اس نے مشورہ دیا۔ "تمہاری ڈیوٹی میرے ڈپارٹمنٹ میں ہے۔ وہاں جو کام ہو رہا ہے، اس کا براہ راست تعلق برن وارڈ سے ہے۔" اس نے ہال کی ایک جانب اشارہ کیا۔ "میں تمہیں اپنی لیب دکھاتا ہوں تاکہ تم بہتر طور پر سمجھ سکو۔"

اصلی مریضوں کے ساتھ کام کے مواقع نے کوئین کے ہیجان اور دلچسپی کو بڑھا دیا۔ وہ ڈاکٹر کلیرن کے پیچھے تھی۔

"میرے خیال میں یہ کمرا بہت گلیمرس نہیں ہے۔ تاہم فرنٹ سیکشن ادھر ہے۔" ڈاکٹر نے کہا۔

یہ ایک چھوٹا کمرا تھا۔ دیوار کے ساتھ میز اور کمپیوٹرز کی قطار تھی۔ درمیانی عمر کی ایک عورت جس کے بالوں میں سفیدی جھلک رہی تھی، ایک "کی بورڈ" پر جھکی ہوئی تھی۔

"ایلس۔" ڈاکٹر نے اس کے شانے کو چھوا۔ "یہ کوئین کلیری ہے۔ اسٹوڈنٹ اسسٹنٹ۔ میں تمہیں پہلے بتا چکا ہوں۔"

ایلس نے مڑ کر اپنا ہاتھ آگے کیا۔ اس کی مسکراہٹ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
www.paksociety.com

www.paksociety.com

میں خلوص اور خوش آمدیدگی کا عنصر واضح تھا۔

بعدازاں، ڈاکٹر کلیرمن، کوئین کو آفس کے عقبی دروازے کی جانب لے گیا۔ کوئین کچھ حیران تھی کہ وہ ایک بار پھر وارڈ ''سی'' کے قریب تھے۔ وارڈ کے دروازے پر ایک ڈیسک پر کئی نرسز موجود تھیں۔ کچھ دیر قبل بھی کوئین نے انہیں دیکھا تھا۔ اسے یاد تھا کہ کئی ماہ قبل جب اس کا داخلے کے لیے انٹرویو ہونا تھا تو ''امیدواروں'' کو کیمپس کا دورہ کرایا گیا تھا۔ جب کوئین نے وارڈ ''سی'' کے نیلی آنکھوں والے مریض کو دیکھا تھا۔ اس وقت وارڈ کے باہر یہ نرسنگ اسٹیشن قائم نہیں تھا۔

''مارگریٹ!'' ڈاکٹر نے کاؤنٹر پر ایک درمیانی عمر کی نرس کو آواز دی۔ ''9574 کا وائل دیجیے۔''

نرس نے عقب میں رکھی ٹرالی سے دوا وئس کی ایک شیشی منتخب کی اور ڈاکٹر کے حوالے کر دی۔ ڈاکٹر کلیرمن نے شیشی کوئین کو پکڑائی اور بولا۔ ''یہ ہے، وہ وجہ کہ ڈاکٹر ہنگسٹن اور میری لیب ایک ہی فلور پر ہے۔ یہ ایک نیا اینستھیسیا ہے جس پر میں کام کر رہا ہوں۔ ابھی تک اس کا کوئی نام نہیں ہے، سوائے انٹری نمبر یا کوڈ نمبر کے۔''

کوئین نے دیکھا کہ شیشی میں کوئی شفاف سیال موجود تھا۔

ڈاکٹر پھر گویا ہوا۔ ''یہ ایک غیر معمولی چیز ہے۔ یہ قدرتی نیوروما ئن ہے جو نیند کے دوران میں منٹوں میں دماغی خلیات میں نفوذ کرتا ہے۔''

''واقعی؟'' کوئین نے شیشی واپس کاؤنٹر پر رکھ دی۔ وہ مسکرائی، ڈاکٹر پُرجوش نظر آ رہا تھا۔

''ہاں، انسان نیند کے دوران مفلوج ہو جاتا ہے۔ ایسا نہ ہوتا تو وہ خواب کے دوران میں بات کرتا، ہنستا، روتا، آنکھیں کھولتا... وغیرہ وغیرہ۔ تاہم ایسا نہیں ہوتا۔ اس کی آنکھوں کے پپوٹے اور سینہ حرکت کرتا ہے یا دل وغیرہ یا وہ کروٹ لیتا ہے... تم کہہ سکتی ہو کہ نیند کے دوران فالج نما کیفیت، فالج کی ایک منتخب شدہ حالت ہوتی ہے۔''

''آپ نے بتایا تھا کہ یہ اینستھیٹک ہے؟''

''ہاں ہے۔ اس کی زیادہ خوراک مکمل اینستھیسیا ہے۔ میں اسی کے میکنزیم پر کام کر رہا ہوں۔ اس اینستھیسیا میں مریض اپنی مرضی سے سانس لے سکتا ہے جبکہ عام اینستھیسیا اور نیند کی حال میں مریض سانس خود سے لینے کے سلسلے میں بے اختیار ہوتا ہے۔ ہمارا اینستھیسیا سینے کو چھوڑ کر ہر قسم کی سرجری میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ الرجیک ری ایکشن بھی نہ ہونے کے برابر ہے کیونکہ 9574 انسانی نیوروہارمون ہے۔ اسی لیے اینستھیسیا کے بعد کے ضمنی اثرات بھی ظاہر نہیں ہوتے۔ مریض ریکوری روم سے اس طرح جاتا ہے جیسے نیند سے بیدار ہوا ہے۔''

''حیرت انگیز اور ناقابلِ یقین۔'' کوئین نے تبصرہ کیا۔

ڈاکٹر نے ہاتھ بلند کیے۔ وہ بہت فخر محسوس کر رہا تھا جو اس کی حرکات و سکنات سے ظاہر تھا۔ ''اتنا ہی نہیں بلکہ یہ کسی قسم کے بھی اثرات سے بھی مبرا ہے اس کا ایل ڈی۔''

''ایل ڈی۔''

''ایل ڈی۔'' ڈاکٹر نے بتایا۔ ''یعنی لیتھل ڈوز... اتنی خوراک جو انسان کے لیے مہلک ثابت ہو۔''

اس نے فاتحانہ انداز میں جذباتی ہو کر ہاتھ لہرائے۔ اس کا ہاتھ کاؤنٹر پر رکھی شیشی کو لگا۔ قبل اس کے کہ شیشی کاؤنٹر سے نیچے گرتی عین وقت پر مارگریٹ نے پھرتی دکھائی اور اسے بچا لیا۔

''خدا کا شکر ہے۔'' ڈاکٹر جو اچانک گھبرا گیا، سنبھل گیا۔ وہ پھر کوئین کی طرف متوجہ ہوا۔ ''ہمارے پاس 9574 بہت کم مقدار میں ہے۔ ہم اس کی بہت احتیاط کرتے ہیں۔ یہ سونے سے زیادہ قیمتی ہے۔''

''لیکن یہ کہاں استعمال ہوتا ہے؟''

''وارڈ ''سی'' کے مریضوں پر۔''

''لیکن آپ لوگ کیوں ان کو مفلوج کرنا چاہتے ہیں؟''

''نہیں، مفلوج نہیں... دراصل بیشتر مریضوں کی حالت خوفناک ہے، ان کے ٹشوز اکڑ گئے ہیں اور تقریباً ناقابلِ حرکت ہیں۔ ہم 9574 فزیکل تھراپی کے دوران استعمال کرتے ہیں تو تھراپسٹ اعضا اور جوڑوں کی ورزش کرانے کے قابل ہوتا ہے۔ جو کہ بہت ضروری ہے۔ 9574 کے بغیر مریض ناقابلِ برداشت اذیت محسوس کرے گا۔''

''تاہم آپ نے کہا تھا کہ اس کا کم ڈوز فالج زدہ کر دیتا ہے اور زیادہ خوراک اینستھیسیا کی طرح کام کرتی ہے۔ کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ تھراپی کے دوران مریض مکمل مفلوج ہوتا ہے؟'' کوئین بے کلی محسوس کر رہی تھی۔

ڈاکٹر امکرمن نے کوئین کو بغور دیکھا۔ ''9574، وارڈ ''سی'' کے مریضوں کے لیے غیر نقصان دہ ہے۔ تاہم ان میں سے چار ایسے ہیں جن کو تھراپی کے لیے مفلوج کرنا

پڑتا ہے۔ ان چاروں کا دماغ متاثر ہوا ہے۔ تشنج یا دورے یا پھر آگ کی دہشت کی وجہ سے... بلکہ چاروں میں سے دو تو سائیکوٹک ہیں اور تھراپسٹ کو کافی محنت کرنی پڑتی ہے۔''

کوئین کو رنج ہوا۔ اس کے تصور میں پھر وہی چمکتی جاگتی نیلی آنکھیں ابھر آئیں جو پہلے وزٹ پر کوئین سے کچھ کہنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

''آؤ، میں کچھ اور میڈیکل ریسرچ سے متعلق دکھاؤں۔'' وہ وارڈ ''سی'' کے سامنے سے ہٹنے لگا۔

☆☆☆

ویرن طلبا کے رہائشی کمروں کے قریب تھا۔ اس کی توجہ پہلی منزل کے جنوبی حصے کی طرف تھی۔ المعروف ووُمن کنٹری... اس کے پاس کام کے لیے صرف ڈنر کا وقت تھا جب ہر کوئی کینٹین میں چلا جاتا۔ اس کا ساتھی کرٹ رابطے میں تھا، کرٹ سائنس سینٹر کی لفٹ کی نگرانی کر رہا تھا۔ ویرن کوئی چانس نہیں لینا چاہتا تھا۔ اس لیے کرٹ کے ذریعے اسے اطمینان کی ضرورت تھی کہ کوئین سائنس سینٹر کی عمارت میں ہے۔ اب وہ مطمئن تھا، چند اور طالبات جنوبی حصے سے نکل کر کھانے کے لیے روانہ ہو رہی تھیں۔

ویرن حرکت میں آ گیا۔ ماسٹر کی استعمال کر کے وہ کمرا نمبر 252 میں داخل ہو رہا تھا۔

☆☆☆

کوئین نے کمپیوٹر سے سر اٹھایا اور گھڑی کی جانب دیکھا۔ ڈنر ٹائم۔ اس نے آنکھوں کو مسلا۔ ذرا دیر بعد وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ لفٹ کی طرف جاتے ہوئے اس نے وارڈ ''سی'' کے شیشے کی جانب دیکھا، اسے خوشی ہوئی کہ شیشے پر پردہ پڑا تھا۔

لفٹ پر اس نے دیکھا کہ دونوں لفٹ کارز مصروف تھیں اور سرخ اشارے روشن تھے۔ کچھ سوچ کر اس نے کارڈ استعمال کیا تاہم دونوں سرخ اشارے اب بھی روشن تھے۔ اس نے کارڈ واپس نکال لیا اور سیڑھیوں کا رخ کیا، لفٹ استعمال کرنا لازمی نہیں تھا۔ نہ اس کی لمبی ٹانگوں کو نیچے جانے کے لیے لفٹ کی ضرورت تھی۔ اس نے انتظار نہیں کیا اور سیڑھیاں طے کرنے لگی۔ لیکن سیڑھیوں پر آنے کے لیے اسے چوتھی منزل والے زینے کے دروازے پر مخصوص کارڈ استعمال کرنا پڑا۔ جس پر اسے اندازہ ہوا کہ کارڈ کے بغیر چوتھی منزل پر آنا اور وہاں سے واپس جانا ممکن نہیں ہے۔

گراؤنڈ فلور پر پہنچنے کے لیے اس نے پھر کارڈ استعمال کیا۔ لابی قریب تھی۔ وہ ٹھٹکی۔ ہال سے گزرے یا لابی میں جائے؟ لابی استعمال کرنے پر کچھ وقت بچ جائے گا۔ وہ لابی کی طرف آئی لیکن یہاں بھی اسے معمول کی وارننگ نظر آئی۔ ''یہ ایمرجنسی نہیں ہے۔ کھولنے کی کوشش میں الارم بجنے لگے گا۔'' وہ پھر سوچ میں پڑ گئی تاہم اس نے وہاں مخصوص جھری بھی دیکھ لی تھی۔ کوئین نے کارڈ استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ سکیورٹی کارڈ نے لاک کھول دیا، سبز بتی روشن ہو گئی۔ وہ مسکرائی اور لابی میں آ گئی۔ لابی کے بیرونی سرے پر اسے ایک بار اور رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑا۔ اس مرتبہ اس نے بلا تامل کارڈ استعمال کیا۔ اب وہ کھلی فضا میں تھی۔ اکتوبر کی خنک فضا میں اس نے گہرا سانس لیا۔ اسے بھوک لگ رہی تھی۔ کوئین ''کارڈ کی'' کی سہولت سے خوش تھی۔ خراب موسم میں کارڈ مزید مفید ثابت ہو گا۔ کھانے سے قبل اس نے کمرے کا چکر لگانے کا فیصلہ کر لیا۔

☆☆☆

ویرن نے خفیہ جگہ سے مختصر لیکن طاقتور ٹارچ مائیک نکال کر اس کی جگہ دوسرا فٹ کیا۔ اطمینان سے تکیے سر پر ہاتھ پھیرا اور واپسی کا رخ کیا۔ معاً وہ منجمد سا ہو گیا۔ دروازے پر کسی نے تالے میں چابی داخل کی تھی۔ اس نے تیزی سے خود کو دیوار کے ساتھ بستر کے پہلو میں گرا دیا۔ قریب ہی دیوار میں کھڑکی تھی۔ دروازے کے تالے میں چابی گھومی... ویرن کے مسامات نے پسینا اگلا اور اس نے سانس تک روک لی۔ دروازہ کھل گیا۔ کمرے میں داخل ہونے والی لڑکی باتھ روم میں داخل ہو گئی۔ اس نے پانی گرنے کی آواز سنی اور کرٹ کو کوسا... کرٹ نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟ چیف ویرن کسی لڑکی کے کمرے سے برآمد ہو یہ خبر بہت تیزی سے پھیلتی اور ویرن بُری طرح پھنس جاتا۔ بڑی نازک صورتِ حال تھی۔

ویرن نے خطرہ مول لے کر اپنی گول کھوپڑی اونچی کی۔ کمرا خالی تھا۔ اس نے پانی گرنے کی آواز پر کان رکھے اور ہانپتا ہوا تیزی سے باہر نکل گیا، عقب میں احتیاط سے اس نے دروازہ بند کیا۔ ویرن کی دھڑکنیں بے ترتیب تھیں۔ اس کے پسینے چھوٹ گئے تھے۔

☆☆☆

ویرن، کرٹ پر برس رہا تھا۔ ''میں تمام وقت وہاں موجود تھا... میں قسم کھاتا ہوں۔ وہ لڑکی لفٹ سے نکلی ہی نہیں۔'' کرٹ نے صفائی پیش کی۔ ویرن اس کو گھور رہا تھا۔ ایلیٹ لاتعلقی سے اپنے کام میں لگا تھا۔ تینوں اس وقت کنٹرول روم میں تھے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY
www.paksociety.com

www.paksociety.com

"پھر کوئین کے کمرے میں کون آیا؟" ویرن نے اعتراض کیا۔ کرٹ کان کھجا رہا تھا۔ اچانک اسے کوئی خیال سوجھا۔ "رکو، میں ثابت کرسکتا ہوں۔" وہ اچھل پڑا۔ اس نے ایک کرسی سنبھالی۔ اس کی انگلیاں سرعت کے ساتھ کی بورڈ پر رواں ہوگئیں۔ "ہم نے اسے ایک کارڈ ایشو کرایا تھا، ٹھیک؟"

ویرن چپ تھا۔ وہ کرٹ کے پیچھے کھڑا ہو کر اسکرین کو دیکھنے لگا۔ سائنس بلڈنگ کے الیکٹرونک لاکس، کنٹرول روم سے منسلک تھے۔ یہاں کا مربوط نظام اس چیز کا ریکارڈ رکھتا تھا کہ کون سا الیکٹرونک لاک کتنی بار کھلا اور کون سا "کی کارڈ" استعمال کیا گیا۔

کرٹ نے ان تمام افراد کی فہرست نکالی جن کی ملکیت میں اس قسم کے کارڈ تھے۔ پھر اس نے کوئین کا نمبر ہائی لائٹ کر کے اسے آج کی تاریخ کے سرچ میں ڈال دیا۔

"اب خود دیکھ لو۔" کرٹ نے اطمینان کی سانس بھری۔

ویرن حاصل کردہ معلومات کو گھور رہا تھا۔ جہاں کوئین کے کارڈ کا ریکارڈ تھا۔ چوتھے فلور سے لے کر زینہ اور لابی تک... کون سا لاک اس نے کتنی بار اور کتنے بجے کھولا۔

"میں معذرت خواہ ہوں، کرٹ۔" ویرن بجھ گیا۔

"کوئی بات نہیں۔" کرٹ نے کہا۔

اب ایلیٹ نے لب کشائی کی۔ "چیف، ناکارہ بگ مل گیا؟"

"ہاں۔" ویرن نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ پھر وہ بوکھلا کر بقیہ جیبیں ٹٹولنے لگا۔ ویرن کی پیشانی شکن آلود ہوگئی۔ بگ نہیں تھا۔ اس نے دعا کی غائب شدہ بگ غلط ہاتھوں میں نہ چلا جائے۔

"تم نے کھو دیا؟" ایلیٹ نے کہا اور اپنے کونسول کے نیچے سے میٹل ڈیٹیکٹر نکالا۔ وہ ویرن کے قریب آگیا۔ سر سے پیر تک اس نے ہر طرف ڈیٹیکٹر گھمایا لیکن ڈیٹیکٹر کی سوئی نہیں ہلی۔ تینوں ایک دوسرے کی شکل دیکھ رہے تھے۔

"تم نے کہیں گرا دیا ہے۔" کرٹ نے کہا۔

"مجھے سوچنے دو۔" ویرن ترش رخ اٹھا۔ دونوں خاموش ہوگئے۔ ویرن گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔ اسے یقین ہو چلا تھا کہ بگ کمرے میں ہے اور اس وقت گرا ہے جب وہ بستر کے پہلو میں نیچے گرا تھا۔

کرٹ نے میٹل ڈیٹیکٹر لیا۔ "مجھے کمرے میں جا کر چیک کرنا چاہیے۔"

"نہیں۔" ویرن نے ہاتھ اوپر کیا۔ "اب وقت نہیں بچا ہے۔"

"اگر وہ کمرے میں ہے تو ہم اسے وہاں نہیں چھوڑ سکتے۔ اگر وہ بگ منظرِ عام پر آگیا تو کیا کیا چہ میگوئیاں ہوں گی۔ طلبا اپنے اپنے کمروں کو کھنگالنا شروع کر دیں گے۔ بات کہیں سے کہیں نکل جائے گی... ڈاکٹر ایلسٹن اس کے ساتھ کیا کرے گا؟" ایسی ہی تمام باتیں ویرن کے ذہن میں چکرا رہی تھیں۔ ویرن نے گھڑی دیکھی۔ ڈنر کا وقت ختم ہو رہا تھا۔ "بگ اتنا چھوٹا ہے کہ اس کے دیکھ لیے جانے کا امکان بہت کم ہے۔ ہم اسے کل اٹھالیں گے، پریشانی کی ضرورت نہیں ہے۔" ویرن نے طے کرلیا لیکن وہ اندر سے کیوں ڈرا ہوا ہے؟ ویرن کو پریشانی لاحق ہوگئی....

☆☆☆

کوئین نے آئی ڈی بیج لیب کوٹ پر لگایا اور ٹم کی جانب دیکھا۔ "بہت سائنٹفک لگ رہی ہو۔" اس نے کہا۔ وہ کوئین کے کمرے میں دوسرے بستر پر کھڑکی کے قریب پالٹی مورتن کا مطالبہ کر رہا تھا۔

"تم کچھ دیر میرے کمرے میں رکو، میں تھوڑی دیر میں واپس آؤں گی، پھر ڈنر ساتھ کریں گے۔"

"اچھا۔" اس نے مطالعہ بند کر دیا۔ "خیریت؟"

"تب تک تمہارا روم میٹ کیون سو چکا ہوگا۔"

"ضروری نہیں ہے، خیر تم لوٹ کر آؤ۔"

کوئین نے ٹم کو اس لیے نہیں روکا تھا کہ ٹم کا آس پاس رہنا اسے اچھا لگتا تھا۔ درحقیقت ایک دن قبل جب وہ ڈنر سے واپس آئی تو اس کی حساس طبیعت نے ان دیکھی سنسنی محسوس کی۔ کچھ عجیب اور پراسرار تھا۔ وہ اس معمے کو حل نہ کرسکی۔ نہ ہی ان عجیب احساسات سے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی۔ اس کا یہ احساس بہرحال پختہ تھا کہ کوئی شے یا شخص آس پاس منڈلا رہا ہے۔ آج اس نے سوچا کہ اس وقت کمرے کو خالی نہ چھوڑا جائے۔ اسی ناقابلِ فہم خیال کے تحت اس نے ٹم کو روک لیا تھا۔

☆☆☆

کوئین جا چکی تھی اور ٹم اخبار میں مگن تھا۔ تالے میں چابی کی آواز سن کر وہ اچھل پڑا اور پنجوں کے بل چلتا ہوا دروازے کے قریب دیوار سے چپک گیا۔ دروازہ اندر کی جانب کھلا اور ٹم اچانک سامنے آگیا۔ "ہاؤ... ؤ... ؤ..." وہ زور سے چیخا مگر یہ دیکھ کر اسے شاک لگا کہ دروازہ کھولنے والی کوئین نہیں تھی۔ یہ تو کوئی اور ہی شخص تھا۔ جو بھی تھا اس کے چہرے پر بھی زلزلے کے آثار تھے۔ "کون ہو تم؟" ٹم نے ویرن کو پہچان کر بھی سوال کر ڈالا۔

"یہی میرا سوال ہے لڑکے...." ویرن نے اپنی بوکھلاہٹ چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ٹم نے اس کے ایک ہاتھ میں فلیش لائٹ اور دوسرے ہاتھ میں الیکٹرونک کی ڈنڈا نما کوئی چیز تھی۔

"تم سیکیورٹی چیف ہو؟" ٹم نے کہا۔

"تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا؟" ویرن نے سنبھالا لیا۔

"ہاں، میں فرسٹ ایئر کا طالب علم ٹم براؤن ہوں اور کلیری کا انتظار کر رہا ہوں۔"

"میں ID دیکھ سکتا ہوں؟"

"کیوں نہیں۔" ٹم نے والٹ نکالا اور کارڈ ویرن کے ہاتھ میں دے دیا۔ ٹم نے ویرن کی ہاتھوں کی خفیف سی لرزش کو دیکھ لیا۔

"ہمارے پاس رپورٹ ہے کہ کوئی بندہ کسی لڑکی کے کمرے میں چھپا ہوا ہے... میں اسی کی تلاش میں ہوں۔" ویرن نے بہانہ گھڑا۔ "اس کمرے کی لڑکی کہاں ہے؟"

"ڈاکٹر کلیرمن سے ملنے گئی ہے۔"

"اسے پتا ہے کہ تم یہاں ہو؟"

"کیوں نہیں، ہم دونوں ساتھ ڈنر کے لیے جائیں گے۔"

ویرن کا واکی ٹاکی بولا۔ ویرن نے اسے بیلٹ سے الگ کیا اور ٹم کی جانب سے رخ پھیر لیا۔ "ہاں۔"

"وہ آرہی ہے چیف۔"

"ٹھیک ہے۔" ویرن نے کہا۔ پھر ٹم کی طرف پلٹا۔ "مجھے جانا ہوگا۔"

ٹم اسے عجلت میں روانہ ہوتے دیکھ رہا تھا۔ کسی نے سیکیورٹی کو کال کیا تھا؟ ٹم نے دروازہ بند کیا اور خیالات میں الجھا ہوا دوسرے بستر کی طرف جانے لگا۔ فلیش لائٹ اور الو کے آلے کی موجودگی سے نمٹنے کے لیے وہ دونوں اشیا قطعی موزوں نہیں تھیں۔ ٹم خیالات میں مگن کھڑکی کے رخ سے بستر کے قریب پہنچا۔ حلق اس کی سسکی نکل گئی۔ دائیں پیر کے اگلے حصے میں کوئی شے چبھ گئی تھی۔ ٹم بستر پر بیٹھ گیا۔ دایاں پیر اٹھا کر بائیں گھٹنے پر رکھ لیا۔ وہ جائزہ لے رہا تھا۔ کوئی ننھی سی چیز موزے سے گزر کر پیر کے اگلے حصے میں اٹکی

ہوئی تھی۔ یہ پن کی شکل جیسی کوئی نکیلی چیز تھی۔ ٹم نے چٹکی سے پکڑ کر اسے پیر سے الگ کیا۔

سیاہ رنگ کی چھوٹی سی، چپٹی اور دائرہ نما شے تھی۔ سیدھی پن کے ساتھ منسلک تھی۔ کیا چیز ہے؟ دروازے کے لاک میں دوبارہ چابی گھومنے کی آواز آئی۔ اسے امید تھی اس مرتبہ کوئین ہوگی۔ اس کا اندازہ صحیح تھا۔ مخصوص خوشبو، مخصوص مسکراہٹ.... "تم نے میرے اوپر کیا جادو کر دیا ہے، کوئین کلیری؟" ٹم نے سوچا اور کہا۔ "آفس کا کیا حال تھا آج؟"

کوئین نے مسکرانے پر اکتفا کیا۔

اس نے سیاہ رنگ کی اسٹک پن سامنے کی۔ "تمہاری ہے؟"

کوئین نے دیکھا اور لاعلمی کا اظہار کیا۔ "یہ کیا ہے؟" ٹم نے اسے بتایا کہ یہ اسے کہاں سے ملی۔ پھر اس نے پن اپنے اسپورٹس کوٹ پر سجا کر پوز بنایا۔ "کیسا؟"

کوئین نے آنکھیں سکیڑیں۔ "مجھے تو کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔"

ٹم نے سر جھکا کر دیکھا، اسٹک پن کوٹ کے "ہیرنگ بون" پیٹرن میں مدغم ہو کر تقریباً غائب ہوگئی تھی۔

"اچھا... خیر، چلو ڈنر کے لیے نکلتے ہیں۔" ٹم نے کہا۔

☆☆☆

ان دونوں کے کیفے ٹیریا کی جانب روانگی پر ویرن ایک بار پھر نمودار ہوگیا۔ وہ تیزی سے جنوبی حصے کی طرف جا رہا تھا۔ اس نے کمرا نمبر 252 کا لاک کھولا اور اندر داخل ہو کر دروازہ عقب میں بند کر دیا۔ میٹل ڈیٹیکٹر کے ذریعے اس نے سب سے پہلے کھڑکی کے فرش کو جانچا اور بالآخر تمام قالین کو چیک کرلیا۔ تاہم اسے کامیابی نہیں ہوئی۔ بگ (bug) کہاں گیا؟ اس نے سر کھجایا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے آثار تھے۔

☆☆☆

کوئین ڈاکٹر کلیرمن کی لیب میں تھی۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرایا۔

"ڈاکٹر کلیرمن۔" وہ سوچ میں پڑ گئی پھر بولی۔ "میرے ذہن میں ایک عجیب سوال ہے، کیا میں پوچھ سکتی ہوں؟"

"کیوں نہیں۔" ڈاکٹر کی نظریں میگزین پر تھیں۔

"مجھے عجیب سوال اچھے لگتے ہیں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
f PAKSOCIETY
www.paksociety.com

www.paksociety.com

"یہاں کیا ہو رہا ہے؟"

ڈاکٹر نے چشمے کے اوپر سے اسے دیکھا۔ "میرا خیال ہے کہ تمہیں جلدی وضاحت چاہیے۔ ہم 9574 کو..."

"نہیں... نہیں، سوال یہاں لیب سے متعلق نہیں ہے۔ میرا مطلب ہے کہ انگراہم میں کیا ہو رہا ہے؟"

ڈاکٹر نے میگزین ایک طرف رکھ دیا۔ وہ کوئین کو تک رہا تھا۔ "میرا خیال ہے کہ میں تمہارا سوال سمجھ نہیں پایا؟"

کوئین، اس کے مقابل نشست پر بیٹھ گئی۔ "مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہاں سب کی سوچ ایک جیسی ہے، ایک ہی نقطۂ نظر ہے۔"

"یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔" ڈاکٹر نے کہا۔ "ایسا ہوتا ہے بہت سے تعلیمی اداروں میں۔ متعدد نکات پر ایک ہی ڈپارٹمنٹ میں زیادہ تر اذہان میں اتفاق پایا جاتا ہے۔"

"لیکن میں کسی ایک ڈپارٹمنٹ کی بات نہیں کر رہی۔ تمام کی بات کر رہی ہوں۔ طلبا کی، فیکلٹی کی، انگراہم کی ...." کوئین نے ایک گہرا سانس لیا۔ "یوں لگتا ہے جیسے سب ڈاکٹر ہلسٹن کی طرح بات کرنے لگے ہیں۔"

ڈاکٹر کلیرن ہنس پڑا۔ "اوہ نہیں۔" اس نے کسی کی جانب ہاتھ ہلایا۔ "آؤ آرتھر... تم بھی سنو ...."

کوئین نے مڑ کر ڈاکٹر ہلسٹن کو دیکھا۔ ڈاکٹر کی نگاہ میں چبھن تھی۔ "کیا میں فرض کروں مس کوئین کہ میرے نظریات آپ کے لیے قابل قبول نہیں ہیں؟"

کوئین کو یہ انداز ٹھیک نہیں لگا۔ "مجھے یہ قبول کرنے میں مشکل کا سامنا ہے کہ معاشی اور معاشرتی بنیادوں پر میڈیکل کیئر کی راشن بندی ہونی چاہیے۔"

"اس قسم کی راشن بندی ناگزیر ہے۔" ڈاکٹر ہلسٹن کا انداز تیزی سے بدل کر نرم ہو گیا۔ "تاہم تمہارے ذہن میں کیا متبادل یا تجویز ہے؟"

"مجھے نہیں معلوم۔" وہ بولی۔ "لیکن دنیا میں بہت سے امور ناگزیر معلوم ہوتے ہیں اور ان میں سے بیشتر بھی حقیقت میں تبدیل نہیں ہوتے۔"

"تمہارا کہنا درست معلوم ہوتا ہے تاہم میں نے ٹھوس اعداد و شمار پیش کیے تھے۔" ہلسٹن کا سر دھیرے دھیرے ہل رہا تھا۔ اس کی نگاہ میں کوئی نامعلوم شے تھی جسے کوئین پڑھ نہیں پا رہی تھی۔ البتہ وہ خود کو بے چین و بے کل محسوس کر رہی تھی۔

"تم نے مجھے کسی حد تک سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔" ڈاکٹر ہلسٹن کی نظر اب بھی کوئین پر جمی تھی۔ پھر اس نے دونوں کی طرف جانے کا اشارہ کیا اور باہر نکل گیا۔ کوئین کی سنسنی بھی ختم ہوئی۔ وہ ڈاکٹر کلیرن کی طرف مڑی۔

"کیوں مجھے ایسا لگتا ہے کہ انگراہم میں صرف میں ہی اکیلی ہوں جو ڈاکٹر ہلسٹن کی لائن پر نہیں چل پا رہی ہوں؟"

"ہلسٹن کو معلوم ہونا چاہیے۔" کلیرن نے جواب دیا۔ "ویسے مجھے یقین ہے کہ وہ خود بھی اس سوال کا جواب ڈھونڈ رہا ہوگا۔"

☆☆☆

لوئیس ویرن نے ڈاکٹر ہلسٹن کے آفس کے دروازے پر دستک دی۔ وہ حیران تھا کہ ڈاکٹر کیا چاہتا ہے۔ ویرن کو امید تھی کہ بگ والی اطلاع ڈاکٹر کے کانوں تک نہیں پہنچی ہوگی۔

دستک کا جواب مثبت تھا۔ ویرن آفس میں داخل ہو گیا۔ ڈائریکٹر آف میڈیسن کا دفتر، فیکلٹی بلڈنگ میں سب سے بڑا تھا۔ ویرن نے ڈیسک کی دوسری جانب ڈاکٹر کے سامنے نشست سنبھالی۔ "سب ٹھیک ہے؟" اس نے سوال کیا۔

"کسی کمرے کا سیٹنگ یونٹ ٹھیک کام نہیں کر رہا ہے، مجھے نمبر نہیں معلوم لیکن اسٹوڈنٹ کا نام پتا ہے... کوئین کلیری۔ میں پریشان ہوں کہ یہاں ہمارا تھوکی عمل کیوں کام نہیں کر رہا۔ مجھے لگتا ہے کہ پورے سمسٹر میں رات کو میوزک اس تک پہنچا ہی نہیں۔"

انگراہم کے نظام میں نیند کے دوران مخصوص مدھم موسیقی کی کمروں میں ترسیل نہایت اہمیت کی حامل تھی۔

"آپ کے اس خیال کا محرک کیا ہے؟" ویرن نے سوال کیا۔ "سیٹنگ کے تمام انڈیکیٹرز سبز ہیں، کہیں کوئی خرابی نظر نہیں آتی۔"

"لڑکی سے میری بات ہوئی ہے۔ اس کا نقطۂ نظر تبدیل نہیں ہوا ہے۔ اس کا مطلب میوزک اس تک نہیں پہنچ رہا ہے۔ یعنی کہ سیٹنگ یونٹ میں گڑبڑ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اسے فوراً چیک کرو۔"

ویرن نے دانت پر دانت جمائے۔ "پھر وہی کوئین کلیری، کمرا نمبر 252؟" ویرن کی زبان پھسل گئی۔ چالاک ڈاکٹر الرٹ ہو گیا۔ "کیا کوئی مسئلہ پیش آیا ہے تمہیں اس کے ساتھ؟"

"اس کے کمرے کا آڈیو خراب ہو گیا تھا، میں نے اسے بدل دیا ہے۔" وہ گمشدہ بگ کی اطلاع گول کر گیا تھا۔

"کیا یہ مشکوک نہیں ہے کہ ایک ہی کمرے کے دو الیکٹرانک آلات ایک ہفتے کے دوران خراب ہو گئے۔ آخر وہاں کیا ہو رہا ہے؟"

"ایسا ہونا نہیں چاہیے۔" ویرن نے کہا۔

"ہمیں اپنی پوری تسلی کرنی پڑے گی۔ دو برس قبل جو واقعہ ہوا تھا، میں اسے دہرانا نہیں چاہتا... میں اسے بھول سکتا ہوں، زندگی بھر نہیں بھول سکتا۔" ڈاکٹر کی پیشانی پر سلوٹیں گہری ہو گئیں۔

ویرن نے اثبات میں سر ہلایا۔ یہ وہ نکتہ تھا جس پر وہ ڈاکٹر سے پوری طرح اتفاق کرتا تھا۔

"وقتاً فوقتاً کوئی مسئلہ اٹھ رہا ہے اور ہر مرتبہ یہ لڑکی ملوث ہوتی ہے۔ کیا مجھے پچھتانا پڑے گا کہ میں نے اسے انگراہم میں آنے دیا؟"

ویرن کو امید تھی کہ ایسا نہیں ہوگا اگر ایسا ہوا تو خود ویرن کو بھی پچھتانا پڑے گا اور سب سے بڑھ کر لڑکی کو....

☆☆☆

"کوئین دروازہ لاک مت کرو، آج وہ لوگ اسپرے کریں گے۔" تھم نے اس کی "کی چین" کو دیکھا۔

"اوہ، ہاں۔" کوئین نے چابیاں واپس جیب میں رکھ لیں۔ ان دونوں کو آج رات اطلانٹا سٹی کے لیے روانہ ہونا تھا۔ تھم ہال میں نکلا، اس کی نظر پھر نوٹس پر پڑی۔ معمول کے مطابق "اسپرے" کا وقت آ گیا ہے۔ پہلی منزل کا شیڈول جمعے کی صبح ہے۔ طلبا سے درخواست ہے کہ تمام کمرے آٹھ بجے سے دوپہر تک خالی چھوڑ دیے جائیں۔ کمروں کو لاک نہ کیا جائے... لوئیس ویرن، چیف آف کیمپس سیکیورٹی۔

تھم مطمئن نہیں تھا تاہم اس نے معاملے کو کریدنے کی کوشش نہیں کی۔

"تمہیں کوئی بگ ملا ہے کمرے میں؟" تھم نے اچانک سوال کیا۔

"نہیں تو، یہاں بگ وغیرہ کا کیا کام؟ نکلنے کی کر دو دیر ہو رہی ہے۔" کوئین نے جواب دیا۔ "نہ میں ایسی کسی چیز کی پہچان رکھتی ہوں۔"

نوٹس کے نیچے ویرن کا نام شاید تھم کو کھٹک رہا تھا۔ اسے احساسِ جرم تھا کہ اس نے کوئین کو ویرن کے ساتھ مڈبھیڑ والی بات اس روز کیوں نہیں بتائی۔ اس روز ویرن کی حالت اسے مشکوک لگی تھی اور اب یہ نوٹس۔ تمام کمرے خالی ہوں گے، بغیر تالے کے۔ اور ویرن آزاد ہوگا۔ وہ کیا کرنا چاہتا ہے؟ تھم کا ذہن کہہ رہا تھا کہ یہ ڈراما ہے اور ویرن سیدھا کوئین کے کمرے میں آئے گا۔ خیر پتا چل جائے گا... تھم نے خود کو تسلی دی۔

☆☆☆

ویرن، ایلیٹ کو دیکھ رہا تھا۔ دونوں کمرا نمبر 252 میں موجود تھے۔ ایلیٹ کتابوں کے شیلف کے عقب میں سیٹنگ یونٹ کو چیک کر رہا تھا۔ پھر اس نے پوشیدہ جگہوں پر تاروں اور سرکٹ بورڈز کو جھنجوڑا...

"کیسا لگتا ہے؟" ویرن نے پوچھا۔

"سب ٹھیک ہے، چیف۔"

"سب ٹھیک ہے تو پھر گڑبڑ کہاں ہے۔ کیا لڑکی کے سسٹم میں کوئی خرابی ہے؟ تیسری وجہ تو نظر نہیں آتی ...."

☆☆☆

کوئین چلتے چلتے رک گئی۔

"کیا ہوا؟"

"ابھی دس منٹ ہیں پیتھالوجی کی کلاس میں اور میں اپنے نوٹس کمرے میں ہی چھوڑ آئی ہوں۔ وہ واپس "وومن کنٹری" کی طرف جانا چاہتی تھی۔ تھم ہچکچایا پھر وہ بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔

کوئین حیرت کے ساتھ مڑی۔ "کیا تم بھی کچھ بھول آئے ہو؟"

"نہیں لیکن میں تمہارے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔"

کوئین نے اسے گہری نظر سے دیکھا۔ "مذاق کر رہے ہو؟"

"نوٹس کے مطابق اس وقت وہ لوگ وہاں منڈلا رہے ہوں گے۔"

"میرے ہیرو۔" کوئین نے اس کا بازو چھوا۔ "شکریہ مگر اس کی ضرورت ...."

"کوئی بحث نہیں، وقت کم ہے۔ میں کسی اجنبی کو آج کی رات برباد کرتے نہیں دیکھ سکتا۔"

"رئیل ہیرو۔" کوئین ہنس پڑی۔ تھم کو بہت اچھا معلوم ہوا۔ پانچ منٹ میں وہ پھر وہیں تھے۔ ویرن کوئین کے کمرے پر تھا۔ اس نے پلٹ کر حیرت سے دونوں کو دیکھا۔

"نوٹس نہیں پڑھا تھا، کیا؟" وہ بولا۔

"بس ایک سیکنڈ۔" کوئین نے کہا اور آگے بڑھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
f PAKSOCIETY

"تم اندر نہیں جاسکتیں، اسپرے ہو رہا ہے۔"

"ہاں ٹھیک ہے۔" قم نے کہا اور ویرن کی دوسری جانب سے گھوم کر دروازے پر پہنچ گیا۔ بہت ہو گیا... اس نے سوچا۔ اس منزل پر باقی کمرے چھوڑ کر نمبر 252 میں اسپرے ہو رہا ہے۔ پہلے ہی کافی اتفاقات ہو چکے ہیں، اسے کچھ کرنا ہی پڑے گا۔

ویرن اس کی طرف لپکا۔ لیکن دروازہ کھل چکا تھا۔ تقریباً تیس سالہ دراز قامت اور سیاہ بالوں والا کوئی آدمی وہاں کھڑا تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں ٹول باکس تھا۔ دوسرے ہاتھ میں دو گیلن کا اسپرے والا کنٹینر۔ وہ قم کو دیکھ کر مسکرایا۔

"کیسا چل رہا ہے؟" پھر اس نے ویرن کو مخاطب کیا۔ "اب کون سا کمرا؟"

"اوہ، ہاں اب نمبر 252۔" ویرن نے قم کو گھورتے ہوئے جواب دیا۔ قم نے کوئین کو دیکھا جس کے چہرے پر مزاحیہ تاثرات تھے۔ کچھ غلط ہو رہا تھا لیکن وہ کیا بتائے؟ اسے کوئی صحیح آئیڈیا نہیں مل رہا تھا۔ وہ کمرے میں موجود آدمی کی جانب پلٹا جو قم کو ہی دیکھ رہا تھا بلکہ قم کو نہیں، اس کے بال کی لباس پر کسی چیز کو دیکھ رہا تھا۔

"اچھی پن ہے، کہاں سے لی؟" لمبا آدمی بولا۔

"کہیں سے نہیں، ملی تھی۔" قم نے جواب دیا۔

"مسٹر ویرن، دیکھیے، ایسی چیز پہلے کبھی دیکھی ہے؟" لمبے آدمی نے ویرن کی توجہ دلائی۔ ویرن گھوم کر قم کے سامنے آیا۔ اس کے عضلات میں تناؤ پیدا ہو گیا۔ گمشدہ بیگ قم کے بائیں کالر کے نیچے موجود تھا۔

قم الجھن کا شکار تھا۔ "اس کو لونس مل گئے ہیں تو ہم چلتے ہیں۔"

"اوہ... ہاں، کیوں نہیں۔" لمبے آدمی نے کہا۔

کوئین مطلوبہ کاغذات لے کر باہر آگئی، اس نے اِدھر اُدھر دیکھا اور چل پڑی۔ "قم تم ٹھیک ہو؟" اس نے سرگوشی کی۔

"ہاں، کمرے کی کیا حالت تھی؟"

"کمرا ٹھیک تھا۔"

"کیوں؟"

"چلو، چلو جلدی کرو۔" وہ کلاس کی طرف جا رہے تھے۔ کوئین نے پھر اسے دیکھا تاہم خاموش رہی۔ قم جانتا تھا کہ کمرے میں کوئی کارروائی ہوئی ہے لیکن کیا ہوئی ہے؟ وہ اس جانب سے ذہن کو ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔

☆☆☆

کرٹ کھل کر ہنس رہا تھا۔

"کون سا لطیفہ ہے؟" ویرن نے کہا۔

"ہم ایک ہفتے سے بگ کی تلاش میں چکرا رہے ہیں اور وہ لڑکا اسے اسٹک پن کی طرح کوٹ پر سجائے پھر رہا ہے۔" کرٹ پھر ہنسنے لگا۔ ایلیٹ نے احمقوں کی طرح دانت نکالے۔ ویرن نے دانت پیسے۔

"براؤن اور کلیری آج رات اٹلانٹک سٹی جا رہے ہیں چیف، شاید ہماری قسمت کی تبدیلی شروع ہونے والی ہے۔" ایلیٹ نے بتایا۔

"ہمیں بگ واپس ملنے والا ہے، ابھی اس کا راز نہیں کھلا۔" ویرن نے کہا۔ "لیکن اگر وہ اسی کوٹ میں روانہ ہوتا ہے تو پھر تم دونوں کو بھی اٹلانٹک سٹی جانا پڑے گا اور موقع ملتے ہی بگ واپس حاصل کرنا ہے لیکن یہ واردات صفائی کے ساتھ کرنی ہے۔" ویرن نے دونوں کو ضروری ہدایات دیں۔ وہ اب کچھ مطمئن نظر آ رہا تھا۔

☆☆☆

"مجھے امید ہے کہ میں کوئی غلطی نہیں کر رہی۔" کوئین نے اپنا بیگ "گرمن" میں اچھالا۔

قم نے اپنا بیگ بھی وہیں رکھا اور ڈِکی بند کر دی۔ "کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"میرا مطلب ہے کہ ہم دوستوں کی حیثیت سے سفر کر رہے ہیں۔ کوئی گڑبڑ نہیں ہوگی۔"

وہ ہنس پڑا۔ "گڑبڑ؟"

"تم جانتے ہو میرا کیا مطلب ہے، میں نہیں چاہتی کہ کوئی غلط فہمی ہو۔"

"تم واقعی "کوئین" ہو۔" وہ بولا۔ "اور میں ہیرو... ہیرو کا کام "کوئین" کی حفاظت کرنا ہے اور صحیح سلامت کنگ تک پہنچانا ہے... ویسے کنگ ہے کون؟"

"کنگ کا ابھی کچھ پتا نہیں۔"

"ہائے... کب پتا چلے گا؟" قم نے ٹھنڈی سانس بھری۔

کوئین اپنی نشست سنبھال رہی تھی تو ایک سیاہ رنگ کی سیلیکا کار عین اس کے قریب آ کے رکی۔ وہ حیران ہوئی کہ پارکنگ کی متعدد خالی جگہوں کو چھوڑ کر وہ کار وہاں کیوں آن رکی۔ اس میں سے بھورے بالوں والا ایک ہٹا کٹا آدمی نکلا اور ان کی جانب دوستانہ انداز میں سر کو جنبش دے کر آگے بڑھ گیا۔ کوئین اسے پہچان گئی تھی۔ وہ اسے سائنس

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں؟

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook fb.com/paksociety

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

www.paksociety.com

سینٹر کی سیکیورٹی ڈیسک پر نظر آیا تھا۔ کوئین نے دیکھا کہ وہ اس کے قریب سے گزرتے وقت ٹم کو گھور رہا تھا۔

ٹم کی گاڑی کا انجن بیدار ہوا۔ کوئین نے خیالات کو جھٹکا۔ اب اس کی ذہنی رو ٹم کی طرف تھی۔ وہ اسے پسند کرتی تھی۔ تاہم یہ مناسب وقت نہیں تھا کہ کوئی سنجیدہ تعلق پیدا کیا جائے۔ ابھی کافی وقت پڑا تھا۔ فی الحال اسے مستقبل پر نگاہ رکھنی چاہیے۔

دونوں نیوجرسی کے روٹ 40 (فورٹی) پر تھے۔ ان کا رخ اٹلانٹک سٹی کی جانب تھا۔ ”مجھے روپوں کی خوشبو آرہی ہے۔ مجھے ابھی لائحہ عمل ترتیب دینا چاہیے۔“ ٹم نے کہا۔

”کیسا لائحہ عمل؟“

”ہم دونوں کھیلیں گے۔“

”نہ مجھے کھیلنا آتا ہے نہ میری استطاعت ہے۔“

”تم میرے پیسوں سے کھیلو گی۔“ ٹم نے اسے بلیک جیک کے بارے میں لیکچر دینا شروع کیا۔ اس نے کوئین کو بتایا کہ کیسینو والے کیسے جیتتے ہیں اور کھیلنے والوں کی ترکیبوں کو کیسے ناکام بناتے ہیں۔ اور وہ خود کیا کرتا ہے۔

”تو پھر تم بھی کیوں کھیلتے ہو؟“

”یہ پیسوں کا یا ہار جیت کا سوال نہیں ہے۔ یہ طریقۂ کار کی بات ہے۔ کیسینو کا اپنا سسٹم ہے۔ میں پیسے جیتنے سے زیادہ سسٹم کو ہرانے میں دلچسپی رکھتا ہوں۔ ہر کارڈ میرے ذہن میں رہتا ہے اور میں کیسینو سسٹم کو ہرا سکتا ہوں۔“ وہ مسکرایا اور اپنی تکنیک کی مزید وضاحت کی۔ ”اب تو تم بھی ہمدرد کے لیے۔“

”کیا مطلب؟“

”جانتی ہو اس کا مطلب؟“ ٹم نے انگوٹھا اور چھوٹی انگلی بلند کی اور درمیانی تینوں انگلیوں کو تہ کرلیا۔ پھر وہ اس اشارہ کو آگے پیچھے کرنے لگا۔ ”یہ ہوائی (Hawai) کا مخصوص اشارہ ہے، جب میں یہ اشارہ کروں تو تم ہارنا شروع کردینا۔“ اس نے کوئین کو آنکھ ماری۔

”ہے... ہے...“ کوئین نے مکا دکھایا۔

”ارے بھئی، میری آنکھ میں کچھ گر گیا ہے۔“ ٹم نے دفاع کیا۔

☆☆☆

وہ دونوں کیسینو ٹیبل پر تھے۔ ٹم، کوئین کے عقب میں کھڑا تھا۔ وہاں تین مرد اور ایک عورت کھیل میں شریک تھے۔ کوئین کا تعارف اس نے نئے کھلاڑی کے طور پر کرایا۔ وہ ٹیبل کے قوانین کے دائرے میں رہتے ہوئے کوئین کو کھلا رہا تھا۔ جلد ہی کوئین 100 ڈالر ہار گئی۔ پھر ہاری... بالآخر 100 ڈالر جیتے اور پھر ہار گئی۔ دھیرے دھیرے وہ رواں ہوگئی۔ اسے مزہ آنے لگا۔ ایک نشست خالی ہوتے ہی ٹم کھیل میں شریک ہوگیا۔ اب دونوں انفرادی طور پر کھیل رہے تھے۔ ٹم دو اشارے استعمال کررہا تھا۔ ایک ہوائی والا اشارہ دوسرا اشارہ... وہ کہنی میز پر ٹکا کر مٹھی بند کرلیتا اور ٹھوڑی اس پر ٹکا دیتا... مطلب کوئین اب اپنے ذہن سے کھیلے۔ ٹم نے اشارے بہت کم استعمال کیے۔ ٹیبل پر آنے والا ہر کارڈ اس کی یادداشت میں محفوظ تھا۔ وہ اپنی مرضی سے ہار اور جیت رہا تھا۔

”بس کرو بھئی... ڈنر کے لیے چلتے ہیں۔“ ٹم کھڑا ہوگیا۔

”بھوک لگنے لگی۔“

”... ہاں... کچھ کھا لینا چاہیے۔“ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

”گریٹ۔“ اس نے کوئین کے کان میں سرگوشی کی۔

”کتنے بن گئے؟“

”دو ہزار ڈالر۔“

کوئین خوش بھی تھی اور پریشان بھی۔ ”یہ سب تمہارے ہیں۔“

”اوہ... ہو، ابھی تو ابتدا ہے۔ کیا کرتی ہو؟ رکھو... ایک ہی بات ہے۔“ کوئین نے اسے گھورا تاہم خاموش رہی۔

”چلو پہلے باہر چلتے ہیں۔ مجھے تازہ ہوا کی ضرورت ہے۔“ کوئین نے خواہش ظاہر کی۔

کوئین نے باہر آکر گہری سانس لی۔ وہ ریلنگ سے لگی ہوئی اٹلانٹک کی خنک ہوا سے لطف اندوز ہورہی تھی۔ تاریکی میں ڈوبے ساحل سے سمندر کی موجیں ٹکرا رہی تھیں۔

”میں ریت پر چلنا چاہتی ہوں۔“ اس نے جوتے اتارے۔ ٹم تو بندۂ بے دام تھا حالانکہ اسے جوتوں میں ریت کے خیال سے وحشت ہورہی تھی۔ کوئین نے سیڑھیوں پر قدم رکھا اور اسے وہی سنسنی محسوس ہوئی جو کیسینو میں ہوئی تھی کہ کوئی ان کی نگرانی کررہا ہے۔ اس کا یہ احساس پھر شدت سے ابھرا۔ وہ مڑی، بالائی ریلنگ پر اس کی نظر گئی۔ ریلنگ کے پاس دو تاریک سائے ان دونوں کی جانب دیکھ رہے تھے۔ کوئین کو کچھ مشکوک لگا۔ اس نے ٹم کے بازو کو پکڑ لیا۔ ”ہمیں واپس جانا چاہیے۔“ اس کی آواز میں سراسیمگی تھی۔

”ابھی تو آئے ہیں۔“

کوئین نے پھر اوپر دیکھا۔ دونوں مرد تھے اور اونی ٹوپی چڑھائی ہوئی تھی۔ اس کے دیکھتے ہی دیکھتے اونی ٹوپیوں نے پورا چہرہ ڈھک لیا اور ماسک کی شکل اختیار کرلی۔ وہ سیڑھیوں سے نیچے کی طرف آنے لگے جہاں وہ دونوں موجود تھے۔

”ٹم... م... م...“ وہ چیخی۔ بھاری قدموں کی آواز ٹم کو بھی سنائی دی۔ وہ مڑا تاہم اس سے قبل کہ وہ کچھ سمجھتا، دونوں اجنبی ان کے سر پر پہنچ گئے۔ دونوں نے ٹم پر حملہ کیا اور وہ باقی ماندہ سیڑھیوں سے لڑھکتا ہوا ریت پر جا گرا۔ دونوں اسے مار رہے تھے اور اس کے کپڑوں کے ساتھ الجھے ہوئے تھے۔

چند سیکنڈ تک کوئین سکتے اور خوف کے عالم میں کھڑی رہ گئی۔ پھر اس نے مدد کے لیے چلانا شروع کردیا۔ ساتھ ہی وہ دوڑتی ہوئی جائے واردات پر پہنچ گئی۔ وہ کیا کرسکتی تھی۔ اس نے حملہ آوروں کی پشت پر مکے برسائے۔ ایک نے پلٹ کر اسے پرے دھکیل دیا۔ اس کی جیب سے کیسینو کے چپس نکل کر گر گئے۔ چھوٹے قد والے نے چپس سمیٹنا شروع کردیے۔ دوسرا ٹم کے ساتھ الجھا ہوا تھا۔ اسی اثنا میں کوئین سنبھل چکی تھی۔ دوسرا حملہ آور ٹم کو چھوڑ کر کوئین کی جانب جھپٹا۔ کوئین نے سیڑھیوں کی طرف دوڑ لگائی۔ ساتھ ہی وہ مدد کے لیے چیخ رہی تھی۔ ابھی وہ آدھے راستے میں تھی کہ لمبا آدمی اس تک پہنچ گیا۔ اسی وقت ٹم ظاہر ہوا... اس کے منہ اور ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ اس کا گھونسا ماسک کے نیچے حملہ آور کی ناک پر پڑا۔ کوئین نے عجیب سی آواز سنی ساتھ اذیت میں ڈوبی ہوئی چیخ۔ ٹم کا وار بھرپور اور نازک مقام پر لگا تھا۔ اس دوران پستہ قد نے اپنے ساتھی کو منظرِ عام سے ہٹالیا۔

کوئین متواتر چلا رہی تھی۔ اس نے کیسینو سے سیکیورٹی گارڈز کو نکلتے دیکھا۔ وہ پلٹی لیکن دونوں حملہ آور تاریکی میں غائب ہوگئے تھے۔ ٹم ریلنگ کے ساتھ ٹکا ہوا ہانپ رہا تھا۔ کوئین اس کی طرف لپکی اور اسے بانہوں میں لے لیا... وہ رو رہی تھی۔

☆☆☆

”کم از کم میرے دانت تو بچ گئے۔“ ٹم ہوٹل کے کمرے میں بستر پر بیٹھا تھا۔ وہ ان کے رخسار پر برف کی ٹکور کررہا تھا۔

کوئین گھٹنوں کے بل اس کے پاس بیٹھی تھی۔

”تمہاری زندگی بھی جاسکتی تھی۔“ وہ دونوں ہوٹل اور سٹی پولیس ڈپارٹمنٹ کو تفصیلات بتا کر واپس آگئے تھے۔ اتفاق رائے پایا جاتا تھا کہ یہ لوٹ مار کی عمومی واردات تھی لیکن کوئین کے دماغ میں کچھ اور تھا، اسے یقین ہو چلا تھا کہ ان دونوں کی شروع سے نگرانی ہورہی تھی۔

ٹم کے اسپورٹس کوٹ کی بری حالت تھی۔ اس نے کوئین کو دیکھا اور اس کا بازو سہلایا۔ ”تم ٹھیک ہو؟“ کوئین کو اس کے خلوص اور فکر کی حرارت اچھی لگی۔ اس نے سر ہلایا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

”تم بہت بہادر ہو۔“ ٹم نے ستائش کی۔

”بہادر؟“

”ہاں، تم پستہ قد کے ساتھ مصیبت میں تھیں۔ پھر بھی میری مدد کے لیے آئیں، میں نے دیکھا تھا۔“

”میں برداشت نہیں کرسکتی تھی، کیا مجھے تماشا دیکھنا چاہیے تھا؟“ کوئین قریب آگئی اور اپنا سر ٹم کے شانے پر رکھ دیا۔

”درد ہورہا ہے؟“

”اب نہیں۔“

کوئین جذباتی ہوگئی۔ اسے سانس لینے میں مشکل ہورہی تھی۔ ٹم کے لیے تمام تر اچھے احساسات نے اس کا احاطہ کرلیا تھا۔ تمام شکوک اور تحفظات کہیں گم ہوگئے۔ آج وہ ٹم کے ساتھ آگے کی دیوار عبور کرسکتی تھی۔ اس نے سر اٹھایا اور بڑی نرمی سے ٹم کے متورم نچلے ہونٹ پر اپنے گرم لبوں کی تپش منتقل کردی۔

”سوری۔“ کوئین نے کہا۔ ”مجھے نہیں پتا میں نے ایسا کیونکر کیا۔“ اور یہ سچ تھا... نہ اس کا ارادہ تھا۔ نہ اس نے سوچا تھا۔

”ایک بار اور۔“ ٹم نے گداز سرگوشی کی۔ ”لیکن دھیرے سے، ورنہ میں مر جاؤں گا۔“

پھر جو ہوا وہ فطری تھا۔ دھیرے سے شروع ہوا... کوئین کی نیلے کٹوروں جیسی آنکھیں بند ہوگئیں۔ نیند آنکھوں کے پیچھے ان گنت رنگ، انوکھے رنگ، جو اس نے کبھی نہیں دیکھے تھے... رنگوں کی برسات تھی... وہ بے سدھ ہوگئی۔ اس کے روئیں روئیں میں ننھے دیے جل اٹھے۔ ٹم کی تمام تر تکلیف انوکھی گرم جوشی، غیر متوقع ملن نے جذب کرلی تھی۔ دونوں اس سحر انگیز مرحلے سے گزر گئے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

جس کا ان دونوں نے نہیں سوچا تھا۔

☆☆☆

وہ پشت کے بل خاموش لیٹی تھی۔

”یہ کیا کر دیا ہم نے تھم۔“ بالآخر وہ بول پڑی۔

”تمہارا مطلب ہے کہ ہم نے ایک حسین دوستی کو نابود کر دیا؟“

”ہاں۔“

وہ قریب آگیا اور ہونٹوں سے اس کے کان کو سہلانے لگا۔

”میں یقین سے کہتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے لیکن ہمیں گزرے لمحات سے آنکھیں بھی نہیں چرانی چاہئیں۔“

”میں سمجھ رہی ہوں۔“

”کیا تم چاہتی ہو کہ ہم آئندہ اس حد تک نہ جائیں؟“

”نہیں، لیکن جب ہم تنہا ہوں گے تو کیا ہم پھر ایسا ہی چاہیں گے؟ تم ابھی مزید ملوث نہیں ہونا چاہتی، کم از کم اس مرحلے پر۔“

”کیا تم ملوث ہو گئی ہو؟“

کوئین نے اسے دیکھا۔ کسی کے بارے میں اس کے ذہن میں کبھی ایسے احساسات نے جنم نہیں لیا تھا۔ یہ پیار تھا، محبت تھی... ”ہاں، ہاں ہاں... اور تم؟“

”میں نے تو جب پہلی بار تمہیں دیکھا تھا تب سے ہی ...“ وہ چپ ہو گیا۔ کوئین سمجھ گئی تھم آگے کیا کہنا چاہتا ہے۔

☆☆☆

”تمہارے ساتھ کیا مصیبت آگئی ہے؟“ ویرن نے کرٹ کو دیکھا۔ کرٹ کی سوجی ہوئی رنگین ناک پر بینگنی رنگ کی جھلک تھی۔ ”بگ کہاں ہے؟“

کرٹ نے تھم کے کوٹ سے نوچا ہوا بگ ویرن کی ہتھیلی پر رکھ دیا۔ ویرن نے اسے زمین پر گرا کر جوتے کی ایڑی سے کچل دیا۔ ایلیٹ کونسول کی جانب متوجہ ہو گیا۔ اور کرٹ ناک کے لیے برف کی تلاش میں نکل گیا۔ ویرن کچھ مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔ تاہم وہ کوئین کو ایک مسئلہ سمجھ رہا تھا۔ ایلیٹ نے سیٹنگ یونٹس کی بھرپور جانچ پڑتال کی اور مطمئن ہو گیا۔ سب کچھ ٹھیک تھا۔ گڑبڑ لڑکی کے ساتھ ہی تھی... کیا تھی؟

☆☆☆

اٹلانٹک سٹی کے حادثے کے ایک ہفتے بعد تک تھم نے کافی بے قراری میں وقت گزارا۔ وہ اس کے قریب رہنا چاہتا تھا لیکن سات دن بہت مصروف رہے۔ کلاس، لیب اور کوئین کی عارضی ملازمت۔ مزید برآں رات تک دیر تک پڑھائی۔ دونوں کے پاس ساتھ گزارنے کے لیے وقت ہی نہیں تھا۔

ڈاکٹر ہیرن کی کلاس میں اس وقت تھم نے کوئین کے چہرے پر مشکل اور الجھن کے آثار دیکھے، جب ہیرن اوورسیز میڈیکل سہولتوں کی یکساں تقسیم کے حوالے سے مرکزی گورنمنٹ کی اتھارٹی کے خیالات کی تشریح کر رہا تھا۔

تھم سمجھ نہیں سکا۔ خود اس کو تو ہیرن کے خیالات دوسرے طلبا کی طرح بہت عمدہ لگ رہے تھے۔

”مریضوں کا کیا ہوگا؟“ کوئین نے سوال کیا اور قریباً ایک درجن سر کوئین کی جانب مڑ گئے۔

ہیرن نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ”مریضوں کی مختلف درجہ بندی ضروری ہے۔ وہ سب بہترین میڈیکل کیئر وصول نہیں کر سکتے۔ اور کسی کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ کس قسم کی میڈیکل کیئر کے لیے ان کی درجہ بندی کس طرح کی جائے۔ کوئی اس سے خوش نہیں ہوگا لیکن یہ ایک ناپسندیدہ حقیقت ہے جس کا سامنا کرنا پڑے گا۔“

”ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے مریض ہمیں جہاں بھی ملے ہمیں بہترین علاج کی کوشش کرنی ہوگی۔ ہم منتخب شدہ آبادی کے لیے ایسا نہیں کر سکتے۔ یہ خدا کے کھیل ہیں ہم خدا کا کردار کیونکر ادا کریں گے۔“ کوئین متفق نہیں تھی۔

”لیکن گیم ایسے ہی چل رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انگرا ہم کے گریجویٹ، پرائمری کیئر کے لیے خدمات انجام دیتے ہیں۔ یہ فرنٹ لائنز ہیں۔“ ہیرن نے کہا۔

تھم کے احساسات عجیب تھے۔ کہیں گہرائی میں وہ کوئین سے اتفاق کر رہا تھا لیکن کوئی اور چیز اسے ڈاکٹر ہیرن کی طرف دھکیل رہی تھی۔ مشکل یہ تھی کہ ہیرن کے اختتامی فقرے کوئین کے سوال کے جواب میں حرف بہ حرف تھم کے ذہن میں بھی آئے تھے۔ جیسے اسے اس کے لیے پہلے سے تیار کیا گیا ہو۔ یہ ایک ناقابل یقین اور پریشان کن بات تھی۔ ایسا کیسے ممکن ہے؟ دفعتاً وہ کلاس سے نکل گیا۔ وہ چل نہیں رہا تھا، دوڑ رہا تھا۔

☆☆☆

اٹلانٹک سٹی کے واقعے کے بعد ڈاکٹر ہلسٹن کی آمد و رفت خانے میں موجود کنٹرول روم میں بڑھ گئی تھی۔ وہ کوئین کے

بارے میں کچھ سننا چاہتا تھا۔ ویرن نے اسے آخری ہیرن کی کلاس کی ریکارڈنگ سنائی۔ کوئین کے خیالات واضح اور اختلافی تھے۔ ویرن سمجھتا تھا کہ ہلسٹن کیا سوچ رہا ہے۔ تاہم کس کو الزام دیا جا سکتا تھا۔

”تم نے اس لڑکی کے سیٹنگ یونٹ کے بارے میں کیا کیا؟“ ہلسٹن ویرن سے مخاطب تھا۔

”ہم بے بس ہیں۔ اس کے کمرے میں ہر چیز ٹھیک کام کر رہی ہے۔“

ہلسٹن خاموش تھا۔ آخرکار وہ تھکی ہوئی آواز میں بولا۔ ”کیا کیا جا سکتا ہے... سوائے اس کے...“ وہ پھر چپ ہو گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

☆☆☆

تھم بے سکون تھا۔ رات وہ ٹھیک طرح سو نہیں سکا۔ صبح اس نے گراؤنڈ فلور کے شمالی بازو کا رخ کیا۔ وہاں طالب علم جونیو کاؤچ پر لیٹا مووی دیکھ رہا تھا۔ تھم وہیں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے مووی نہیں دیکھی تھی تاہم وہ پیٹر ویلر کو پہچان گیا۔ اسکرین پر پیٹر ویلر کسی چیز کی تلاش میں اپارٹمنٹ کا تیاپانچہ کر رہا تھا۔ تھم بے خیالی میں اسکرین کو گھور رہا تھا۔ اس کے ذہن میں ہیرن کی کلاس کے مناظر تھے۔ وہ یقین کرنے کے لیے تیار نہیں تھا کہ وہ دوسروں کی طرح سوچتا ہے اسے فخر تھا کہ وہ دوسروں سے مختلف ہے لیکن اسے احساس ہو رہا تھا کہ انگرا ہم کے سسٹم میں وہ ایک دانشمند ”کلون“ بنتا جا رہا ہے بلکہ دوسروں کے ساتھ بھی ایسا ہی تھا۔ سوائے کوئین کے۔

اسکرین پر پیٹر اب ٹیلی فون کی پلیٹ کھول رہا تھا۔ تھم کے خیالات معاً منتشر ہو گئے۔ کیمرے نے کلوز اپ دکھایا۔ پیٹر نے فون کے اندر سے کوئی مختصری چیز برآمد کر لی تھی۔ تھم کرسی پر سیدھا ہو گیا۔ کیمرا کے کلوز اپ کے باعث وہ مختصر شے کو بخوبی دیکھ رہا تھا... یہ جانی پہچانی چیز تھی۔

”ہے جو۔“ وہ بولا۔ ”کیا ہو رہا ہے؟ پیٹر کیا تلاش کر رہا ہے؟“

جونیو نے نگاہ ہٹائے بغیر جواب دیا۔ ”اس نے اپارٹمنٹ میں بگ دریافت کیا ہے۔“

تھم کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ اس کا ذہن خیالات کا جنگل بنا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کھلی فضا میں کھڑا تھا۔ دسمبر کی سرد رات میں۔ اس نے زندگی میں بگ جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی تھی۔ نہ انگرا ہم میں۔ وہ کڑیوں سے کڑیاں ملا رہا تھا۔ میڈیکل اسٹوڈنٹس کے لیے بگنگ کی کیا ضرورت تھی۔ کمرا نمبر 252 میں ویرن کی کیا دلچسپی تھی۔ یہ پُراسرار اور خوفناک چیز تھی۔ انہوں نے بگ تھم کے کوٹ پر دیکھ لیا تھا۔ تھم کو اب پتا چلا کہ وہ کوئی بگ انسٹرومنٹ تھا۔ ٹھیک بارہ گھنٹے بعد اٹلانٹک سٹی میں اس نے رقم بھی کھو دی تھی اور پن اسٹک بھی۔ رقم کا ڈراما تھا۔ وہ لوگ بگ کے پیچھے تھے۔ کیا انگرا ہم میں ہر چیز کی نگرانی ہو رہی ہے۔ یہاں کوئی پرائیویسی نہیں ہے لیکن آخر کیوں؟ اگر کوئین کا کمرا بگڈ تھا تو پھر اس کا بھی ہوگا۔ وہ پلٹا اور اپنے کمرے کی طرف روانہ ہو گیا۔

☆☆☆

اس نے اپنے روم میٹ کیون کو قائل کر لیا کہ وہ ایک رات ہال میں یہاں کہیں اور گزارے کیونکہ وہ کچھ وقت کوئین کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں اور وومن کنٹری میں شور بہت ہوتا ہے۔ کیون رضامند ہو گیا۔ یہ اور بات ہے کہ وہ کوئین کا نام سن کر کچھ اور سمجھ بیٹھا تھا۔

”مزے کرو دوست۔“ کیون نے جاتے جاتے کہا۔ تھم بمشکل مسکرایا اور اس کے نکلتے ہی کمرا لاک کر دیا۔

تھم نے کمرے کی تلاشی لینی شروع کی۔ کوئی چیز نہیں چھوڑی۔ تاہم اسے مایوسی ہوئی۔ وہ ہار ماننے والا نہیں تھا۔ بالآخر چھت کے دو بلبوں کی وائرنگ کے عقب میں اس نے اسٹک پن دریافت کر لی۔ جو تار میں احتیاط سے اٹکی تھی جس کا دیکھ لیا جانا ممکن نہیں تھا۔ وہ سنسنی محسوس کر رہا تھا۔ کیا کرے؟ شہادت اسے مل گئی تھی۔ ویرن کو رپورٹ کرنا تو خود کو خطرے میں ڈالنا تھا۔ پھر کس کو بتائے۔ اسے یقین ہو چلا تھا کہ انگرا ہم محض ایک میڈیکل کالج ہی نہیں ہے بلکہ یہاں کسی قسم کی خفیہ سرگرمیاں بھی جاری ہیں۔ طلبا کے ذہن میں خیالات پلانٹ کیے جا رہے ہیں۔ برین واشنگ یا ہپناٹزم؟ لیکن کس طرح... یہ بگ کافی نہیں ہے۔ کمروں میں مزید آلات بھی ہوں گے۔ لیکن کہاں وہ پہلے ہی کمرا بری طرح کھنگال چکا تھا۔ اس کی نظر بستر کے سرہانے پر گئی جو لکڑی کا بنا تھا۔ اس نے احتیاط سے بگ اس کی جگہ پر لگا دیا۔ وہ سننے والوں کو ہوشیار نہیں کرنا چاہتا تھا پھر اسکرو ڈرائیور لے کر وہ لکڑی کے سرہانے پر آ گیا۔

☆☆☆

”یس چیف۔“

ویرن ”شاٹ گن نیوز“ سے نگاہ ہٹا کر ایلیٹ کی جانب متوجہ ہوا۔ جو کونسول کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔

ویرن اٹھ کھڑا ہوا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

''کیا ہے؟''

''کمرا نمبر 125 میں سے عجیب آوازیں آرہی تھیں۔''

''کیسی آوازیں؟''

''فرنیچر اِدھر اُدھر کرنے کی۔''

ویرن نے سوچا۔ ''بگ کام کررہا ہے؟''

''بگ کو کسی نے نہیں چھوا۔''

''تو کیا وجہ ہو سکتی ہے، کیا وہ کوئی چیز ڈھونڈ رہا ہے؟''

''پتا نہیں۔'' ایلیٹ نے کہا۔ ''تاہم پانچ منٹ قبل سینسنگ مردہ ہوگیا تھا۔''

''کیا خیال ہے، کیا وجہ ہو سکتی ہے؟''

ایلیٹ نے ویرن کو دیکھا۔ ''میرے خیال میں ٹیمپرنگ۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ بستر کے سرہانے میں؟''

''بالکل۔'' ایلیٹ نے سر ہلایا۔ ''غالباً اس نے یونٹ کا پلگ نکال دیا ہے۔''

''کس نے؟''

''براؤن دی کڈ۔''

ویرن نے لرزتے ہاتھوں سے آنکھوں کو مسلا۔ کیا وہ سال قبل والا واقعہ دہرایا جانے والا ہے۔ ''کرٹ کو بلاؤ اور لڑکے کو یہاں لاؤ۔''

''احتیاط کرو چیف۔'' ایلیٹ نے کہا۔ ''یہ ایک غلط فہمی بھی ہو سکتی ہے۔''

''جہنم میں جاؤ۔ یہ براؤن کڈ جب سے یہاں آیا ہے کوئی نہ کوئی پریشانی آتی رہتی ہے۔ ہمیں اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔''

ایلیٹ نے کرٹ کو بلالیا۔ اس نے ساری بات سن کر اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا۔ اس کا السر پریشان کررہا تھا۔ ٹربل۔۔۔

☆☆☆

اسٹیل بولٹ کھولنے اور ہیڈ بورڈ کو الگ کرنے میں قم کو ایک گھنٹا لگ گیا۔ جو کچھ اس نے دیکھا، نہ کبھی دیکھا تھا نہ وہ اسے سمجھ سکا۔ وائرز، سرکٹ بورڈ اور ایک چمکتی ہوئی سیاہ رنگ کی ڈسک۔ یقیناً یہ سارے خفیہ انتظامات ہر کمرے میں ہوں گے۔ اگر اس کی کارروائی کے نتیجے میں کہیں الارم بجا ہو تو کیا ہوگا۔ وہ خوف زدہ ہوگیا تھا۔ اسے یہاں سے نکلنا چاہیے۔ اس نے سوچا کہ کاش وہ یہ سب کچھ نہ کرتا۔ وہ خود کو تنہا محسوس کررہا تھا۔ کوئی اس سمیت طلبا کے اذہان کو ٹیمپر کررہا تھا۔ وہ کس طرح یہ برداشت کرسکتا تھا۔ صرف کوئین غیر متاثر رہی تھی۔ شاید اس کے کمرے کے آلات میں کوئی خرابی تھی۔ تب ہی ویرن، کوئین کے کمرے پر منڈلاتا رہا تھا۔

اسے کوئین کو باخبر کرنا ہوگا۔ دونوں کے پاس ایک دوسرے کے کمرے کی ایک ایک چابی تھی۔ کوئین کے کمرے کی چابی اس نے جیب میں ڈالی۔ چلتے چلتے اس نے ایک نوٹ پیڈ اور قلم بھی رکھ لیا۔

☆☆☆

کوئین کی آنکھ اچانک کھل گئی۔ چند لمحوں تک اسے پتا ہی نہیں چلا کہ کیا ہوا۔ دوسری مدھم دستک نے اسے احساس دلایا کہ دروازے پر کوئی ہے پھر دروازہ کھل گیا۔ کوئین کو تعجب ہوا۔

''قم تم ہو؟''

قم نے دروازہ بند کرکے فوراً بتی روشن کی اور ہونٹوں پر انگلی رکھ لی۔ کوئین اسے دیکھ کر خوف زدہ ہوگئی۔ قم ہراساں تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں دہشت کی جھلک تھی۔

کوئین کا منہ کھلا رہ گیا۔ وہ کچھ بول نہ سکی۔

قم نے تیزی سے نوٹ پیڈ پر قلم چلایا اور اس کی آنکھوں کے سامنے کردیا۔ کوئین کا چہرہ پیلا پڑ گیا۔ اس کا دماغ کام نہیں کررہا تھا۔

قم نے پھر لکھا۔ ''مجھے کار میں ملو۔''

دونوں ہی حیران و پریشان تھے۔۔۔ کیا ہورہا ہے۔۔۔ اور کیا ہونے جارہا ہے۔

☆☆☆

''کیا تم سن رہے ہو چیف؟'' ایلیٹ نمبر 125 سے بول رہا تھا۔

''ہم اس کے کمرے میں ہیں۔ تاہم وہ نکل چکا ہے۔ سارا کمرا اُدھڑا پڑا ہے۔ ہیڈ بورڈ بھی۔۔۔ ہم اسے تلاش کرنے باہر جارہے ہیں۔''

''ٹھیک ہے، آؤٹ۔'' ویرن نے اتفاق کیا۔

بہت برا ہوا۔ اسے ہیلمسٹن کو بتانا پڑے گا۔ دو سال قبل کا بھیانک خواب خود کو دہرا رہا تھا۔ اس نے فون اٹھایا۔ اس کی انتڑیاں آپس میں الجھ گئیں جیسے پیٹ میں اینٹھن ہورہی تھی۔

☆☆☆

قم سیڑھیوں کی طرف بھاگ رہا تھا تب اسے احساس ہوا کہ کار کی چابیاں تو کمرے میں ہی رہ گئی ہیں۔ اسے رکنا پڑا۔

جب اس نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تو کمرا تاریک تھا۔ کیا اسے روشنی کرنی چاہیے۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ کسی نے اس کا بازو پکڑ کر اندر گھسیٹ لیا۔ اس نے چیخنا شروع کیا لیکن گردے کے مقام پر لگنے والی خوفناک ضرب نے اس کی چیخ کو کراہ میں بدل دیا۔ اس کا منہ کھل گیا، خود وہ گھٹنوں کے بل زمین بوس ہوگیا۔ اس کے دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے تھے اور منہ میں کوئی چیز ٹھونسی جارہی تھی۔ اس نے دیوانہ وار مزاحمت کی کوشش کی۔ لیکن اس کے ہاتھ عقب میں بندھ گئے تھے اور اب آنکھوں پر بھی ٹیپ لگا دیا گیا تھا۔ وہ بے بس تھا۔

☆☆☆

کوئین کو سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ کوئی بہت خراب بات ہوگئی ہے یا ہونے والی ہے۔ یہ ایک پُراسرار بات تھی کہ سارے کمرے بگڈ ہیں، وہ مگر تفصیلات قم اسی لیے اسے کار میں بتانا چاہ رہا تھا۔ قم کی کار پارکنگ میں اپنی مخصوص جگہ پر تھی۔ اس نے کار میں جھانکا، کوئی نہیں تھا۔ کیا ہورہا ہے؟ قم کہاں ہے؟ سردی اور خوف نے مل کر اسے کانپنے پر مجبور کردیا۔ وہ ٹریک سوٹ اور جیکٹ میں تھی تاہم سردی کی شدت اثر انداز ہورہی تھی۔ اس نے قم کو دی ہوئی چابی رنگ میں سے منتخب کی اور لاک کھول کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔

☆☆☆

قم نے دہشت کو پرے دھکیلنے کی کوشش کی اور خود کو یکجا کرنے لگا۔ یہ احساس ضروری تھا کہ وہ ابھی زندہ ہے۔ یہ اچھی بات تھی۔ دوسری بات وہ زخمی نہیں تھا۔ تیسری بات۔۔۔ اس نے اندازہ لگایا کہ وہ اب بھی کیمپس میں ہے۔ وہ لوگ جب اسے بے دست و پا کرکے وہیل چیئر میں لے کر روانہ ہوئے تھے تو وہ راستوں کا اندازہ لگا رہا تھا۔ جہاں لاکر اسے بازوؤں والی کرسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ اس کے بہترین اندازے کے مطابق وہ کسی تہ خانہ میں تھا اور یہ تہ خانہ سائنس سینٹر میں تھا۔

معاً کسی نے اس کے منہ پر سے ٹیپ کھینچ لیا۔ جب آنکھوں سے ٹیپ ہٹایا گیا تو قم کو تکلیف ہوئی۔ تاہم اب وہ بات کرسکتا تھا اور دیکھ بھی سکتا تھا۔ اس نے آنکھیں بھینچیں۔۔۔ ان کو بار بار کھول اور بند کیا تو اس کی نگاہ نے صحیح طرح کام کرنا شروع کردیا۔

''مسٹر براؤن۔۔۔ مسٹر براؤن۔'' ایک جانی ہوئی آواز آئی جسے قم نے فوراً پہچان لیا۔ ڈاکٹر ہیلمسٹن سامنے آگیا۔ قم نے آنکھیں جھپکائیں۔

''تمہیں پتا ہے کہ ہم تمہارے ساتھ کیا کرنے والے ہیں؟'' ڈاکٹر نے سوال کیا۔

''ڈاکٹر تم اس سارے چکر میں ملوث ہو؟''

''کون سا چکر، براؤن! تم کیا سمجھ رہے ہو؟ یہاں کیا ہورہا ہے؟''

قم نے اطراف میں دیکھا۔۔۔ کمپیوٹرز، سرکٹس، تاریں، کونسول، اسپیکرز، ہیڈ فونز۔ ڈیٹیکٹر۔۔۔ یہ ان کا مرکزی کنٹرول روم تھا جہاں سے وہ اگرا ہم میں ہر جگہ کی نگرانی کرسکتے تھے۔ قم کا شک درست ثابت ہوا تھا۔ اسے اپنی جان واضح طور پر خطرے میں نظر آئی۔ قم کو بہت سے سوالات کا جواب مل گیا تھا۔ مزید برآں وہ بہت سے رازوں سے آگاہ ہوگیا تھا۔ اس نے پھر نگاہ ہیلمسٹن پر مرکوز کی جو مسکرا رہا تھا۔

''نہیں نہیں۔۔۔ مسٹر براؤن ہم تشدد نہیں کریں گے لیکن تمہیں اس وقت تک رکھیں گے جب تک ہم ٹارگٹ حاصل نہیں کرلیتے۔'' ڈاکٹر نے کہا۔

قم لیب کے چوہے کی طرح پھنس گیا تھا اور بخوبی آگاہ تھا کہ ایسی جگہوں پر چوہے، بلیوں کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے۔ کیا ہیلمسٹن ایک ڈاکٹر، محقق اور استاد نہیں ہے؟

ہیلمسٹن نے پھر کہا۔ ''کیا سوچ رہے ہو؟''

قم کو معلوم تھا کہ ایسا اس کے ساتھ کیوں ہوا؟ پھر بھی اس نے سوال کیا۔ ''آخر تم اس حد تک کیوں چلے گئے؟''

ہیلمسٹن نے ویرن کی طرف دیکھا۔ ''اگر تم کو بگ نہیں ملتا تو تم اب بھی ایک اچھے طالب علم کی طرح ہوتے۔'' قم نے فیصلہ کیا کہ اسے کھل جانا چاہیے۔ ''ایسا پھر بھی نہیں ہوتا۔ دوسرے طلبا کے یکساں خیالات نے میرے اندر ہونے والی تبدیلی سے مجھے باخبر کیا۔''

''اس کا اشارہ لڑکی کی طرف ہے شاید۔'' ویرن نے کہا۔

قم نے فوراً ردعمل ظاہر کیا۔ ''اگر اسے کچھ ہوا تو۔۔۔''

''تو کیا کرلو گے؟'' ویرن نے منہ بنایا۔

''خاموش بیٹھو اور سنو۔ جب تم پوری کہانی سن لو گے تو تمہاری سوچ تبدیل ہوجائے گی۔'' ہیلمسٹن نے کہا۔ قم اسے گھورتا رہا۔ ہیلمسٹن نے آغاز کیا۔ ''مسٹر کلیڈ رمین نے جب ''فاؤنڈیشن'' کی بنیاد رکھی تو اس نے ہم خیال لوگوں کا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

بورڈ بنایا۔ یہ لوگ با اثر اور حکومتی حلقوں میں اہم عہدوں پر فائز تھے۔ نہ صرف امریکا میں بلکہ امریکا سے باہر بھی... کلیڈرمین فارما، امریکا میں قائم کی گئی۔ سینیٹر نے دیوار کی تحریر قبل از وقت پڑھ لی تھی۔ نئی ڈرگ پالیسی زیرِ غور تھی۔ اس کے پاس ہونے کے بعد کسی بھی دوائی کو مارکیٹ میں لانا اور بھی مشکل ہو جاتا۔ جب تک کوئی غیر معمولی آئیڈیا سامنے نہیں آتا۔ نئی پالیسی کا پروسس پیچیدہ اور طویل تھا۔ بلکہ طویل تر... بیمار دنیا کے لیے ادویات لانے کے لیے اس نے اک نیا خیال انگرا ہم کی شکل میں پیش کیا اور اسے عملی جامہ پہنایا۔

"اور یہ خیال جان کلیڈرمین کو کھرب پتی بنانے کے لیے کافی تھا۔" قم نے زبان کھولی۔

"میں نہیں سمجھتا کہ مقصد پیسا تھا۔ درحقیقت وہ ایک انقلابی نظریہ رکھتا تھا۔ انسانیت کے لیے بیماریاں، جان لیوا عوارض، کسی آفت سے کم نہیں۔ اور عام بیورو کریسی ان بیماریوں سے نمٹنے کے لیے ادویات کے ضمن میں سرخ فیتے کے سامنے کئی کئی سال نکال دیتے ہیں۔ مسٹر کلیڈرمین نے حیران کن طریقۂ کار وضع کیا، جس میں، میں ان کے ساتھ ہوں۔

"ہر کوئی فیڈرل ڈرگ اتھارٹی سے شاکی ہے لیکن کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ میڈیکل سینٹر بنا کسی تفریق کے ہر ایک کو بہترین توجہ بلا معاوضہ فراہم کرتا ہے۔ سینیٹر نے میڈیکل سینٹرز، نرسنگ ہومز اور فارما کمپنی کو مربوط کیا۔ سب کو KMI کی چھتری کے نیچے اکٹھا کیا۔ KMI فاؤنڈیشن کو فنڈ دیتی ہے اور فاؤنڈیشن، انگرا ہم کو۔"

"بہت خوب۔" قم نے پھر زبان کھولی۔ "لیکن کہیں بھی بجٹس وغیرہ کی وضاحت نظر نہیں آتی۔"

"مسٹر براؤن! مجھے ذرا بتاؤ کہ کیا تمہیں آئیڈیا ہے کہ امریکا کی مارکیٹ میں نئی دوا لانے کی اس وقت کیا لاگت ہے؟"

"پچاس ملین۔" قم نے ہوا میں تیر پھینکا۔

"اوہ کاش ایسا ہوتا۔" ہلسٹن نے قہقہہ لگایا۔ "230 ملین ڈالر... کیا سمجھے؟"

قم ہونق بنا رہا۔ وہ پوری کہانی سننا چاہتا تھا۔ اس نے پلکیں جھپکائیں۔ "مگر تم پیٹنٹ کے بعد چند سال میں لاگت پوری کر لیتے ہو۔" قم نے تکا چلایا۔

"اونہہ... کمپاؤنڈ رجسٹرڈ ہونے کے بعد صرف سات سال تو FDA سے اجازت لینے میں لگ جاتے ہیں۔ حقوق ملنے کے بعد آپ کے پاس دس سال ہوتے ہیں دوا کو مارکیٹ میں فروخت کے لیے۔

"لیکن منافع اصل نکتہ نہیں ہے۔ بات غیر معمولی انسانی زیاں کی ہے جسے کو مفید ادویہ سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ FDA سے اجازت کے لیے شیلف میں پڑی رہتی ہیں۔ دس ہزار تجرباتی کمپاؤنڈز میں سے محض 10 آگے جاتے ہیں اور ان میں سے بھی صرف ایک کو انسانوں پر استعمال کی اجازت ملتی ہے۔ پھر 10000 میں سے یہ ایک دوا مارکیٹ میں آتی ہے۔ مسٹر براؤن! کامیابی کا تناسب 1000 میں سے صرف ایک کو 10 برس میں 9999 کمپاؤنڈز کی لاگت بھی۔ ہے کوئی تجویز تمہارے پاس؟" ڈاکٹر نے قم سے پوچھا۔

قم نے تھوڑی دیر سوچا پھر بولا۔ "ابتدائی برسوں میں ناکام ہونے والے کمپاؤنڈز کی پہلے ہی چھانٹی کر دی جائے۔"

ہلسٹن کے دانت نکل آئے اور اس نے تالی بجائی۔ "بالکل ٹھیک۔ یہی کلیڈرمین کا فارمولا ہے۔ وقت اور پیسا دونوں کی بچت اور مریض کا بھی فائدہ۔"

"تو کیا تم لوگ براہِ راست انسانوں پر تجربہ کرتے ہو؟"

"نہیں ایسا بھی نہیں ہے۔" ڈاکٹر رکا پھر گویا ہوا۔ "پہلے ہم جانوروں پر تجربہ کر کے یہ دیکھ لیتے ہیں کہ فلاں کمپاؤنڈ زہریلا تو نہیں... پھر اسے انسانوں پر آزماتے ہیں۔"

قم ناقابلِ یقین انداز میں اسے گھور رہا تھا۔

"اصل مسئلہ کیا ہے؟" ڈاکٹر نے بات آگے بڑھائی۔ "اصل مسئلہ ہے انسانوں یا مریضوں کی سپلائی جن پر دوا کی افادیت کو پرکھا جا سکے۔ یہاں سے انگرا ہم کے گریجویٹس کا کام شروع ہوتا ہے۔"

قم کو کیتھین کا نوٹس بورڈ یاد آیا جس کی سرخی تھی۔ "وہ لوگ اب کہاں ہیں؟" تقریباً سب اندرونِ شہر یا انگرا ہم سے قریب میڈیکل سینٹرز اور نرسنگ ہومز...

"ہم دوسروں کی طرح عام گریجویٹس پروڈیوس نہیں کرتے۔ مخصوص گریجویٹ... انگرا ہم گریجویٹ... جیسے عام اس بال کو خاص پہچان دی جاتی ہے۔ گیند پر ملک کا یا کلب کا نشان چسپاں ہوتا ہے۔" ڈاکٹر نے وضاحت کی۔ "ایسے گریجویٹ ہماری ضرورت پوری کرتے ہیں۔"

"تو تم اعتراف کر رہے ہو کہ طلبا کی برین واشنگ کی جاتی ہے، انگرا ہم میں؟" قم نے کہا۔

"نہیں نہیں... اسے صرف رویوں کی ایڈجسٹمنٹ کہی جا سکتی ہے۔ ہم تمہاری شخصیت نہیں بدلتے۔ اس مخصوص رویے کی بنا پر انگرا ہم گریجویٹ "بیکار" مریضوں کو انگرا ہم میں ریفر کر دیتے ہیں۔"

"بیکار مریض؟"

"ہاں، جو ویسے ہی مرنے والے ہیں یا جن کا کوئی والی وارث نہیں ہے۔"

قم کو ڈورو تھی یاد آئی۔ کیا وہ محض ایک بے سہارا حیوان کے طور پر یہاں لائی گئی تھی جس پر تجرباتی دوا کو آزمایا گیا۔

اس کے دل میں نفرت کی لہر نے جنم لیا۔ "میڈیکل کیئر کی راشننگ (راشن بندی) یہ سب سوگ آمیز ہے۔" قم نے سوچا کہ اس وقت اسے انگرا ہم کے اسرار کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔ یہی موقع تھا کیونکہ وہ لوگ اسے قابو کر کے بے فکر نظر آ رہے تھے۔ انہیں بے فکر ہونا بھی چاہیے تھا۔ قم کو احساس تھا کہ کوئی کرشمہ ہی ان جونیوں سے اس کی جان چھڑا سکتا ہے۔

"کلیڈرمین ایکویشن کیا ہے؟ اور اس سے متعلق سوالات کی تحریری ٹیسٹ میں شمولیت کا کیا مقصد ہے؟" اس نے سوال کیا۔

ہلسٹن نے دلچسپی سے قم کو دیکھا۔ "تمہارا کیا خیال ہے؟"

"میرے اندازے کے مطابق اگر میں تمام سوالات کے جواب ٹھیک دیتا اور کلیڈرمین ایکویشن کے تین سوالات کے جواب نہ دے پاتا تو مجھے مسترد کر دیا جاتا اور میرے خیال میں تمام مسترد امیدوار کلیڈرمین ایکویشن کی وجہ سے ہی مسترد ہوئے تھے۔ کیا نہیں؟" قم نے استفہامی نظر سے دیکھا۔

"تمہارا دماغ ضرورت سے زیادہ کام کرتا ہے۔" ڈاکٹر نے اسے شاباشی دی۔ "کلیڈرمین ایکویشن کچھ بھی نہیں ہے۔ اس لیے اس کا جواب بھی کسی کو نہیں معلوم۔"

"پھر میں نے ٹھیک جواب کیسے دیے؟"

"تمام امیدواروں کو ٹیسٹ سے قبل رات کیمپس میں گزارنی پڑتی ہے اور مقررہ وقت پر سب سو جاتے ہیں۔" ڈاکٹر نے کہا۔

"سو جاتے ہیں یا بے ہوش کر دیے جاتے ہیں؟"

"تم بہت ہوشیار ہو لڑکے۔" ڈاکٹر نے اعتراف کیا۔ "بے ہوش تو نہیں البتہ اس رات کھانے میں ایک خاص دوا کی آمیزش کے باعث وہ نیند کی مخصوص حالت میں ہوتے ہیں۔ اس دوران میں ان کے دماغ میں کلیڈرمین ایکویشن کے جوابات داخل کیے جاتے ہیں۔"

"کس طرح؟ اور کیوں سب لوگ جواب نہیں دے پاتے؟" قم نے مداخلت کی۔

"اس کا جواب طویل ہے مسٹر براؤن۔ بس یوں سمجھ لو کہ یہ ٹیلی پیتھی اور ہپناٹزم کی شاخ کا امتزاج ہے جسے "THAT" (دیٹ) کا نام دیا گیا ہے۔ ٹیلی ہپناٹک انٹی ٹیوٹ ٹیسٹ۔"

"میں نے کہیں نہیں پڑھا نہ سنا۔"

"بالکل۔" ڈاکٹر نے قم کی بات کاٹی۔ "تم نے کیا، کسی نے بھی نہیں سنا۔ یہ انگرا ہم کی اپنی تحقیق ہے اور "دیٹ" پر مزید کام جاری ہے جس امیدوار کا دماغ "دیٹ" کو قبول نہیں کرتا وہ امیدوار کلیڈرمین ایکویشن کے جواب نہیں دیتا اور ہم اسے مسترد کر دیتے ہیں۔ تم لوگوں کے بستروں میں جدید قسم کے "سینسرز" اور "اسپیکرز" موجود ہیں۔ کنٹرول روم سے ریکارڈڈ کمیونیکیشن لہروں کی شکل میں دماغ تک پہنچتے ہیں۔"

"جناب آپ یہ سب کیوں ...." ویرن نے ڈاکٹر کو ٹوکا۔

"ڈیئر ویرن! ہمارا کوئی نقصان نہیں ہے۔ مسٹر براؤن کا اتنا حق تو بنتا ہے کہ وہ اپنی آخری خواہش پوری کر لے۔"

ڈاکٹر کا لہجہ سپاٹ تھا۔ قم کے بدن میں ایک بار پھر سرد لہر دوڑ گئی۔ اس نے مایوسی پر قابو پانے کی کوشش کی۔

"یعنی برین واشنگ...."

"پھر برین واشنگ؟" ڈاکٹر نے منہ بنایا۔ "نہیں بیٹا... تمہاری یادداشت اور شخصیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ صرف "رویے کی ایڈجسٹمنٹ" ہے۔ آسان الفاظ میں یوں کہو کہ "انگرا ہم کے گریجویٹس کو انگرا ہم کے "علمی نظریات" سے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔"

"سب لوگ جواب نہیں دے پاتے، اس کا مطلب "دیٹ" میں نقص ہے؟" قم نے نیا شوشہ چھوڑا۔

"نہیں، "دیٹ" کے رزلٹ حسبِ توقع ہیں۔ اتنا ضرور ہے کہ ہم اس کو مزید موثر بنا رہے ہیں۔"

"کوئین نے بتایا تھا کہ وہ تین میں سے ایک سوال کا جواب نہیں دے سکی تھی۔" قم نے تجاہلِ عارفانہ سے کام

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

لیا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے اور یہی بات ہمارے لیے باعث تشویش تھی۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ یا تو طالب علم تینوں جوابات دیتا ہے یا پھر ایک بھی نہیں۔" ہلسٹن کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔

قم نے اپنی مسکراہٹ کو دبایا۔ صرف وہ جانتا تھا کہ کوئین کو بھی تینوں سوالات کے جواب نہیں پتا تھے۔ وہ اس بات سے خوش تھا کہ اگر اہم کو کچھ نہیں پتا اور وہ اس معاملے میں ابھی تک تشویش میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹر نے "ویٹ" کے متعلق جس مزید تحقیق و تجربات کا ذکر کیا تھا وہ یقیناً اسی کے متعلق ہوسکتا تھا۔ اگر وہ لوگ "ویٹ" میں الجھ گئے تو "ویٹ" میں خامیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ "ویٹ" پہلے ہی صحیح کام کر رہا تھا اور اصل بات صرف قم کو پتا تھی۔ اگرچہ کوئین اور میٹ بھی جانتے تھے کہ قم نے کوئین کے دو سوالات کے جواب دیے تھے۔ تاہم وسیع تناظر میں قم ہی جانتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔

"کیا سوچ رہے ہو؟" ہلسٹن نے چمکیلی آنکھوں سے اسے گھورا۔

"تم لوگوں کو "ویٹ" کی خامیاں تلاش کر کے ٹھیک کرنا چاہئیں۔" قم نے دانستہ ان کو "ویٹ" میں چھیڑ چھاڑ کرنے کا مشورہ دیا۔ اسے یقین تھا کہ اس چھیڑ چھاڑ کے نتیجے میں "ویٹ" میں خرابیاں پیدا ہونے کا امکان ہے۔ کیونکہ وہ لوگ حقیقت سے بے خبر تھے۔ قم کا دماغ تیزی سے سوچ رہا تھا۔

"تم کیوں مشورہ دے رہے ہو؟" ویرن نے مشکوک نظروں سے دیکھا۔

قم نے تیزی سے فیصلہ کیا۔ "میں محسوس کرتا ہوں کہ شاید تم لوگ ٹھیک ہی کر رہے ہو۔" وہ بولا۔ "کیا تمام اسٹاف ملوث ہے؟"

"ظاہر ہے نہیں۔ صرف اہم افراد جانتے ہیں۔"

"ڈاکٹر کتنی اموات تمہارے ہاتھوں ہو چکی ہیں؟"

ڈاکٹر کا منہ بن گیا۔ "میں کوئی ولن نہیں ہوں، میں اپنا کام پوری احتیاط سے کرتا ہوں جس کا مقصد انسانیت کی فلاح ہے۔"

'اوہ، میں سب سمجھ رہا ہوں۔' قم نے دل میں سوچا اور بولا۔ "میں اس چیز کو سراہتا ہوں۔"

"کیا تم ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہو؟" ڈاکٹر نے گہری نظر سے اسے دیکھا۔

"میں غور کر رہا ہوں۔" قم نے جواب دیا۔ "آپ یہاں کیسے پہنچے؟"

"FDA کے پروٹوکول اور پالیسیز پر میرے کچھ تنقیدی آرٹیکل شائع ہوئے تھے۔ اس کے بعد مجھے آفر ہوئی اور میں انقلابی کام کرنے کے لیے اگرا ہم سے جڑ گیا۔"

"کیا مجھے شامل کیا جا رہا ہے؟" قم نے چہرہ سپاٹ رکھتے ہوئے امید و بیم کی کیفیت میں تیسرا پتا پھینکا۔ "لیکن مجھے پتا نہیں کہ یہ سارا انتظام کس طرح کام کر رہا ہے؟"

ہلسٹن مسکرایا۔ "ہم پہلے ہی کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں... کتنی ہی بہترین ادویات اور کیا ؤنڈز دریافت کر چکے ہیں اور ان کو خفیہ طریقے پر آزما بھی چکے ہیں۔ کتنی زندگیاں بچا چکے ہیں... یہ دوائیں تحقیقات کے جنگل میں گم ہو جاتیں اگر ہم اپنے پروگرام کے تحت نہ چلتے۔"

"میں اس نظر سے کبھی نہیں دیکھ پایا تھا۔" قم پُرامید تھا کہ کسی طرح ہلسٹن کے دل میں نرم گوشہ حاصل کرلے۔ "مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں کچھ غلط سمجھ رہا تھا۔"

ہلسٹن نے سنجیدگی سے کہا۔ "میں اسے پاگل پن نہیں سمجھتا۔ اگرچہ ہمیں رسک لینے پڑتے ہیں لیکن یہ ایک شاندار چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن اگر تم ہمارے ساتھ نہیں ہو تو پھر ہمارے خلاف ہو۔ مسٹر براؤن! تم کیا چاہتے ہو؟"

معاملہ پھر خوف زدہ ہو گیا۔ وہ بہت کچھ جان چکا تھا اور اگرا ہم کا بھانڈا پھوڑ سکتا تھا۔ ہلسٹن غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔ قم نے سوچا کہ وہ یقیناً اس سے جان چھڑانے کی کوشش کریں گے یا پھر وہ ہلسٹن کو قائل کرلے کہ وہ ان کے پروگرام کے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہے۔ قم کے پاس یہ واحد چانس تھا کہ وہ ماڈل اسٹوڈنٹ بنا رہے اور سوچ سمجھے ہی کام کر جائے۔ پھر اس نے بلند ہمتی بحالی اور بولا۔ "ٹھیک ہے مجھے اپنے ساتھ شامل سمجھو۔"

ہلسٹن نے ویرن کی طرف رخ پھیرا۔ "کیا تمہیں یقین ہے براؤن کے الفاظ پر؟"

ویرن نے نفی میں سر ہلایا۔ "یہ جھوٹ بول رہا ہے۔"

قم کے پیٹ میں آنتیں الجھ گئیں۔ "میں جھوٹ نہیں بول رہا۔"

"تمہاری کرسی درحقیقت جھوٹ پکڑنے کی مشین ہے، بیٹا جی۔" ویرن نے انکشاف کیا۔

قم کو مایوسی نے گھیرنا شروع کر دیا۔ ہلسٹن کے چہرے پر غصے کے آثار تھے۔

"ہمیں خود کو بچانے کے لیے انتہائی قدم اٹھانا پڑے گا۔" ڈاکٹر نے جیب سے ایک سرنج اور وائل نکالی جس میں شفاف لیکوئیڈ بھرا تھا۔

دہشت نے قم کو بدحواس کر دیا۔ "یہ کیا ہے؟ تم لوگ کیا کرنے جا رہے ہو؟" وہ چیخا۔

ہلسٹن نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ سرنج بھر کر قم کی طرف بڑھا۔ قم نے خود کو آزاد کرانے کی ناکام کوشش کی۔ دوا اس کے بازو میں داخل کر دی گئی۔

ڈاکٹر نے قم کی آستین اوپر کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی تھی۔

☆☆☆

گھڑی 5:32 کا وقت بتا رہی تھی۔ قم ابھی تک غائب تھا۔ اتنی دیر سے وہ کہاں ہے۔ کوئین کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ قم عجیب دکھائی دے رہا تھا۔ ہراساں اور گھبرایا ہوا۔ اس نے کوئین کو کار میں ملنے کے لیے کہا تھا۔ رات ڈھل رہی تھی۔ کوئین کو خیال آیا کہ قم کے دیے ہوئے نوٹس اسے ساتھ رکھنے چاہیے تھے۔ وہ کار سے نکل آئی۔ فضا اسے مزید سرد لگی۔

کوئین پہلی منزل پر اپنے کمرے میں آ گئی۔ قم کے دیے ہوئے اشارے وہاں نہیں تھے۔ اس نے بستر کی چادر بھی پلٹ کر دیکھ لی۔ لاحاصل۔ وہ گم صم بستر پر بیٹھ گئی۔ کیا قم واپس آ کر وہ کاغذات لے گیا۔ وہ باہر نکلی اور سیڑھیوں سے ہوتی ہوئی قم کے کمرے تک پہنچی۔ اس نے دستک کے ساتھ قم کو پکارا۔

"کوئین! کیا بات ہے؟" کیمرن نے سر نکالا۔

"قم کہاں ہے؟"

وہ معنی خیز انداز میں مسکرایا۔ "رات تم نے اس کے ساتھ گزاری ہے، میں نے نہیں۔"

"کیا بکواس ہے، میں تو ابھی یہاں آئی ہوں۔"

کیمرن کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔ "مذاق کر رہی ہو؟"

"مجھے سمجھاؤ، رات وہ میرے پاس آیا تھا چند منٹ کے لیے اور اس کا رویہ عجیب تھا۔"

"میں کیا بتا سکتا ہوں، اس نے رات کمرا مجھ سے مانگا تھا لیکن اس نے رات یہاں نہیں گزاری... مجھے تو یہی لگتا ہے۔"

کوئین کا دل پھڑ پھڑانے لگا۔ وہ واپس پارکنگ لاٹ کی جانب بھاگی اور دور سے ہی ٹھٹک گئی۔ "گرین" پارکنگ سے غائب تھی۔

"قم!" اس نے صبح کاذب سے سرگوشی کی۔ اسے علم تھا کہ کوئی جواب نہیں آئے گا۔ پھر بھی جواب کے لیے اسے اشک بار آنکھوں سے پکارا۔ "قم!"

کوئین کا دن بڑی بےقراری میں گزرا۔ اس کا ذہن قم میں الجھا ہوا تھا۔ وہ کہاں ہو سکتا ہے اور اس نے ایسا کیوں کیا۔ وہ کسی بھی کلاس میں نہیں آیا اور پریکٹیکل بھی چھوڑ دیا۔ کوئین نے سیکیورٹی آفس میں بتا دیا مگر ویرن نے کوئی دلچسپی ظاہر نہیں کی۔ "وہ اس مرتبہ شاید طویل ویک اینڈ پر گیا ہے، اکثر وہ رات کو غائب ہو جاتا تھا۔"

کوئین سمجھ رہی تھی کہ وہ غلط کہہ رہا ہے۔ وہ قم کو بطور گمشدہ طالب علم کے رجسٹر کرنے کے لیے بھی رضامند نہیں تھا۔ چوبیس گھنٹے گزرنے کے بعد شاید وہ ایسا کر سکتا تھا۔ کوئین غصے اور مایوسی کا شکار تھی۔

ڈنر کے بعد اس نے بےدلی سے قم کے گھر فون کیا۔ اس نے مسٹر اور مسز براؤن کو صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ چند سوالات کے جواب دیے۔ انہوں نے کوئین کا نمبر لے کر وعدہ کیا کہ اسے فون کریں گے۔

وہ اپنے تاریک کمرے میں بیٹھی تھی۔ وہ کائنات میں خود کو بالکل تنہا محسوس کر رہی تھی۔ پھر اس نے کمرا لاک کیا۔ کرسی لاک کی ناب کے نیچے پھنسائی اور بستر میں گھس گئی۔ اس نے پورا کمبل اپنے اوپر لے لیا۔ وہ اس کے اندر چھپ کر رو رہی تھی۔ ایک بچی کی طرح روتی رہی... نہ جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

☆☆☆

کمرے کے دروازے پر کب سے دستک ہو رہی تھی۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔ کمرا روشن تھا۔ نو بج چکے تھے۔ وہ ناہموار چال کے ساتھ دروازے تک گئی۔ کرسی ہٹائی اور دروازہ کھولا۔

"کوئین کلیری؟"

اس نے آواز پہچان لی۔ "مسٹر براؤن؟"

مسٹر براؤن، قم کے والد اس کے بڑے بھائی لگ رہے تھے۔ وہ کچھ تھکے ہوئے اور فکرمند نظر آ رہے تھے۔ ویرن ان کے عقب میں موجود تھا۔

"ہیں۔" مسٹر براؤن نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ "کوئی اطلاع؟"

"نہیں کچھ نہیں۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

"ویرن صاحب مجھے شیرف آفس تک رپورٹ لکھوانے کے لیے لے جانے کے لیے تیار ہیں۔ مجھے امید ہے کہ تم بھی... کیونکہ تم نے آخری بار ٹم کو دیکھا تھا؟" مسٹر براؤن نے استفسار کیا۔

"کیوں نہیں، مجھے تھوڑا وقت دیجیے۔" کوئین نے کہا۔

☆☆☆

ڈپٹی ٹیڈ ساؤتھ ورتھ، فریڈرک کاؤنٹی کے شیرف ڈپارٹمنٹ میں بیٹھا تھا۔ تینوں اس کے سامنے بیٹھے تھے اور وہ ایک فارم کی خانہ پری میں مصروف تھا۔ وہ ایک پیشہ ور اور ہمدرد انسان دکھائی دیتا تھا۔ اس نے مسٹر براؤن سے سوالات کرنے شروع کیے۔ ٹم کا حلیہ، جسامت، کریڈٹ کارڈ نمبر، قریبی دوست... وغیرہ وغیرہ۔ مسٹر براؤن نے ٹم کا ایک فوٹو بھی ڈپٹی ساؤتھ ورتھ کو دیا۔

پھر وہ ویرن کی جانب متوجہ ہوا۔ انگرام کے سکیورٹی چیف نے شانے اچکائے۔ "میں کچھ زیادہ نہیں جانتا، وہ اکثر رات باہر گزارتا تھا... ساتھی طالب علم کے ساتھ۔"

کوئین کے چہرے پر سرخی آئی۔ ساتھ ہی وہ حیران تھی کہ ویرن، ٹم کی آمدورفت کے بارے میں کس قدر باخبر ہے۔

"واقعی۔" مسٹر براؤن نے کہا۔ "میرے لیے یہ نئی اطلاع ہے۔ تمہیں کیسے پتا چلا؟"

"ہر طالب علم کے لیے باہر جانے کے لیے ایک کوڈ کارڈ ہوتا ہے جسے وہ گیٹ پر استعمال کرتا ہے۔ اس کے ریکارڈ سے ہمیں پتا چل جاتا ہے کہ کون کب اور کتنی دیر باہر رہ کر آیا ہے۔"

"آپ کچھ نہیں کہیں گی؟" ڈپٹی، کوئین کی جانب متوجہ ہوا۔

وہ لمحہ آ گیا جس کا کوئین کو ڈر تھا۔ اس کو کس حد تک بتانا چاہیے۔ یقیناً ان کی قربت اور الفت سے انہیں کوئی غرض نہیں ہے۔ بالآخر اس نے بتایا کہ کب ٹم اسے یہ بتانے آیا تھا کہ کمروں میں کیا کیا خفیہ آلات نصب ہیں... اسی وجہ سے اس نے تفصیل بتانے کے لیے کوئین کو کار میں پہنچنے کے لیے کہا تھا... اس کے آگے کیا ہوا سب اس نے بتا دیا۔ جب اس نے بات ختم کی تو آفس میں گہرا سکوت چھایا ہوا تھا۔

"بلنگ۔" مسٹر براؤن نے سکوت کا پردہ چاک کیا۔ "اس نے بتایا تھا کہ تمام کمرے بگڈ ہیں؟"

"ٹم نے لکھ کر بتایا تھا۔"

"وہ کاغذ تمہارے پاس ہیں؟" ڈپٹی نے سوال کیا۔

"میں بتا چکی ہوں کہ کار میں دیر تک انتظار کرنے کے بعد میں واپس آئی تو کاغذات غائب تھے، بعد ازاں ٹم کی کار بھی غائب ہو گئی۔"

مسٹر براؤن، ویرن کی جانب پلٹے۔ "اس کا کیا مطلب لیا جائے گا۔ تم لوگوں نے کیا گورکھ دھندا پھیلایا ہوا ہے؟"

ویرن نے شانے اچکائے۔ "پڑھائی اور ڈسپلن کا بہت دباؤ ہوتا ہے اور بعض اوقات طلبا گھبرا جاتے ہیں۔"

"ایسا پہلی بار نہیں ہوا ہے۔" ڈپٹی نے یاد دہانی کرائی۔

مسٹر براؤن نے سکیورٹی چیف کو گھورا۔ "کیا مطلب؟ طلبا بغیر نام و نشان کے پہلے بھی غائب ہوتے رہے ہیں؟" ٹم کے والد چراغ پا ہو کے بولے۔

ویرن کسمسایا۔ "دو سال قبل ایسا ایک واقعہ ہوا تھا۔"

"پراکٹر نام تھا؟" ڈپٹی نے کنپٹی کو مسلا۔

"پرومر، انتھونی پرومر۔"

"میری بات دھیان سے سنو۔" مسٹر براؤن نے بلند آواز میں کہا۔ کوئین نے مسٹر براؤن کی آنکھوں میں طیش کی جھلک دیکھی۔ "ٹم چند ہفتے قبل گھر آیا تھا۔ اس کے اوپر کوئی پڑھائی کا دباؤ نہیں تھا۔ اس نے زندگی میں یہ دباؤ کبھی محسوس نہیں کیا۔ اس کا تعلیمی ریکارڈ اس کا گواہ ہے اور وہ کہتا ہے کہ کمرے بگڈ ہیں تو اس کے پاس اس کی بہترین وجہ ہو گی۔"

"مجھے یقین ہے کہ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔" ڈپٹی نے تصدیق کی۔ "مسٹر براؤن! میں رپورٹ لکھ کر ضروری کارروائی شروع کرتا ہوں۔ آپ کے ہوٹل کا نمبر میرے پاس ہے۔ آپ فکرمند نہ ہوں۔"

"ساؤتھ ورتھ، ایک اور بات... میں جب انگرام گیا تو میں نے وہاں غیر معمولی سکیورٹی دیکھی۔ گارڈز، خاردار باڑھ، کیمرے... یہ کالج ہے یا کوئی جیل؟ میرے نزدیک یہ ایک اہم نکتہ ہے۔" مسٹر براؤن نے کہا۔

"میں سمجھ رہا ہوں۔" ڈپٹی نے اطمینان دلایا۔

ویرن افسردہ انداز میں کرسی سے اٹھا۔ "آیئے میں آپ دونوں کو ڈراپ کر دوں۔"

مسٹر براؤن نے حرکت نہیں کی۔ وہ ڈیسک کے پاس ساکت کھڑا تھا اور آنسوؤں کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کوئین نے اس کے بازو کو چھوا۔ "آیئے سر! ہم نہیں جانتے۔ شاید ٹم اپنے کمرے میں آ گیا ہو۔"

مسٹر براؤن ایک کمزور لیکن تشکر آمیز مسکراہٹ لبوں پر لانے میں کامیاب ہوئے۔ "ہاں شاید...."

تاہم دونوں کو ہی یہ ایک خوش فہمی ہی لگ رہی تھی۔

☆☆☆

کوئین کھڑکی سے باہر کسی غیر مرئی نکتے کو تک رہی تھی۔ تب کسی نے دروازے پر دستک دی۔

مسٹر براؤن دو آدمیوں کے ساتھ تھے ایک تو ویرن تھا اور دوسرا ان کا آدمی تھا جسے وہ ڈان کے نام سے پکار رہے تھے۔ مسٹر براؤن نے کوئین کی اجازت سے ڈان کو کمرے کی تلاشی لینے کے لیے کہا۔ ڈان کوئی پروفیشنل تھا۔ تاہم اسے بگ یا کسی اور الیکٹرونک آلے کی علامت یا اشارہ نہیں ملا۔ اس نے کمرے کو اوکے کر دیا۔

"کوئی مائیکرو ویو ٹرانسمیشن، الیکٹرونک پلس، بگ... کچھ نہیں۔" ڈان نے اطلاع دی۔

کوئین پر مایوسی نے غلبہ پا لیا۔ مسٹر براؤن سر ہلا کر ویرن کی طرف پلٹے جو کمرے سے باہر ہال میں تھا۔ "مجھے حقیقت دریافت کرنی ہے، تم اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو۔"

"یقیناً جناب، آپ کی جگہ میں ہوتا تو میں بھی یہی کرتا۔"

"شکریہ۔" مسٹر براؤن نے کوئین کی جانب رخ کیا۔ "کچھ معلوم ہوتے ہی میں تمہیں باخبر رکھوں گا۔" انہوں نے کوئین کے بازو کو تھپتھپایا۔ ان کی مسکراہٹ دل شکن تھی اور غم سے گہری وابستگی کی عکاسی کر رہی تھی۔

ان کے جاتے ہی کوئین بستر پر گر گئی۔ اس کی نیلی آنکھیں پھر برسنے لگیں۔

☆☆☆

وہ اتوار کا دن تھا۔ کوئین اٹھ کر شاور لے چکی تھی۔ دروازے پر دستک ہوئی۔ وہ عجلت دعا مانگتی ہوئی دروازے کی طرف گئی۔ دروازہ کھلنے پر اس نے مسٹر براؤن کو مسکراتے پایا۔ "میرے خیال میں ہم نے اسے پا لیا ہے۔"

معاً کوئین کے گھٹنوں سے جان نکل گئی۔

"وہ... ٹھیک ہے؟" وہ پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ہم نہیں جانتے، بالٹی مور کے جنوب میں ائرپورٹ پر اس کی کار مل گئی ہے۔ ائرلائنز کے دفتر سے پتا چلا ہے کہ جمعے کی صبح کو اس نے لاس ویگاس کا یک طرفہ ٹکٹ خریدا تھا۔"

"ویگاس؟" کوئین نے سمجھنے کی کوشش کی۔

"مزید تفتیش پر معلوم ہوا ہے کہ اس نے ایوس AVIS سے ایک ہفتے کے لیے کار کرائے پر لی ہے۔ میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔ بس یہ اطمینان ہے کہ وہ زندہ ہے۔"

کوئین خاموش تھی، وہ کچھ بول نہ پائی۔

"میں لاس ویگاس جا رہا ہوں۔"

"وہ مل جائے تو مجھے مطلع کیجیے گا۔"

مسٹر براؤن سر ہلا کر رخصت ہو گئے۔

کوئین کرسی میں دھنسی بیٹھی تھی اور اپنے لرزتے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ ذہن میں امید اور مایوسی کی جنگ جاری تھی۔ اس کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ اسے کام کرنا چاہیے۔

تھوڑی دیر بعد وہ چوتھے فلور پر تھی۔ اسے 9574 کے ڈیٹا کا تجزیہ کرنا تھا۔

وارڈ "سی" کے سامنے سے گزرتے ہوئے اس نے عادتاً اندر جھانکا اور ششدر رہ گئی۔ وہاں کچھ تبدیلی تھی۔ ایک مریض کا اضافہ ہو گیا تھا۔ ایک نیا آتش گزیدہ۔ کوئین رکی نہیں لیب کی جانب چلتی رہی۔ پتا نہیں اس نئے مریض پر کیا عذاب آیا تھا۔

☆☆☆

ویرن، ٹم براؤن کے والد کو مانیٹر پر جاتے دیکھ رہا تھا۔ کرٹ لاس ویگاس سے کچھ دیر قبل ہی ائر واپس آیا تھا۔

"ٹم کا باپ کسی ماہر کو کمرا چیک کرانے لایا تھا۔"

"میں نے پہلے ہی سب ٹھیک کر دیا تھا۔" ایلیٹ نے کہا۔

"اور مت بھولو کہ لڑکی کا کمرا چیک کرنے کا آئیڈیا کس کا تھا؟ ورنہ وہ کاغذات ان کے ہاتھ لگ جاتے یا لڑکی کو مل جاتے۔"

"اب ہر چیز اپنی جگہ پر ہے۔" ویرن نے کہا۔

"بس ایک ڈپٹی ساؤتھ ورتھ مجھے کھٹک رہا ہے۔" کرٹ نے کہا۔ "وہ دو سال قبل بھی "پرومر" کے بارے میں بڑے پیچیدہ سوال کرتا رہا تھا اور ہمارے جوابات سے مطمئن نہیں ہوا تھا۔"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"دیکھیں گے۔" ویرن نے کہا۔ "ہمارا منصوبہ اچھا تھا۔ قم کا باپ ویگاس کے راستے پر چل پڑا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ ڈپٹی کا ذہن بھی اسی طرف مڑ جائے۔"

☆☆☆

حرکت اور سمت کا احساس نہیں تھا۔ وہ تاریکی میں تھا۔ کسی حدود جگہ پر۔ صرف زندگی کا احساس تھا۔ قم نے جانا تھا کہ وہ کہاں ہے۔ تاہم ایسا لگ رہا تھا کہ وہ نیند سے بیدار ہو رہا ہے۔ مدھم آوازیں اس کے کانوں میں آرہی تھیں۔ اینٹی سیپٹک کی بو بھی محسوس ہو رہی تھی۔ قم نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی اور ناکام رہا۔

اسے یاد آنا شروع ہوا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ وہ ہلسٹن کا قلعہ بن رہا تھا۔ اس وقت وہ تہ خانے میں بندھا تھا پھر انہوں نے زبردستی اسے کوئی انجکشن لگایا۔ اس کے بعد وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہو گیا۔

قم پھر آنکھیں کھولنے کی جدوجہد کرنے لگا۔ اس کی آنکھوں نے روشنی کی کرنیں وصول کیں۔ اس کی جدوجہد میں اضافہ ہو گیا۔ دھندلے سائے اصل شکل اختیار کرنے لگے۔ وہ کامیاب ہو گیا۔ اس نے پتلیاں ادھر ادھر گھمائیں۔ وہ ایک چادر کے نیچے بستر پر پڑا تھا۔ قم نے کروٹ بدلنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کا بدن کسی سفید چیز میں لپٹا ہوا تھا... شاید سفید کپڑا تھا۔ نہیں... گاز... سفید گاز ڈریسنگ... DRESSING

"کیا وہ خواب دیکھ رہا ہے؟" اسے کسی قسم کا احساس نہیں تھا حتیٰ کہ اپنے بدن کو بھی محسوس نہیں کر پا رہا تھا۔ اس کے سرہانے ایک اسٹینڈ سے پلاسٹک کی بوتل لٹک رہی تھی۔ جس میں ٹیوب نکل کر اس کے بازو کی نس میں سوئی کے ساتھ منسلک تھی۔

"کیا اس کا کوئی ایکسیڈنٹ ہوا ہے؟"

وہ تنہا نہیں تھا وہاں اور بھی ایسے ہی یکساں بستر تھے۔ سفید... "ممی" کے مانند، اس کے ذہن میں دھماکا ہوا... وہ وارڈ "سی" میں تھا۔

ماضی قریب میں وارڈ کو اس نے باہر شیشے میں سے دیکھا تھا اور اب وہ خود وارڈ میں تھا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں پھر کھولیں۔ لیکن بے رحم حقیقت اپنی جگہ قائم تھی۔

وہ دہشت اور مایوسی سے جنگ کرنے لگا۔ وہ ہلسٹن کا ذاتی قیدی بن چکا تھا۔ وارڈ "سی" کا ایک اور بے چہرہ مریض۔ ایک اور سفید ٹیوب اس کی دائیں آنکھ کے قریب سے ناک کے نتھنے میں جا رہی تھی۔ یہ فیڈنگ ٹیوب تھی۔ جو حلق سے گزر کر معدے تک چلی گئی تھی۔

کوئین نے اسے 9574 کے بارے میں بتایا تھا۔

بظاہر اسے 9574 کا ڈوز دیا گیا تھا۔ قم نے محسوس کیا کہ 9574 نے پوری طرح اسے متاثر نہیں کیا تھا۔ یا اس کا اثر کم ہو گیا تھا۔ کیونکہ وہ نہ صرف آنکھیں کھول چکا تھا بلکہ پتلیوں کو بھی حرکت دے سکتا تھا اسے اپنے جسم پر قابو پانا تھا۔ اس کا دایاں ہاتھ گدے پر سیدھا تھا۔ ہتھیلی اوپر کی جانب تھی۔ کیا وہ اسے حرکت دے سکتا ہے۔ محض ایک ایک انگلی ہی سہی... اس نے جدوجہد شروع کر دی جس میں خیال کی قوت غالب تھی۔ وہ ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔ معاً انگلی میں لرزش ہوئی۔ اس کا ذہن انگلی پر اثر انداز ہو رہا تھا۔ ہتھیلی کی سب سے چھوٹی انگلی تھی۔ قم نے اسے آگے پیچھے حرکت دینی شروع کی... انگلی پر اس کا کنٹرول بڑھ رہا تھا۔ کسی بھی طرح اسے یہاں سے نکلنا پڑے گا۔

"گڈ مارننگ نمبر 8۔ تم بیدار ہو گئے ہو؟"

وہ نرس تھی۔ گہری رنگت۔ براؤن آنکھیں۔ اس کی ناک اور چہرہ سرجیکل ماسک کے عقب میں پوشیدہ تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی جس میں کوئی شفاف سیال موجود تھا۔

"تمہاری دو بجے کی خوراک کا وقت ہو گیا ہے۔"

نرس نے اپنا کام کیا اور چلی گئی۔

قم اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اس نے انگلی کو جنبش دی تاہم وہ بے جان ہو چکی تھی۔ 9574 کی تازہ خوراک نے اسے مردہ گوشت کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا تھا۔

وارڈ کی دیوار میں نصب شیشے کے عقب میں باہر کوئی کھڑا تھا۔ اس کی آنکھوں نے سلوموشن میں شیشے کو فوکس کیا۔ کوئین۔ ہاں وہ کوئین تھی۔ قم اندر ہی اندر تڑپ اٹھا۔ کیا وہ پہچان گئی ہے۔ نہیں وہ کیسے پہچان سکتی ہے۔ قم سر سے پیر تک سفید روئی میں لپٹا تھا۔ قم نے چیخنے کی کوشش کی۔ بلبلے جیسی سی کی تاہم کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ وہ قطعی بے بس تھا۔ خوف... دہشت... مایوسی... پھر غصے نے اسے اپنی لپیٹ میں لینا شروع کر دیا۔ کوئی فائدہ نہیں۔ کوئین مڑی اور چلی گئی۔ قم کی آنکھیں جھلملانے لگیں۔ اسے پتا تھا کہ اس کے رخسار پر ایک آنسو پھسل گیا ہے۔ تاہم رخسار نے پانی کی نمی کو محسوس نہیں کیا۔

☆☆☆

میٹ کرافورڈ اپنے نئے اپارٹمنٹ میں تھا۔ اس نے سارا دن انتظار کیا پھر تو بجے فون اٹھا لیا۔ وہ کوئین سے بات کرنا چاہتا تھا۔ اسے ساری داستان معلوم ہو گئی تھی۔ قم کی عادات سے میٹ خوب واقف تھا۔ تاہم یہ ساری کہانی قم کی حرکتوں اور مزاج سے لگا نہیں کھاتی تھیں۔

کوئین نے تیسری گھنٹی پر فون اٹھایا اور میٹ کی آواز سن کر بدحواسی میں اوپر تلے سوال کر ڈالے۔ "میٹ! تم نے قم کو فون کیا؟ کیا اس کا فون آیا؟ کیا مسٹر براؤن نے قم کو تلاش کر لیا؟"

"ایزی بے بی۔ ایسا کچھ نہیں ہوا ہے ابھی تک۔ میں نے تمہاری خیریت کے لیے فون کیا تھا۔" وہ خاموش ہو گیا۔ دوسری جانب سے کوئین کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں۔ میٹ جانتا تھا کہ دونوں کے درمیان ایک رشتہ پروان چڑھ رہا ہے۔

"میٹ میں ہراساں ہوں۔ مجھے خوف ہے کہ میں اسے اب کبھی نہیں دیکھ سکوں گی۔"

"میں تمہیں ضمانت دیتا ہوں کہ تم اسے دوبارہ دیکھو گی۔" میٹ نے کہا۔ "کیا تم کرسمس پر آرہی ہو؟"

"ممکن نہیں ہے۔ میں ایک پروجیکٹ پر کام کر رہی ہوں اور اگر قم واپس آیا تو میرا یہاں ہونا ضروری ہے۔"

میٹ، کوئین کو اس منحوس جگہ پر اکیلا نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"کیا خیال ہے... اگر میں ملنے آؤں تو؟"

"یہ اچھا ہو گا۔ تاہم میں لیب میں مصروف رہتی ہوں۔ میں ٹھیک ہوں اور وعدہ کرتی ہوں کہ گھر پہنچتے ہی تم کو فون کروں گی۔"

دونوں کی گفتگو ختم ہو گئی لیکن میٹ بے کلی محسوس کر رہا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ انگرا ہم جائے گا۔ "قم تم کہاں ہو؟" میٹ نے سرگوشی کی۔

☆☆☆

قم زندہ تھا اور نہیں بھی تھا۔ زماں و مکاں سے دور... اس کے ذہن میں اشتعال اور دہشت موجود تھے۔ بھیانک خواب بھی۔ تاہم وہ ان خوابوں میں کسی کو نہیں پہچان پاتا تھا۔ اسٹاف روٹین کے مطابق اس کا خیال رکھ رہا تھا۔ نرسز اس کے ساتھ متواتر باتیں بھی کرتیں لیکن ایسے جیسے گڑیا سے بات کر رہی ہوں جو جواب دینے سے قاصر ہے۔

وہ اپنے بدن کے بارے میں ہراساں تھا۔ اسے کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ اس کے بدن کے ساتھ کیا کیا جا رہا ہے۔ کیا وہ دوسروں کی طرح آتش زدہ ہے؟ کیا وہ اس کی کھال کے ساتھ کھیل رہے ہیں؟ وہ اپنے دماغ کے بارے میں پریشان تھا۔ اسے احساس تھا کہ خیالات کی ڈوریاں اس کے ارادے کی گرفت سے پھسل جاتی ہیں اور کچھ عرصے بعد وہ دماغ کے معاملے میں بھی لاچار ہو جائے گا۔

صرف ایک چیز تھی جو اس کے دماغ کو ایک لائن پر مرکوز کر رہی تھی۔ جو دوا اس کے اعصابی نظام کو تباہ کر رہی تھی، اس کے خلاف وہ نہایت چھوٹی فتوحات حاصل کر رہا تھا۔ اس نے سیکھ لیا تھا کہ 9574 کی خوراک کا اثر کب کمزور پڑتا ہے اور وہ اس وقت اپنی تمام تر توجہ اپنی انگلیوں پر مرکوز کر دیتا تھا۔ یہ انگلیاں ہی اس کی دنیا تھیں۔ وہ سست روی سے ان کو ارادے کے تابع کر رہا تھا۔

لیکن آج ایک نئی بات ہوئی۔ اسے اپنی بائیں ران کے بیرونی حصے میں مدھم تکلیف کا احساس ہوا۔ اس نے جلد ہی اسے نظر انداز کر دیا اور اپنی توجہ انگلیوں پر رکھی۔

"نمبر آٹھ بیدار ہے؟" یہ ہلسٹن کی آواز تھی۔

"یس ڈاکٹر۔"

ہلسٹن۔ ڈاکٹر آرتھر ہلسٹن... قم کے اندر شدید خواہش ابھری کہ اچھل کر ڈاکٹر کا گلا پکڑ لے۔ تاہم وہ ہل بھی نہیں سکا۔ معاً ڈاکٹر کا چہرہ اس کے چہرے کے سامنے آیا۔

"ہیلو براؤن! میں معذرت خواہ ہوں لیکن یہ مجبوری تھی۔ میرے پاس کوئی اور راستہ نہیں بچا تھا۔ تم فاؤنڈیشن کے لیے خطرہ بن گئے تھے۔ اور ہاں وارڈ "سی" سے نجات کا خیال دل سے نکال دینا۔"

ڈاکٹر کے چہرے کی جگہ نرس کے چہرے نے لے لی۔ ڈاکٹر نے اسے مارگریٹ کے نام سے پکارا تھا۔ نرس نے قم کو دائیں جانب کروٹ دلائی۔ تاہم قم کو محسوس نہیں ہوا۔ نظروں کا زاویہ بدلنے سے اسے پتا چلا کہ وہ اب دائیں کروٹ پر لیٹا ہے۔

"گڈ!" ہلسٹن نے مارگریٹ سے کہا۔ "اب ٹرے مجھے پکڑاؤ۔"

"ہم تمہاری کھال سے تازہ زخموں کی اسکن گرافٹنگ کریں گے... کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم سے پہلے بھی کچھ مسائل کھڑے ہوئے تھے۔ جیسے انتھونی ٹیرامر۔ اس کا نمبر 5 تھا۔ اس نے دو سال ساتھ دیا اور ہمیں اسکن گرافٹنگ کی تحقیق میں زبردست مدد ملی۔ پھر وہ پاگل ہو گیا۔ اس کی تمام کھال ختم ہو گئی تھی۔ تاہم وہ زندہ ہے اور ہم اسے آخری سانس تک زندہ رکھیں گے تاکہ کچھ اور قسم کے تجربات کیے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

www.paksociety.com

جاسکیں۔ اس کے جاتے ہی تم آگئے۔ کل ہم نے تمہاری ران کے ایک حصے سے کھال جدا کی تھی۔۔۔"

ٹم کا ذہن چیخ رہا تھا۔ کچھ دیر کے لیے غیر ارادی طور پر اس نے ڈاکٹر کی بکواس سننی بند کر دی۔ اسے پتا نہیں چلا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔ وہ تو ڈاکٹر کا زخم دبوچنے کے چکر میں تھا۔۔۔

ڈاکٹر کی آواز پھر سماعت میں زہر گھولنے لگی۔ "ہم لوگ قاتل نہیں ہیں۔ نہ صرف ہم نے انگراہم اور فاؤنڈیشن کو تمہارے خطرہ سے بچایا ہے بلکہ ایک طرح سے تم میڈیکل سائنس کی خدمت بھی کر رہے ہو۔ یہ ایک وجہ تھی تمہارے انگراہم میں آنے کی نمبر آٹھ۔ کیا نہیں تھی؟"

'لیکن خبیث انسان تو مجھے مار رہا ہے۔ ختم کر رہا ہے۔' ٹم کے ذہن میں ایک طوفانی لہر اٹھی۔ یہ موت سے بدتر ہے۔

☆☆☆

کوئین سائنس سینٹر کی طرف جارہی تھی۔ بالٹی مور ریڈیو اسٹیشن نے برفانی طوفان کی اطلاع نشر کی تھی۔ پنسلوینیا اور نیوجرسی زد میں تھے۔ میری لینڈ کو بھی معمولی خطرہ تھا۔

کوئین کو برف اور اسکیٹنگ پسند تھی۔ کرسمس سر پر تھا طلبا گھر جانے کی تیاریوں میں تھے۔ کوئین کو کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

تم نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ٹم؟ اتنے قریب آ کر تم نے میرے ساتھ یہ کیا کر دیا۔ کیوں؟ ٹم آخر کیوں؟ وہ اپنے رنجیدہ خیالوں میں کھوئی کھوئی چل رہی تھی۔ جگہ جگہ کرسمس کے حساب سے سجاوٹ کی گئی تھی۔۔۔ وہ بالائی منزل پر پہنچ کر از خود وارڈ "سی" کے سامنے رک گئی۔ جب وہ سال بھر پہلی بار یہاں آئی تھی تو اسے ایک ٹم ناک تجربہ ہوا تھا۔ وہ چیختی چلاتی نیلی آنکھیں اسے اب تک یاد تھیں جو کوئین سے بات کرنا چاہتی تھیں۔

کوئین کی نظریں وارڈ میں چکرا رہی تھیں۔ پھر اس کی نگاہ نمبر 8 مریض کے بستر پر جم گئیں۔ یہ بستر دور والی دیوار کی جانب تھا۔ کوئی مردانہ مریض تھا۔ کوئین نے روئی میں چھپے اس کے جسم کا جائزہ لیا۔ اس کی جسامت ٹم کی طرح ہی تھی۔ کوئین کے حلق سے آہ خارج ہوئی۔ وہ وہاں سے ہل نہ سکی۔

☆☆☆

کوئین! ہاں وہ کوئین تھی اور وہ براہ راست اسے گھور رہی تھی۔ ٹم نے سوچا کہ کسی طرح چہرے کی روئی نوچ کر پھینک دے۔۔۔ تاہم یہ ممکن نہیں تھا۔ نہ وہ ہاتھ ہلا سکتا تھا۔ ٹم اندر ہی اندر تڑپ اٹھا۔ پہلے کی طرح کوئین چلی نہ جائے۔ قدرے فاصلے سے بھی ٹم نے کوئین کے چہرے پر غم کی پرچھائیاں دیکھ لی تھیں۔ اس کا کلیجا کٹ گیا۔۔۔ وہ کیا کرے۔ کوئی اشارہ۔۔۔ اس کے ذہن میں شرارہ سے لپکا۔ ہاں ایک اشارہ تھا۔

☆☆☆

کوئین نے نمبر 8 کے پوشیدہ چہرے کو دیکھا۔ دفعتاً اسے احساس ہوا کہ وہ بھی کوئین کی جانب متوجہ تھا۔ گزشتہ سال کی تاریخ خود کو دہرا رہی تھی۔ یہ آنکھیں بھی کوئین سے کچھ کہنا چاہ رہی تھیں۔ کوئین کی دھڑکن تیز ہوگئی۔

کوئین نے مریض کے دائیں ہاتھ کے پنجے کو ہلتے دیکھا۔ انگلیاں مٹھی کی شکل اختیار کر رہی تھیں لیکن نہیں۔۔۔ انگوٹھا اور چھوٹی انگلی ویسے ہی سیدھی تھیں پھر یہ آدھی مٹھی دھیرے سے دائیں بائیں ہلی۔

کوئین کے دماغ میں جھماکا ہوا۔ اس کی چیخ نکل گئی۔ گھٹنے سن ہو گئے۔۔۔ وہ آواز کے ساتھ شیشے کی دیوار سے ٹکرائی۔ وہ ٹم کا "ہوائی" والا اشارہ تھا جو اس نے کوئین کو کیسینو میں بتایا تھا۔ کوئین کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

"کیا تم ٹھیک ہو؟ تمہارا چہرہ بھوت کی طرح سفید پڑ گیا ہے؟" کوئین نے سر موڑا، ایک نرس نے اس کا بازو پکڑا ہوا تھا۔ "ہاں میں نے بھوت دیکھا ہے۔" کوئین نے سوچا۔

"کیا بات ہے؟" نرس نے غور سے کوئین کو دیکھا۔

"کیا تم ذائی بیٹک ہو یا ہائپوگلوکوسیا کی مریض ہو؟"

نہیں وہ ٹم نہیں ہو سکتا۔ وارڈ "سی" میں کیونکر ہو سکتا ہے؟

کوئین نرس کو جواب دیتے دیتے رک گئی۔ وہ جانتی تھی کہ اسے ہمیشہ کے لیے گھر بھیج دیا جائے گا۔

"میری ایک ٹانگ کے عضلات اکثر کھنچ جاتے ہیں۔" کوئین نے بہانہ گھڑا۔ نرس نے اسے سہارا دیا۔ وارڈ "سی" کے دروازے کے قریب پڑی میز پر سے اس نے دو گولیاں برآمد کیں اور کوئین کے حوالے کیں۔ کوئین نے شکریہ ادا کیا اور کچھ دیر بیٹھ کر آہستہ آہستہ ڈاکٹر کلیرمن کی لیب کی طرف چل پڑی۔ اس نے ڈاکٹر کو بتایا کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ وہ آرام کرنا چاہتی ہے۔ ڈاکٹر نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

واپس جاتے ہوئے اس نے وارڈ "سی" میں دیکھا۔ ایلس اور مارگریٹ نمبر 8 کے قریب کسی کارروائی میں مشغول تھیں۔ کوئین نے نمبر 8 کے ہاتھ کا وہ پنجہ دیکھا جس سے اس نے اشارہ کیا تھا۔ وہ ہاتھ اب قطعی بے جان تھا۔ اسی وقت مارگریٹ نے کوئین کو دیکھا۔۔۔ کوئین نے دوستانہ انداز میں ہاتھ ہلایا اور بمشکل خود کو آگے چلنے پر آمادہ کیا۔

یہ کیا ہوا؟ کیا حقیقت ہے؟ اور کیا غیر حقیقی ہے؟ کوئین کو صورت حال پر غور کرنا تھا۔۔۔ برف باری تیز ہوگئی تھی۔

☆☆☆

کوئین اپنے تاریک کمرے میں بستر پر ٹانگیں لٹکائے بیٹھی تھی۔ وہ مریض ٹم ہے۔۔۔ وہ جتنا سوچتی اس کا یقین بڑھتا چلا جاتا۔ وہ ٹم کے سوا کوئی نہیں ہے۔ پہلا خیال کوئین کے ذہن میں آیا کہ ڈپٹی ساؤتھ ورتھ کو اطلاع دے لیکن اگر ان کو وہاں ٹم کے بجائے کسی کسان کا لڑکا ملا جو ٹریکٹر کے فیول ٹینک کے پھٹنے سے جھلس گیا تھا تو پھر کیا ہوگا؟ اسے خود کو اس قابل کرنا تھا کہ کہہ سکے کہ اس نے ٹموتھی براؤن کا چہرہ دیکھا تھا۔

یہی واحد حل تھا۔۔۔ اسے آج رات ہی ٹم کا چہرہ دیکھنا تھا۔ کوئین نے فیصلہ کرلیا۔

☆☆☆

میٹ نے جلتی ہوئی آنکھوں کو مسلا، اس کے بازو دکھ رہے تھے اور انگلیاں اسٹیئرنگ وہیل سے چپک گئی تھیں۔ برف سیدھی نہیں گر رہی تھی بلکہ ترچھی برسات کی طرح تھی۔ چیروکی کے اطرافی شیشے برف سے ڈھک گئے تھے۔

اسے رات موٹل میں گزارنی چاہیے۔ صبح تک راستے بھی صاف ہو جائیں گے لیکن کوئین کہیں بالٹی مور کے لیے روانہ نہ ہو جائے۔ اس نے موبائل پر کوئین کے نمبر پنچ کیے۔ سگنل کلیئر نہیں تھے تاہم اس نے کوئین کی آواز پہچان لی۔

"کوئین، میں ہوں۔۔۔ میٹ۔"

"اوہ میٹ، خدا کا شکر ہے۔۔۔ میرے خیال میں ٹم یہاں ہے۔"

"کیا؟ وہ واپس آگیا؟"

"نہیں۔۔۔ میرے خیال میں وہ کہیں گیا ہی نہیں تھا۔"

سگنل ٹوٹنے لگے۔ کچھ دیر دونوں کے درمیان اٹکی اٹکی بات چیت ہوئی پھر رابطہ بالکل ہی نابود ہو گیا۔ میٹ کچھ سمجھا کچھ نہیں سمجھا۔۔۔ کسی نے ٹم کو انگراہم میں ہی چھپا رکھا

جولائی 2014ء کے شمارے کی جھلک

ماہنامہ سرگزشت

رہنما

اس نوجوان کا احوال زیست جس نے نشے میں ڈوبی قوم کو بیدار کیا اور آج وہی قوم عالمی طاقت ہے

تاریکی کا آسیب

اپنے قلم کی قوت سے وہ قارئین کو خوف میں مبتلا کر دیتا تھا۔ عالمی پیمانے پر مشہور مصنف کا احوال

الوداع

تلاش معاش میں ملکوں ملکوں پھرنے والے شخص کا زندگی نامہ، دلچسپ روداد

پھر وہی غلطی

اس کی بیٹی سے ایک بڑی غلطی سرزد ہونے والی تھی کہ ماں نے وہ چال چلی جو شہ مات ثابت ہوئی

اس کے علاوہ

بیس سے زائد سچے قصے، دلچسپ واقعات، سبق آموز سچ بیانیاں، سلسلے وار طویل روداد، فلمی دنیا کے بھولے بسرے واقعات

اور

بھی بہت کچھ جو آپ پڑھنا چاہتے ہیں؟
آپ کو پڑھنا چاہیے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

ہے۔ کیا ہو رہا ہے وہاں پر؟ کوئین کی آواز میں ہراس تھا، خوف تھا۔ لعنت ہو موسم پر۔ میں آج ہی وہاں پہنچوں گا۔ میٹ نے سختی سے دانت بھینچ لیے۔

☆☆☆

کوئین کی خواہش تھی کہ میٹ دوبارہ فون کرے۔ وہ شاید کار میں تھا۔ اگر یہ ٹھیک تھا تو وہ کچھ دیر انتظار کرے گی پھر اپنے مشن پر روانہ ہو جائے گی۔ کوٹ اور بوٹ چڑھانے کے بعد اس نے ”کی کارڈ“ اور پنسل ٹارچ سنبھالی۔ اگر ٹم وارڈ ”سی“ میں ہے تو وہ آج کی رات ضائع نہیں کر سکتی تھی۔ اس کا اغوا اہم کے پوشیدہ اسراروں کا ادراک پلٹنے ہو چکا تھا۔ اسے جاننا تھا کہ آخر کیا ہو رہا ہے؟

کوئین نے براہِ راست سیدھا راستہ اختیار نہیں کیا اور عمارت کے عقبی راستے کا رخ کیا۔

وہ باہر ہی تاریکی میں رک گئی۔ ایمرجنسی ایگزٹ ڈور سے روشنی کی شعاع باہر تاریکی میں سرنگ بنا رہی تھی۔ کوئین نے چاروں طرف دیکھا پھر گہرا سانس لے کر قدم بڑھایا۔

کوڈ کارڈ استعمال کرتے ہوئے سیڑھیوں کے ذریعے وہ پہلی منزل پر آئی۔ یہاں ایک کونے میں اس نے بوٹ چھوڑ دیے۔ چوتھی منزل پر پہنچ کر اس نے اندر جھانکا۔ کوٹ پھنسا کر اس نے دروازے کو بند ہونے سے روکا۔ چھت کی اکثر بتیاں گل تھیں۔ نرسنگ اسٹیشن کی میز پر ریڈیو دھیمی آواز میں بج رہا تھا۔

کوئین نے پیش قدمی کی۔ وارڈ ”سی“ میں تاریکی تھی۔ وہ دیوار سے چپکی ہوئی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ رات کی شفٹ میں وہاں دو نرسوں کو ہونا چاہیے تھا۔ اسے دھیمی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ تاہم میز پر کوئی نہیں تھا۔ پھر یہ راز بھی عیاں ہو گیا۔ وہ آوازیں ادویات کے ریک کے عقب میں چھوٹے سے لاؤنج میں سے برآمد ہو رہی تھیں۔ یہ بہترین موقع تھا۔ وہ ہاتھ پیروں کے بل جھک کر وارڈ میں داخل ہو گئی۔ کوئین نے احتیاط سے دروازہ بند کر دیا۔

کوئین نے ”سرخ لکیر“ پار کر لی تھی۔ اب اگر وہ پکڑی گئی تو مصیبت میں پڑنے کا یقین تھا۔ اس کے دل کی دھڑکن بے قابو ہونے لگی.....

☆☆☆

ویرن کنٹرول روم میں تھا۔ اس کے معدے میں جلن ہو رہی تھی۔ اسے وقفے کی ضرورت تھی۔ گزشتہ ہفتے کی ٹینشن کے اثرات ابھی تک تھے۔ یہ جاب قبول کرتے ہوئے اسے اندازہ نہیں تھا کہ اسے کچھ نامناسب کام بھی کرنے پڑیں گے۔ اس کرسی پر اسے براؤن والے معاملے میں الجھنا پڑ گیا۔ مزید یہ کہ اسٹن کی ہدایت تھی کہ مس کلیری پر سخت نظر رکھی جائے۔

ویرن نے جونہی اینٹی ایسڈ کی بوتل پکڑی، اسے ریکارڈر پر سرخ بتی آنکھ مارتی نظر آئی۔ اس کا مطلب تھا کہ کلیری نے فون پر بات کی تھی۔ ویرن نے فوراً ری وائنڈ کا بٹن کو ہٹ کیا۔ اس نے جو کچھ سنا، اس کے اوسان خطا ہو گئے۔

وہ کوئین کے دوست میٹ کی ان کمنگ کال تھی۔ لڑکی اسے بتا رہی تھی ”کہ.... ٹم کہیں نہیں گیا۔ وہ یہیں اسپتال میں ہے اور کسی نے اسے چھپایا ہوا ہے۔ وہ آج رات ٹم کو تلاش کرے گی اور اگر کوئین کو کچھ ہو جائے تو میٹ کو چاہیے کہ وہ ڈپٹی ساؤتھ ورتھ سے رابطہ کرے....“

ویرن نے سر پیٹ لیا۔ ریکارڈر پر ٹائم نہیں تھا۔ بہت ممکن تھا کہ لڑکی اب تک وارڈ میں پہنچ چکی ہو۔ ویرن نے افراتفری میں وارڈ ”سی“ کے نرسنگ اسٹیشن کا نمبر ملایا۔

رات کی شفٹ ہیڈ نرس ڈورس نے جواب دیا۔

”میں ویرن بات کر رہا ہوں۔ کوئی وارڈ کے اردگرد منڈلا رہا ہے؟“

”حیرت ہے۔“ ڈورس ہنس پڑی۔ ”ہمارے سوا یہاں کوئی نہیں ہے۔“

”وارڈ ”سی“ کو چیک کرو فوراً۔“

”یس سر۔“

ویرن نے بات ختم کی اور کرٹ کو آواز دی۔

☆☆☆

کوئین کے ہاتھ میں پنسل ٹارچ لرز رہی تھی۔ وہ وارڈ کی عقبی دیوار کے ساتھ آٹھ نمبر کے مریض کی طرف جا رہی تھی جس نے اسے مخصوص اشارہ کیا تھا۔ کوئین بستر کے قریب پہنچی تو اسے وارڈ کے باہر سے فون بجنے کی مدھم آواز سنائی دی۔ اس نے پھرتی سے مریض کے چہرے پر روشنی ڈالی اور انگلی سے ہک بنا کر بینڈیج کی پٹیوں کو ہٹایا..... وہ ٹم نہیں تھا۔ اس نے جلدی سے جلدی بینڈیج ٹھیک کی۔ وہ پریشانی کے عالم میں سوچ رہی تھی کہ وہ ٹم کا اشارہ سمجھنے میں کیسے غلطی کر سکتی ہے۔ اسے پورا یقین تھا۔ معاً اسے نیا خیال آیا اور اس نے مدھم روشنی میں مریض کی جسامت کا اندازہ لگایا وہ پستہ قد اور موٹا دکھائی دیتا تھا۔

وہ فوراً سمجھ گئی کہ ٹم کے بستر کی جگہ بدل دی گئی ہے۔ وہ وارڈ کا سروے کرنے کے لیے مڑی جب اس نے وارڈ کے دروازے پر ایک سایہ دیکھا۔ کوئین تیزی سے فرش پر لیٹ گئی... اس کا دل حلق میں دھڑک رہا تھا۔ کوئین خود پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔ یہ ایک مجہول بلکہ خطرناک صورتِ حال تھی۔ چند سیکنڈ کے فرق سے وہ فی الحال بچ گئی تھی۔

☆☆☆

ٹم نے وارڈ کے باہر جانی پہچانی شبیہ کو دیکھا تو اسے لگا کہ وہ خواب دیکھ رہا ہے۔ لیکن جب وہ نسوانی سایہ وارڈ میں آیا اور پنسل ٹارچ کا استعمال شروع کیا تو ٹم کا ذہن چلا اٹھا... یہ خواب نہیں، حقیقت ہے... اسے حقیقت ہونا چاہیے۔ وہ ہنسنا چاہتا تھا، وہ رونا چاہتا تھا۔ وہ خوشی سے چیخنا چاہتا تھا۔ کوئین آ گئی تھی، کوئین نے اس کا اشارہ دیکھ لیا تھا اور کوئین کو یقین تھا۔

ٹم نے بولنا چاہا... کوئین غلط سمت جا رہی تھی۔ وہ بتانا چاہتا تھا کہ اس کا بستر دوسری جانب کر دیا گیا ہے۔ میں ادھر ہوں، میں ادھر ہوں... لیکن اس کے حلق سے آواز نہیں نکلی۔ اس کے جسم میں انجانا کرنٹ دوڑ رہا تھا۔ اسے 9574 کو شکست دینی تھی۔ یہ اس کا پہلا اور آخری موقع تھا۔ کوئین کی موجودگی نے ٹم کے بدن میں انجانا تزلزل پیدا کر دیا تھا۔ دفعتاً اس نے کوئین کو جھکائی دے کر غائب ہوتے دیکھا۔ اسی وقت وارڈ کی بتیاں روشن ہو گئیں اور ٹم کی حیرت شروع ہونے سے پہلے ہی معدوم ہو گئی۔ وہ سمجھ گیا۔ ٹم نے سب سے بھاری بھر کم نرس کو وارڈ میں داخل ہوتے دیکھا جس کا نام ڈورس تھا۔ وہ چوکنی دکھائی دیتی تھی اور ایک جگہ کھڑی وارڈ کا جائزہ لے رہی تھی۔ کیا اسے شک ہو گیا ہے؟ کیا وہ کوئین کو تلاش کر رہی ہے؟ ٹم کا دماغ چکر کھانے لگا۔

کوئین نمبر 4 بیڈ کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی۔ قطعی بے حس و حرکت۔ بظاہر ڈورس نے مطمئن ہو کر بتیاں گل کر دیں۔

ٹم کے دماغ میں پھر سے خاموش چیخیں بلند ہونے لگیں... میں یہاں ہوں... میری جان! میں اس طرف ہوں.....

شاید کوئین کی محبت نے ٹم کی خیالی رو کو پکڑ لیا تھا۔ وجہ کچھ بھی تھی... وہ سیدھی ٹم کی طرف آ رہی تھی۔ اس نے چہرے پر روشنی ڈالی... اسے بینڈیج ہٹانے کی ضرورت نہیں تھی۔ آنکھیں ہی کافی تھیں وہ سکتہ زدہ سی ٹم کی آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔ اسے آج احساس ہوا کہ آنکھوں کی زبان زیادہ معتبر ہوتی ہے۔ ٹم کا سینہ پھول پچک رہا تھا۔

کوئین نے اپنا چہرہ ٹم کی گردن میں چھپا دیا۔ ”اوہ ٹم!“ اس نے سسکی لی۔ سسکی میں غم و خوشی کی آمیزش تھی۔ ٹم کی آہیں اس کے سینے میں بکھر رہی تھیں۔ اسے لگا کہ یہ لمحہ اس کی زندگی کا سب سے یادگار لمحہ ہے۔ تاہم وہ بولنے سے قاصر تھا... شدتِ جذبات سے اس کا بدن لرز اٹھا۔ یہ ایک انوکھی بات تھی۔ اس کا ذہن چیخ رہا تھا۔ ”نکلو، یہاں سے جاؤ... خود کو محفوظ کرو... پولیس اور ایف بی آئی کو اطلاع دو۔ پہلے خود کو محفوظ کرو۔“

”میں جانتی تھی کہ تم مجھے اس طرح نہیں چھوڑ کے جا سکتے۔“ وہ ابھی تک ہچکیاں لے رہی تھی۔

ٹم نے کوئین کے شانے پر سے دوسری نرس کو دیکھا جو وارڈ کے باہر گزرتے ہوئے شیشے کی کھڑکی پر رک گئی تھی۔ وہ اچانک رکی تھی اور آنکھیں سکیڑ کر اندر جھانک رہی تھی۔ کوئین بے خبر تھی۔

”جاؤ۔“ ٹم تڑپ اٹھا اور دنگ رہ گیا۔ یہ اس کی آواز تھی۔ جذبات، شدتِ احساس اور ہیجان نے مل کر ذہن کی نامعلوم قوتوں کو متحرک کر دیا تھا۔ ٹم کا ذہن دوا کے اثرات سے ختم تھا ہو گیا۔

”تم بول سکتے ہو؟“ کوئین نے بھیگی آنکھوں کے ساتھ سر اٹھایا۔ جبکہ ٹم کو احساس تھا کہ وارڈ کے سناٹے میں آواز گونج گئی ہے۔ اس نے باہر نرس کو غائب ہوتے دیکھا۔ اس نے پھر کہا۔ ”جاؤ۔“ ٹم کے ہونٹ اور زبان ہم آہنگ نہیں ہو پا رہے تھے اسی لیے وہ ایک لفظ پر اکتفا کر رہا تھا۔

”نہیں، تمہارے بغیر میں نہیں جا سکتی ....“

دفعتاً وارڈ کی بتیاں روشن ہو گئیں.....

☆☆☆

کوئین نے دیکھا کہ دونوں نرسیں وارڈ کے دروازے کے اندر منہ پھاڑے کھڑی تھیں۔

”کون ہو تم؟“ ڈورس نے پوچھا۔ ”یہاں کیا کر رہی ہو؟“

کوئین خاموش تھی پھر اچانک اسے خیال آیا کہ وہ دونوں اسے نہیں جانتیں کیونکہ وہ دن میں یہاں آتی تھی۔ اس وقت نرسیں دوسری تھیں۔ اسے جو پہلا خیال آیا اس نے وہی کہنا شروع کر دیا۔ خاموش رہنا ٹھیک نہیں تھا۔ ”میں نے سوچا تھا کہ یہ لوگ اکیلے ہیں۔“ اس نے آواز کو پُرسکون

www.paksociety.com

رکھنے کی کوشش کی۔ ساتھ ہی وہ دروازے کی جانب بڑھتے ہوئے وہ خود کو نشے میں ظاہر کر رہی تھی۔ ”لیکن ان میں سے کوئی بولتا ہی نہیں۔“

نرسوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ پھر ڈورس بولی۔ ”تم انفیکشن اندر لے آئی ہو۔“

”اوہ نو۔“ وہ چہل قدمی کے انداز میں آگے بڑھتی رہی۔ ”میں باقاعدگی سے ہاتھ دھوتی ہوں... لیکن یہ بات نہیں کرتے... کیا تم بات کرو گی؟“

دونوں نے پھر نگاہیں چار کیں اور اس مرتبہ ہلکے بدن والی نرس بولی۔ ”آجاؤ، ہم کافی اور بسکٹ کے ساتھ آپس میں بات کرتے ہیں۔“

کوئین ظاہر کر رہی تھی کہ وہ پوری طرح ہوش میں نہیں ہے۔ وہ ایک سوئی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ دونوں کے درمیان سے گزر گئی۔ وہ چلتی رہی، اس کا رخ ہال وے کی جانب تھا۔ موٹی ڈورس نے اس کا بازو پکڑ لیا۔ ”ادھر نہیں۔“

کوئین نے ایک جھٹکا مارا اور دوڑنا شروع کر دیا۔ اس کے عقب میں چیخ و پکار بلند ہوئی جسے اس نے نظرانداز کر دیا۔ سیڑھیوں کے دروازے میں اس کا کوٹ اٹکا تھا... اسے کارڈ استعمال کرنے کے لیے وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ خوف زدہ تھی تاہم خطرے کے احساس نے ازخود جسمانی نظام کو نئی توانائی فراہم کر دی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اسے پکڑنا نرسوں کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ کمرے تک پہنچ کر شیرف آفس فون کر سکتی تھی۔ کوئین وارڈ ”سی“ کا راز جان چکی تھی۔ ٹم آزاد ہو جائے گا۔

دبلی پتلی نرس میز پر ہی فون پر رابطہ کر رہی تھی جبکہ موٹی نرس کوئین کے تعاقب میں تھی لیکن کوئین کی پھرتی کا مقابلہ نہیں کر پا رہی تھی۔ ابھی کوئین آدھے راستے میں تھی کہ ایک جانب سے بھورے بالوں والا آدمی برآمد ہوا۔ وہ اسے فوراً پہچان گئی۔ جب ٹم کے ساتھ وہ اٹلانٹا شفٹ جا رہی تھی تو اس شخص کو اس نے پارکنگ میں دیکھا تھا۔ وہ کیمپس کی سیکیورٹی کے آدمیوں میں سے تھا۔ اس نے کوئین کے شانے پر ہاتھ ڈالا، کوئین پھسلی اور رخ بدل کر دوسری جانب دوڑی۔ وہ ابھی تک چوتھے فلور پر ہی تھی۔ جبکہ اسے کسی طرح سیڑھیوں تک پہنچنا تھا۔ تاہم بھورے بالوں والے نے مشکلات پیدا کر دی تھیں۔

کوئین نرسنگ اسٹیشن کی طرف لپکی جہاں دوسری نرس فون پر تھی۔ کوئین کو جھپٹتے دیکھ کر اس نے ریسیور نیچے رکھ دیا اور اس کا راستہ روکنے کے لیے تیار ہو گئی۔ کوئین نے جھک کر سیدھی ٹکر ماری اور نرس اچھل کر دواؤں کی ٹرالی پر جا پڑی۔ ٹرالی الٹ گئی اور بوتلیں، سرنجیں وغیرہ فرش پر گر گئیں... بیشتر ٹوٹ گئی تھیں۔

بھورے بالوں والا قریب پہنچ گیا تھا۔ کوئین نے ایک ہاتھ میز پر ٹکا کر بہ آسانی اسے ڈاج دیا۔ وہ لڑکھڑا کر گرا... کوئین کی سماعت سے تصادم اور گالیوں کی آواز ٹکرائی۔ اس نے ہال کی طرف واپس جانا چاہا لیکن دونوں نرسیں راہ میں حائل ہو گئیں۔ دونوں نے اس کے بازو پر ہاتھ ڈالا، چکنے فرش پر کوئین کے شوز پھسلے... اس نے جھٹکا دیا اور گرتے گرتے بچی اور کاؤنٹر کا سہارا لیا۔ کوئین نے دیکھا کہ نیچے شفاف سیال کی تین بوتلیں اس کے دائیں ہاتھ کے قریب تھیں۔ ایک بوتل اس نے موٹی نرس پر کھینچ ماری پھر دوسری نرس کو نشانہ بنایا... تیسری بوتل پھر موٹی نرس پر پھینکی وہ جھکی... بوتل اوپر سے ہوتی ہوئی فرش پر گر کر پاش پاش ہو گئی۔ تینوں بوتلیں ٹوٹ چکی تھیں۔ ان کے سنبھلنے سے قبل کوئین تیر کی طرح پھر ہال میں نکل گئی۔ وہ سیڑھیوں کی جانب جا رہی تھی۔ اسے بھورے بالوں والے سے خطرہ تھا لیکن اسے شاید چوٹ لگی تھی اور وہ سست پڑ گیا تھا۔

کوئین نے دروازے میں پھنسا اپنا کوٹ دیکھا۔ وہ سیڑھیوں پر اڑی جا رہی تھی۔ سانس پھول گئی تھی اور آنکھوں میں ہراس کے ساتھ جوش کی آمیزش تھی۔

وہ کارڈ استعمال کرتے ہوئے گراؤنڈ فلور پر آ گئی۔ پھر وہاں سے ایمرجنسی ڈور کے ذریعے کھلی خنک فضا میں آ گئی۔ وہ کیمپس بلڈنگ کی جانب دوڑ پڑی۔ تب اسے احساس ہوا کہ بھورے بالوں والا اس کے پیچھے اور کافی قریب ہے۔ فیکلٹی آفس کی ایک کھڑکی روشن تھی۔ ”ڈاکٹر کلیرسن!“ اس کے ذہن نے سرگوشی کی۔ اس نے رفتار بڑھائی اور کیمپس کی جانب سے رخ پھیر لیا۔ وہ اچانک فیکلٹی بلڈنگ میں گھس گئی۔ اس کی لمبی ٹانگیں خوب ساتھ دے رہی تھیں۔ اندر آتے ہی اس نے دروازہ بند کیا، جوتے اتار پھینکے اور موزوں سمیت ایک دھماکے سے ڈاکٹر کے کمرے میں آن دھمکی۔

ڈاکٹر اچھل پڑا۔

”کیا ہوا؟ کیا بات ہے؟“ ڈاکٹر اس کی حالت دیکھ کر گھبرا گیا۔

”سیکیورٹی... میرے پیچھے ہے... مجھے چھپاؤ۔“ وہ ہانپتے ہوئے بولی۔ ”شیرف ڈپارٹمنٹ فون... کرنا ہے... جلدی۔“

”کیا کہہ رہی ہو؟“

”ٹم براؤن وارڈ ”سی“ میں ہے۔ ایلسٹن اس پر 9574 آزما رہا ہے... پلیز کال شیرف...“

ڈاکٹر نے آنکھیں بند کر کے نفی میں سر ہلایا۔ ”خوفناک۔“ وہ بڑبڑایا۔ ”ٹھیک ہے تم اس الماری میں چھپ جاؤ میں شیرف کو فون کرتا ہوں۔“ ڈاکٹر کا چہرہ کشمکش کی علامت تھا۔

”اوہ ڈاکٹر! شکریہ۔“

اس نے الماری میں گھس کر دروازہ بند کر لیا۔ اسے ڈاکٹر کی آواز سنائی دے رہی تھی...

”شیرف آفس؟... ہاں میں ڈاکٹر کلیرسن، انگراہم سے بات کر رہا ہوں، میرے آفس میں ایک بہت خوف زدہ لڑکی موجود ہے... وہ کسی قسم کے خطرے میں ہے... جلدی کسی کو بھیجو۔ ہاں میں کمرا نمبر 107 فیکلٹی بلڈنگ میں ہوں... شکریہ۔“

کوئین نے سکون کی سانس لی اور آرام دہ حالت میں بیٹھ گئی۔ وہ انگراہم میں کسی پر بھروسا نہیں کر سکتی تھی۔ اسے سکون کے چند لمحے ملے تو اسے احساس ہوا کہ ڈاکٹر کلیرسن بھی مشکوک ہو سکتا ہے۔ اگرچہ اس کا دل نہیں مان رہا تھا۔

اسے دروازہ کھلنے کی آواز کے ساتھ کسی کا سوال سنائی دیا۔

”کہاں ہے وہ؟“

ڈاکٹر نے جواب دیا۔ اس کی آواز بہت تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔

کوئین نے اٹھنا شروع کیا۔ الماری کا دروازہ کھلا، اور اس کی چیخ بلند ہوئی... سامنے بھورے بالوں والا کھڑا مسکرا رہا تھا۔

نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ کوئین نے سوچا۔ معاً اس نے پہلو سے نکلنا چاہا لیکن بھورے بالوں والے نے سختی سے اس کا بازو پکڑ لیا۔ ”بہت ہو گیا... لڑکی۔“

”اسے تکلیف مت پہنچاؤ۔“ کلیرسن نے کہا۔ اس کا چہرہ تناؤ کا شکار تھا۔

”مذاق کر رہے ہیں آپ، آپ کو پتا ہے اس نے اوپر کیا اودھم مچایا ہے۔“ وہ کوئین کو گھسیٹتا ہوا کمرے سے نکلنے لگا۔ کوئین نے صدمہ اور غیر یقینی کیفیت میں ڈاکٹر کو دیکھا۔ ”آپ، آپ بھی؟“ اس کی آواز لڑکھڑائی۔ ڈاکٹر اس سے نگاہیں نہیں ملا پا رہا تھا۔ اس کی نگاہیں میز پر جمی تھیں۔

”کیوں کیا، ایسا؟ میں تو آپ کو دوست سمجھتی تھی؟“

بالآخر ڈاکٹر نے سر اٹھایا۔ اس کے چہرے پر تکلیف اور رنج کی پرچھائیاں تھیں، آنکھوں میں پانی تھا۔ ”میں نے کیا، مجھے کرنا تھا۔ یہاں جو سلسلہ ہے اسے ایسے ہی چلنا ہے...“

کوئین نے زخمی نگاہوں سے اسے دیکھا پھر شدید غصے کی لہر نے ہر چیز کو تہہ و بالا کر دیا۔ نازک سی لڑکی میں کہاں سے طاقت آ گئی اس نے سیکیورٹی والے کو دھکیلا اور بازو چھڑا لیا۔ چوہے بلی کی دوڑ پھر شروع ہو گئی۔ کوئین کو خبر نہیں تھی کہ وہ اب کہاں جائے۔ اس نے شانے پر سے عقب میں جھانکا بھورے بالوں والے کا چہرہ غضب کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔ کوئین نے ساری طاقت اپنی ٹانگوں میں سمو دی تاہم چکنا فرش رکاوٹ بن رہا تھا وہ ابھی تک موزے بھی نہیں اتار سکی تھی۔ اس مرتبہ یہ بھاگ دوڑ جلد ہی ختم ہو گئی۔ سیکیورٹی والا سخت غصے میں تھا۔ اس کی آنکھوں میں شعلے لپک رہے تھے وہ پہلے ہی چوٹ کھائے ہوئے تھا۔ اس نے لڑکی کو بالوں سے پکڑ کر گرا دیا اور فرش سے سر ٹکرایا۔ کوئین نے آخری چیز اس کی آنکھوں کی قاتلانہ چمک دیکھی۔ پھر اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

☆☆☆

بالآخر میٹ کی چور کر دینے والی تھکن کا اختتام ہوا۔ وہ انگراہم کے گیٹ پر پہنچ گیا تھا۔ برف باری رک چکی تھی۔ گارڈ نے گیٹ ہاؤس کی کھڑکی سے مشکوک نظر اس پر ڈالی۔

”کیا مدد کر سکتا ہوں؟“

”ہاں، مجھے فرسٹ ایئر کی طالبہ مس کلیری سے ملنا ہے۔“

”وہ سب کرسمس بریک کے لیے گھروں کو روانہ ہو چکے ہیں۔“

”لیکن وہ نہیں گئی ہے، وہ میرا انتظار کر رہی ہے۔ کمرا نمبر 252 میں فون ملاؤ۔“ میٹ نے کہا۔

گارڈ نے شانے اچکائے اور فون اٹھایا۔ کچھ دیر بعد اس نے جواب دیا۔ ”کوئی فون نہیں اٹھا رہا ہے۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ سب جا چکے ہیں۔“

میٹ نے بے چینی محسوس کی۔ موبائل پر کوئین کی آواز میں خوف تھا۔ ”میں جانتا ہوں کہ وہ یہاں ہے۔ میری چند گھنٹے قبل اس کے ساتھ بات ہوئی ہے۔ شاید اس کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے۔“

”تم میری بات نہیں سمجھ رہے۔“

”اس کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ مجھے دیکھ لینے دو۔“

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

www.paksociety.com

"میرا مشورہ ہے کہ وہ منگل مغرب میں کوائٹی ان میں رات گزارے اور کل آٹھ بجے آؤ۔"

"لیکن......"

گارڈ نے کھڑکی بند کر دی۔ میٹ نے کار فون پر نمبر ملایا۔ بیل بجتی رہی... میٹ کے دماغ میں اس کے الفاظ گونج رہے تھے کہ "تم کو اگرا ہم میں چھپایا گیا ہے۔" میٹ نے آنکھیں مسلیں، وہ تھکن سے چور تھا۔ اس کا ذہن کوئی فیصلہ کرنے سے قاصر تھا۔ ٹھیک ہے وہ صبح آئے گا۔

☆☆☆

ٹم نے جزوی طور پر کوئین کی بھاگ دوڑ دیکھی۔ اس نے سیکیورٹی والے کو بھی دیکھا۔ کوئین کو یہاں سے نکلنا ہے... لیکن اگر وہ پکڑی گئی... وہ کوئین کی جرأت اور جدوجہد سے متاثر تھا۔ اسے بھی کچھ کرنا ہے۔ 9574 کی دو بجے کی خوراک میں تاخیر ہو چکی تھی۔ اس نے اپنے بازوؤں اور ٹانگوں کو متحرک کرنے کی شدید کوشش شروع کر دی۔ اس کی بائیں ران میں سخت تکلیف تھی۔ ٹم کو احتیاط برتنی تھی کیونکہ وارڈ کی بتیاں جلی رہ گئی تھیں۔ اس کی حرکت باہر سے کوئی دیکھ سکتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ کئی اور مریض بھی کسمسا رہے تھے۔ کوئین کے فرار نے دوا کا شیڈول بگاڑ دیا تھا۔

دروازہ کھلا اور ڈورس ٹم کی طرف آئی۔ وہ اسے گھور رہی تھی۔ تمہاری دوست پاگل ہے۔ اس نے ساری دوا گیں ضائع کر دی ہے لیکن فکر مت کرو ہیلسٹن کے آتے ہی سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ممکن ہے تمہاری دوست بھی یہیں آجائے... کرٹ نے اسے پکڑ لیا ہے......" ڈورس ہنسی۔

'اوہ نہیں، نہیں۔ کوئین یہاں نہیں آئے گی' یہ ٹم کے لیے یہ اطلاع خوش کن تھی کہ فی الحال ان کے پاس فوری طور پر دینے کے لیے 9574 کا ڈوز نہیں تھا۔

دفعتاً وارڈ میں لرزش ہوئی، ٹم کو ایک لمحہ لگا، اس نے ہیلی کاپٹر کی آواز پہچان لی۔ اس وقت کون آیا ہے؟

ڈورس بھی بوکھلا گئی اور بتیاں بند کر کے باہر بھاگی۔

ٹم نے جدوجہد تیز کر دی۔ ڈورس کے واپس آنے سے پہلے پہلے اسے کھڑے ہو جانا تھا۔ وہ اعضا کو ہلا رہا تھا۔ ہتھیلیاں مسل رہا تھا۔ پٹھوں کا مساج کر رہا تھا۔ کوئین کے پکڑے جانے کی اطلاع نے اس میں نئی روح پھونک دی تھی۔

☆☆☆

"آرتھر کیا مجھے یہ بتانا پڑے گا کہ کلیڈرمن کس قدر ناراض ہیں؟"

کوئین کی سماعت سے جانی پہچانی مدھم آواز ٹکرائی۔ اس کا سر دکھ رہا تھا۔ فضا میں سگار کے دھوئیں کی بو تھی۔ پشت کے بل کسی کاؤچ پر لیٹی تھی۔

"نہیں، مجھے اندازہ ہے۔ آپ کی موجودگی اس کی دلیل ہے۔" یہ ہیلسٹن کی آواز تھی۔ کوئین نے زور لگا کر آنکھوں میں جھری پیدا کی۔ ہیلسٹن اور سینیٹر وحشی موجود تھے۔

کوئین نے دیکھا کہ سینیٹر اس کی جانب اشارہ کر کے کہہ رہا تھا۔ "دو سال میں یہ تیسرا طالب علم ہوگا جسے ہمیں غائب کرنا پڑے گا، جلد یا بدیر کسی جانب سے تحقیقات کا مطالبہ شروع ہو جائے گا۔ مجھے بتاؤ آرتھر کہ ہم کیا وضاحت کر سکیں گے کہ اس ایک سال میں دو طالب علم کہاں غائب ہو گئے؟"

"میں......" ڈاکٹر ہیلسٹن نے کچھ کہنا چاہا۔

"مجھے یہ پسند نہیں ہے لیکن اس لڑکی کو ختم کرنا ہی ہوگا۔" وحشی بول رہا تھا۔

کوئین ساکت پڑی تھی۔ ایک سابقہ وائس سینیٹر اور ایک قابلِ تعظیم پروفیسر اسے غائب کرنے کی ناگزیریت پر بات کر رہے تھے۔ کیا یہی حقیقت ہے؟

پھر ایک تیسری آواز آئی۔ "میرے خیال میں ہم حل نکال سکتے ہیں۔" یہ سیکیورٹی چیف ویرن کی آواز تھی۔ "ہم دو عدد غائب شدہ کو ایک بنا سکتے ہیں... ایک خیال ہے۔"

"ہم سن رہے ہیں۔" سینیٹر بولا۔

"میں ایلیٹ کو بالٹی مور سمجھوں گا کہ ائرپورٹ سے براؤن کی کار لے آئے۔ میرا منصوبہ ہے کہ ہم ظاہر کریں گے کہ وہ واپس آیا تھا اور اپنی گرل فرینڈ کو ساتھ لے گیا۔"

"خوب، اچھا خیال ہے۔" سینیٹر نے کہا۔

"کہاں لے گیا، کار کہاں گئی؟" ڈاکٹر ہیلسٹن نے سوال کیا۔

"کار آج رات تباہ ہو جائے گی۔" چوتھی آواز کرٹ کی تھی۔

"کیا مطلب؟" ویرن نے پوچھا۔

کوئین آنکھ کی جھری سے بھورے بالوں والے کو دیکھنے میں ناکام رہی۔

"کریش، کار کریش۔" کرٹ نے کہا۔ "ہم لڑکی کے خون میں تھوڑی سی دوا شامل کر دیں گے۔ دونوں عاشق برفیلی سڑک پر جاتے ہوئے پھسل کر کسی درخت سے ٹکرا گئے

گے... فول ٹینک پھٹے گا... بوم... م... اور کہانی ختم۔"

ہیلسٹن اور سینیٹر نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

ادھر کوئین کی دھڑکنیں بے قابو ہو گئیں۔

اچانک وحشی نے کہا۔ "کیا تم سنبھال لو گے؟"

"کیوں نہیں۔" وہ بولا۔ "میں سب انتظام کر لوں گا۔"

کمرے میں سکوت طاری تھا۔ سکوت کا پردہ فون کی گھنٹی نے چاک کیا۔ ویرن نے بات کی اور ہیلسٹن کو بتایا کہ ڈورس کو دوا چاہیے۔

"پہلے ہمیں اس معاملے کو نمٹانا ہے۔" سینیٹر وحشی بولا۔

"لیکن ہم قتل کی بات کر رہے ہیں۔" ڈاکٹر نے کہا۔

وحشی گھوما۔ "بدترین مسئلوں کا جواب بدترین حل میں مضمر ہوتا ہے۔"

ڈاکٹر نے شانے اچکا کر سر ہلایا۔

کوئین کی شریانوں میں برف جمنے لگی۔

"ٹھیک ہے، کار واپس آنے کے بعد یہ معاملہ کرٹ کے سپرد ہے۔" سینیٹر نے اعلان کیا۔

☆☆☆

ٹم کے اعضا میں جان پڑ رہی تھی۔ اس نے فیڈنگ ٹیوب اور نس میں سے سوئی نکالی دی جو ٹیوب کے ذریعے اسٹینڈ میں لگی ڈرپ سے منسلک تھی۔

اس کے اعصاب پوری طرح قابو میں نہیں آئے تھے۔ تاہم وہ پہلے سے بہت بہتر محسوس کر رہا تھا اور کسی بھی ایکشن کے لیے خود کو تیار کر رہا تھا۔

☆☆☆

نڈھال ہونے کے باوجود میٹ کو نیند نہیں آرہی تھی۔ وہ موٹیل روم میں لیٹا سڑک پہ برف صاف کرنے والی مشین کی آواز سن رہا تھا۔ وہ جتنا سوچتا، اس کا یقین پختہ ہوتا جاتا کہ کوئین خطرے میں ہے۔ کسی بڑی مصیبت سے دوچار ہے۔ اس نے ان گنت بار اس ٹوٹی پھوٹی گفتگو کو ذہن میں دہرایا جو کار فون سے اس نے کوئین کے ساتھ کی تھی۔ کوئین کے آخری الفاظ جو اس کی سمجھ میں آئے تھے:

"شیرف... ساؤتھ ورتھ۔"

میٹ نے کمبل ایک طرف پھینکا اور بستر پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھ گیا۔ "شیرف ساؤتھ ورتھ" اس نے فریڈرک کاؤنٹی فون بک اٹھائی اور شیرف کا نمبر ڈھونڈا۔ کچھ دیر بعد وہ نمبر ملا رہا تھا۔ جواب دینے والا کوئی ڈپٹی ہیرس تھا۔

میٹ نے ساؤتھ ورتھ کے بارے میں استفسار کیا۔

"ساؤتھ ورتھ، صبح آٹھ بجے مل سکیں گے، کیا میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں؟"

میٹ ہچکچایا۔ پھر ساری داستان ہیرس کے گوش گزار کر دی... ہیرس اس معاملے سے آگاہ تھا لیکن میٹ کے ذریعے اسے کچھ نئی باتیں پتا چلیں۔

"ہمیں اب تک اتنا کچھ پتا نہیں تھا۔" وہ بولا۔

"لیکن کوئین نے ساؤتھ ورتھ کا نام لیا تھا۔ کیا تم اس کو کال نہیں کر سکتے؟" میٹ نے زور ڈالا۔

"میں کر سکتا ہوں، یہ کیس اس کے پاس ہے۔" پھر ہیرس نے میٹ کا نمبر لیا اور بات ختم کر دی۔

تین منٹ بعد میٹ کو کال موصول ہوئی۔

"کیا تم نے شیرف آفس فون کیا تھا؟" ایک خمار آلود آواز سنائی دی۔

"یس، ڈپٹی ساؤتھ ورتھ؟"

"ہاں، میں ہوں، شروع ہو جاؤ، میں سن رہا ہوں۔"

☆☆☆

دروازہ کھلا اور بتیاں روشن ہو گئیں۔ ٹم جم کر رہ گیا۔ ڈورس کے بجائے دوسری نرس ٹرالی کے ساتھ اندر آرہی تھی۔ اسے دیکھ کر ٹم نے اطمینان کا سانس لیا۔ اسے پتا نہیں تھا کہ موٹی نرس پہ اس کی حکمتِ عملی کامیاب رہے گی یا نہیں۔ وہ ابھی مکمل فٹ نہیں تھا۔

"نمبر 8 لگتا ہے تم مصروف رہے ہو؟" وہ سیدھی ٹم کی جانب ہی آئی تھی۔ ٹم نے دیکھا کہ ٹرے میں آٹھ سرنجز قطار میں رکھی تھیں۔ وہ اس کے بستر کے قریب رک گئی اور حیرت سے فیڈنگ ٹیوب کو دیکھ رہی تھی جو نیچے پڑی تھی۔

"آہ، تم نے کیا کیا؟"

ٹم کا دایاں ہاتھ اور آئی وی لائن، شیٹ کے نیچے تھے۔

"میرے خیال میں حرکت واپس آرہی ہے، دوسرے بھی کچھ بے چین ہیں۔ میں ٹھیک کر دیتی ہوں۔" نرس حقیقی صورتِ حال سے بے خبر تھی۔ ٹم نے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو ہلا کر اطمینان کیا۔

"دوائی کی اور نئی سپلائی آنے والی ہے۔" وہ بول رہی تھی۔ ٹم خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اس نے ایک سرنج آئی وی لائن میں چبھو کر خالی کر دی۔ نرس کو پتا نہیں تھا کہ آئی وی نیڈل ٹم کی نس میں نہیں ہے۔

اسی وقت ٹم نے بائیں ہاتھ سے اس کا یونیفارم پکڑ کر اسے اپنے اوپر کھینچا۔ دوسرا ہاتھ باہر آیا اور دائیں ہاتھ میں دبی ہوئی آئی وی نیڈل اس نے یونیفارم کے اوپر سے ہی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نرس کے پیٹ میں گھونپ دی۔ نرس کی چیخ نکل گئی، اس کی آنکھیں خوف اور تکلیف سے پھیل گئیں۔

وہ ہاتھا پائی کر رہی تھی اور چیختی جا رہی تھی۔ نرس کا چہرہ ٹم کے سینے سے لگا تھا اس کے ہلکے پھلکے وزن نے ٹم کا کام آسان کر دیا تھا۔ یک لخت وہ ڈھیلی پڑ گئی... 9574 نے کام شروع کر دیا تھا۔

ٹم نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ پھسل کر فرش پر جا گری۔ ٹم اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ٹرالی کی ٹرے میں سے ایک سرنج اٹھائی اور دوبارہ ساکت لیٹ گیا۔ اسے امید تھی کہ ساتھی نرس کو آنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

☆☆☆

''ایلیٹ۔'' ویرن کی آواز آئی۔ ''کیا کار آ گئی ہے؟'' کوئین ابھی تک بے ہوشی کی اداکاری کر رہی تھی۔ حالانکہ اتنی دیر میں ان لوگوں کو اس کی جانب متوجہ ہونا چاہیے تھا۔ تاہم غیر متوقع حالات کے الجھاؤ نے سب کو پریشانی میں ڈال دیا تھا۔

''اسپتال کی پارکنگ میں کھڑی کر دی ہے۔'' ایلیٹ نے جواب دیا۔

''گڈ۔'' وحشی بولا۔ ''میں اب واشنگٹن جا رہا ہوں، تمام معاملہ نمٹتے ہی مجھے کال کر دینا۔ وہ ایلسٹن اور کرٹ کے قریب سے گزرتا ہوا باہر نکل گیا۔

''غرقاب ہوتے جہاز سے چوہا کودا۔'' ویرن نے تبصرہ کیا۔ ''وہ قبل از وقت اس ریاست سے نکلنا چاہتا ہے۔''

''تو کیا ہوا؟'' ایلیٹ نے کہا۔

''لڑکی اور براؤن کو کار کے حادثے میں ٹھکانے لگانا ہے۔'' ویرن نے انگوٹھے سے کوئین کی جانب اشارہ کیا۔

ایلیٹ غیر مطمئن نظر آ رہا تھا۔ ''میں نے ایسے کسی کام کے لیے معاہدے پر دستخط نہیں کیے تھے۔''

''ہمارے پاس کوئی اور راستہ نہیں بچا ہے۔'' ڈاکٹر ایلسٹن نے کہا۔

کوئین عالم دہشت میں سب سن رہی تھی۔ اسے بھاگنے کا خیال آیا تاہم راستے میں چار آدمی حائل تھے... ممکن ہی نہیں تھا۔ اس احمقانہ کوشش کا انجام یہی ہوتا تھا کہ وہ اسے باندھ کر ڈال دیتے جبکہ اس وقت وہ کم از کم ہاتھ پیر استعمال کر سکتی تھی... اسے مناسب وقت کا انتظار کرنا چاہیے۔

''ٹھیک ہے۔'' ویرن نے جھکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

وہ خوش نہیں تھا۔ ''ایلیٹ اوپر جاؤ اور براؤن کو وہیل چیئر پر یہاں لے آؤ۔''

☆☆☆

''ایلی؟''

ٹم نے آنکھیں بند کر لیں۔ ڈورس وارڈ کے دروازے میں سے جھانک رہی تھی۔

''ایلی، کہاں ہو؟'' وہ اندر آ گئی تھی پھر وہ اچانک رک گئی۔

''او نو، ایلی کیا ہوا تمہیں؟'' وہ پریشانی کے عالم میں نرس پر جھکی ہوئی تھی۔ ٹم نے آنکھیں کھول لیں۔ اس کے ہاتھ میں سرنج خنجر کی طرح حملہ کے لیے تیار تھی۔ ٹم نے بلا تامل سرنج ڈورس کی پشت میں پیوست کرتے ہی دوا انجیکٹ کر دی۔

ڈورس سیدھی ہو گئی۔ وہ بوکھلاہٹ کے عالم میں ایک ہاتھ پشت پر لے جانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کی نظر ٹرالی پر پڑی۔ اس کو کھانسی آ گئی۔ ''او نو ....''

ٹم کہنی کے بل لیٹا تھا۔ ''تم؟'' ڈورس کی آنکھیں ابل پڑیں۔ ٹم نے جھپٹا مارا تاہم وہ بستر سے دور ہٹ گئی۔ وہ دروازے کی طرف جا رہی تھی۔ اس کا ایک ہاتھ بار بار پشت کی جانب جا رہا تھا۔ پھر وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

''لعنت ہے، اگر وہ فون تک پہنچ گئی۔'' ٹم کو تشویش ہوئی۔ ٹم آہستہ آہستہ بستر پر بیٹھ گیا۔ چند لمحات کے لیے اسے چکر آیا۔ وہ رک گیا پھر دھیرے سے اس نے فرش پر قدم رکھے۔ اس کے گھٹنے بوجھل ہو رہے تھے۔ ٹم نے آہستگی سے وزن ٹانگوں پر منتقل کیا... اس کا ایک ہاتھ بستر پر تھا۔ پھر وہ کھڑا ہو گیا۔ معاً اس کی نظر غافل نرس کے سیکیورٹی کارڈ پر پڑی... ایسا کارڈ اس نے کوئین کے پاس بھی دیکھا تھا۔ فی الفور اس نے کارڈ پر قبضہ کیا۔ ٹم نے ٹرالی پر سے باقی ماندہ سرنج ایک ہاتھ میں لے لیں اور دوسرے ہاتھ میں کارڈ سنبھالا۔

اس کا بدن نسبتاً تیزی سے بحال ہو رہا تھا۔ وہ وارڈ سے باہر آیا تو ڈورس فرش پر پڑی تھی اور فون اپنی جگہ پر تھا۔ ٹم کو بجلی کا پٹر کی پھڑ پھڑاہٹ کی گونج پھر سنائی دی۔ وقت کم تھا۔ اگر کوئین پکڑی گئی ہے تو اسے سائنس سینٹر کے تہ خانے میں ہونا چاہیے۔ اس نے لفٹ کی جھری میں کارڈ داخل کیا۔ اس کی نظر شیشے میں اپنے عکس پر پڑی۔ وہاں اسے ایک بھوت نظر آیا۔ چہرے پر روئی اٹی ہوئی تھی تاہم باقی جسم روئی میں لپٹا ہوا تھا۔ اور یہی اس کا لباس تھا۔

☆☆☆

ویرن کے پیٹ میں درد کی لہر اٹھی۔ اس نے کوئین کی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش
یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے
ہم خاص کیوں ہیں؟ :-

✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
✧ ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل رینج
✧ ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
✧ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
✧ مشہور مصنفین کی کتب کی مکمل رینج
✧ ہر کتاب کا الگ سیکشن
✧ ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے
ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں
ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں
اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
Online Library For Pakistan
Like us on Facebook
fb.com/paksociety
twitter.com/paksociety1

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

جانب دیکھا۔ کرٹ نے بے رحمی کا مظاہرہ کیا تھا۔ جب وہ ادھر لائی گئی تھی تو مردہ ہی لگ رہی تھی، تاہم تب نہیں اب کسی اسے مرنا ہی ہے۔

فون کی گھنٹی بجی، یہ ایلیٹ تھا۔ ”نئی افتاد آن پڑی ہے چیف۔“ ویرن کا منہ بن گیا۔ ”اب کیا ہے؟“ اس نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

”وارڈ کی دو نرسیں بے ہوش پڑی ہیں اور براؤن غائب ہے۔“ ایلیٹ نے دھماکا کیا۔

ویرن کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔

ایلسٹن کھڑا ہو گیا۔ ”کیا بات ہے؟“

ویرن نے ہاتھ ہلا کر اسے منہ بند رکھنے کا اشارہ کیا۔

”بدبخت، اسے تلاش کرو۔“ ویرن غرایا۔ ”ہم گراؤنڈ فلور سے شروع کر کے اوپر کی طرف جائیں گے۔“ اس نے فون بند کر دیا اور ڈاکٹر کی جانب انگلی اٹھائی۔ ”تم نے مسئلہ اور خراب کر دیا ہے۔“ ویرن بے قابو ہو رہا تھا۔ پے در پے ناقابلِ یقین واقعات نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اس کے دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بج رہی تھیں۔

”میرا کیا قصور ہے؟“ ڈاکٹر کا لہجہ کمزور تھا۔

”جناب براؤن غائب ہے۔“ ویرن نے ڈاکٹر کو گھورا۔

”ناممکن، وہ 9574 کے زیرِ اثر تھا۔“

”تھا۔“ ویرن چیخا۔ ”اسے اگلا ڈوز وقت پر نہیں ملا۔ ہم سب مارے جائیں گے۔“

”گڈ لارڈ... ہمیں عمارت سیل کر دینی چاہیے۔“ ویرن ہاتھ مسلتا ہوا بولا۔ کمرے کی فضا خراب ہو گئی تھی۔

گھنٹی پھر بجی۔ ویرن نے ہراس کے عالم میں فون کو گھورا۔ کسی نے فون اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ وہ گھنٹیاں اور بجیں... بالآخر ویرن آگے بڑھا۔ وہ لابی کی سکیورٹی ڈیسک کا برنی تھا جس کا اگر اہم کے اصل معاملات سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ویرن نے سوچا کہ شاید اس نے براؤن کو دیکھ لیا ہے لیکن ایسا نہیں تھا۔

”دو آدمی آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔“ برنی نے اطلاع دی۔

ویرن کا حلق خشک ہو گیا۔

”کون؟“

”مجھے ایک کا نام معلوم ہے... فریڈرک کاؤنٹی شیرف آفس کا ڈپٹی ساؤتھ ورتھ۔ وہ طلبا کے غیاب کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہے۔“

”اس وقت؟ تو کیا براؤن کے بارے میں؟“

”تو سرا کوئی لڑکی ہے... کوئین کلیری۔“

ریسیور ویرن کے ہاتھ سے گرتے گرتے بچا۔ ”میں آ رہا ہوں۔“ اس نے فون بند کر کے ڈاکٹر کو گھورا اور سب کو نئی صورتِ حال سے باخبر کیا۔

”کلیری کے بارے میں ان کو کیسے پتا چلا؟“ ایلسٹن نے کہا۔

”پتا کرتے ہیں۔“ ویرن کی آواز سے زہر ٹپک رہا تھا۔ اس کی چھٹی حس اعلان کر رہی تھی کہ حالات ایک بدنما موڑ مڑ چکے ہیں۔

”کرٹ لڑکی پر نظر رکھنا۔“ ویرن نے کہا۔ ادھر کوئین سب کچھ سن رہی تھی... اس کا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔

ویرن لابی میں دوسرے آدمی کو نہ پہچان سکا یا وہ بھول رہا تھا۔ بہرحال اس نے ایلسٹن کا تعارف ڈپٹی سے کرایا اور ساؤتھ ورتھ نے میٹ کو متعارف کرایا۔ ویرن کو یاد آیا کہ وہ کوئین کا دوست ہے جو کنگنی کٹ سے کوئین سے بات کر رہا تھا۔ وہ گفتگو اس نے تہ خانے کے ریکارڈر پر سنی تھی اور نرسوں کو وارڈ ”سی“ چیک کرنے کا حکم دیا تھا۔ تاہم ویرن تعجب میں تھا کہ میٹ اتنی جلدی یہاں کیسے پہنچ گیا۔

☆☆☆

کوئین کے حوصلے اور امید کو نئی زندگی مل گئی تھی۔ سب سے اچھی خبر براؤن کا فرار تھا۔ شیرف کی آمد نے اسے مزید خوش کن احساسات سے دوچار کر دیا تھا۔ جسیم بھورے بالوں والا کرٹ کمرے میں اکیلا رہ گیا تھا اور دروازے سے باہر لابی کا جائزہ لے رہا تھا۔ معاً اس نے دروازہ بند کیا اور کوئین کی جانب رخ کیا۔ کوئین نے آنکھیں بند کر لیں۔

”چلو اٹھو، بے بی۔“ اس نے کوئین کا شانہ ہلایا۔ وہ ساکت پڑی رہی۔

”تمہیں چکھے بغیر ضائع کرنا حماقت ہو گی۔“ وہ کوئین پر جھک گیا۔ اس کے ہونٹ کوئین کی گردن پر تھے۔ کوئین نے آنکھیں کھولیں... کرٹ کا کان اس کے منہ سے ایک انچ دور تھا۔

کوئین نے اطمینان سے کان کے نچلے حصے میں دانت گاڑ دیے۔ اس نے جبڑوں کی پوری طاقت استعمال کی تھی۔ کان بری طرح دانتوں کے لاک میں پھنس گیا تھا۔ کرٹ کا نشہ ہرن ہو گیا۔ اس نے ایک اذیت ناک کراہ کے ساتھ سیدھا ہونا چاہا۔ تاہم کوئین نے اس کی شرٹ پکڑ لی۔ منہ میں خون کا ذائقہ گھل گیا۔ ایک زوردار جھٹکے سے کرٹ نے خود کو چھڑایا۔ کان کا ایک حصہ تقریباً الگ ہو کر

لٹک رہا تھا اور خون ٹپک رہا تھا۔

اس کا چہرہ اذیت اور غصے سے مسخ ہو گیا۔ کوئین نے اس سے بچ کر نکلنا چاہا لیکن کرٹ نے کسی مشتعل درندے کی طرح بروقت اسے دبوچ لیا۔ اس کی گردن تک خون میں تر ہو گئی تھی۔

”تو نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے۔“ وہ غرایا۔ اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔ کوئین نے دونوں ہاتھ آگے کر لیے اور چیخنا شروع کر دیا... کرٹ کے کندھے کے اوپر سے اس نے ایک چہرہ ابھرتا دیکھا اور اس کا منہ کھلا رہ گیا...

☆☆☆

ٹم لفٹ سے نکلا تو تہ خانے کے قریب تھا۔ وہ اتنا ہی تیز چل رہا تھا جتنا کہ اس کا جسم اجازت دے سکتا تھا۔ معاً اسے کوئین کی مدھم چیخیں سنائی دیں اور وہ احتیاط کو بالائے طاق رکھ کر جاگنگ کے انداز میں دوڑنے لگا۔ وہ ایک دروازے تک پہنچا جس پر ”الیکٹرانکس“ لکھا تھا۔ اس نے دروازہ کھول دیا۔ سیڑھیوں کے نیچے ایک کمرا تھا۔ یہ وہی کمرا تھا جہاں ٹم کو باندھ کر رکھا گیا تھا۔ ایک طرف کاؤچ پر اس نے کرٹ کو دیکھا جو کوئین کو بے دست و پا کرنے کی کوشش میں مصروف تھا۔ کوئین چیخ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر خون تھا۔ ٹم کو نہیں پتا تھا کہ یہ خون خود کرٹ کا ہے۔ ٹم کے دماغ میں آگ لگ گئی۔ وہ حتی الامکان تیزی سے کرٹ کی پشت پر پہنچا۔ وہ عقب سے حملے کے لیے تیار تھا تاہم اسے خیال آیا کہ اس کا جسم خونی جدوجہد کے قابل نہیں ہے۔ اس نے بروقت خود پر قابو پایا۔ کوئین اسے دیکھ چکی تھی۔

ٹم نے ایک سرنج کی کیپ الگ کی... وہ جتنا زور لگا سکتا تھا، لگایا اور سرنج کرٹ کی پشت میں داخل کر دی اور انگوٹھے کے زور سے دوا بدن میں انجیکٹ کر دی لیکن سوئی پسلی سے ٹکرا کر اندر ہی مڑ گئی اور دوا اندر پھینکنے والا لیور جام ہو گیا۔ کرٹ دھاڑتا ہوا پلٹا اور اپنا دایاں ہاتھ گھمایا۔ ٹم نے جھکائی دی لیکن یہ ایک سست دفاع تھا کرٹ کا ہاتھ اس کے سر سے ٹکرایا اور وہ مشینوں پر جا گرا۔ باقی سرنجیں اس کے ہاتھ سے نکل کر بکھر گئیں۔

”تم دونوں کو ایک ساتھ دفن کروں گا۔“ کرٹ عالمِ غضب میں درندے کی طرح غرایا۔ شدتِ غضب سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا، کان کے خون نے پھیل کر اسے ایک دہشت ناک عفریت کا روپ دے دیا تھا۔ اس نے ایک شدید اپر کٹ لگایا اور ٹم فرش پر جا پڑا... اس کی نظر دھندلا گئی۔ اس نے کرٹ کا دھندلا سا سایہ اپنے اوپر جھکتے دیکھا۔

☆☆☆

کوئین پر کچھ دیر سکتہ طاری رہا، پھر وہ حرکت میں آئی، کرٹ بری طرح ٹم پر تشدد کر رہا تھا۔ وہ دفاع کے قابل نہیں تھا اور گٹھری کی صورت میں پڑا تھا۔

کوئین کو کچھ سجھائی نہیں دیا... دفعتاً اس کی نگاہ ایک سرنج پر پڑی۔ یقیناً یہ ٹم لے کر آیا تھا۔ ان میں جو کچھ بھی تھا یقیناً مہلک تھا... شاید... 9574 جب ہی ٹم نے سرنج سے حملہ کیا تھا جو اس وقت بھی کرٹ کی قمیص میں اٹکی ہوئی تھی، اس نے دیکھا کہ فرش پر ایسی ہی چند اور سرنج بھی پڑی تھیں۔ ایک ٹوٹ چکی تھی۔

کوئین نے دو سرنج اٹھا لیں اور کرٹ کی طرف گئی جو بے رحمی سے ٹم کو وزنی بوٹوں سے مضروب کر رہا تھا۔

”بس کرو۔“ وہ چلائی اور تیزی سے ایک سرنج کرٹ کی ران کے عقب میں خالی کر دی۔ یہ آئی وی انجکشن نہیں تھا جو فوری طور پر خون میں شامل ہو جاتا۔ کوئین نے دوسری سرنج بھی استعمال کرنی چاہی تاہم کرٹ نے زخمی درندے کی طرح پلٹ کر وار کیا۔ کوئین پھرتی سے جھکائی دے گئی۔ اس کی نظر کھلے دروازے پر پڑی۔ ”ٹم میں مدد لے کر آتی ہوں۔“ وہ تیر کی طرح دروازے کی جانب گئی اور کرٹ کی جھپٹ سے بال بال بچی۔

ٹم خون آلود زخمی حالت میں پڑا تھا۔ ٹم کی حالت نے کوئین کی ٹانگوں میں نئی طاقت بھر دی تھی۔ اس کے عقب بھاری قدموں کی آواز تھی۔ لفٹ کی جانب وہ نہیں جا سکتی تھی۔ سیڑھیاں، سیڑھیاں کدھر ہیں۔ پھر اسے ایگزٹ کا نشان نظر آیا۔ دروازہ کھولنے میں جو لمحات ضائع ہوئے اس نے شکار اور شکاری کا فاصلہ کم کر دیا تا۔ وہ پہلی لینڈنگ تک پہنچی تھی کہ کرٹ نے اس کا ٹخنہ پکڑ لیا۔ کوئین ریلنگ سے لپٹ گئی۔ کرٹ نے اسے پھر پکڑ لیا تھا۔

”نہیں۔“ کوئین کی چیخ بلند ہوئی۔ اس نے اندھا دھند اکلوتی سرنج کو کرٹ کے چہرے پر مارا... اسے نہیں پتا تھا کہ سوئی کہاں پر اور کتنی اندر گئی لیکن وہ دوائی انجیکٹ کر چکی تھی۔ کرٹ نے اس کا ٹخنہ چھوڑ دیا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بدل رہے تھے جس میں صدمہ اور نفرت کا رنگ غالب تھا۔ اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ پیچھے کی جانب سر کے بل سیڑھی پر گرا۔ ہڈی کی عجیب سی آواز آئی اور اس کا سر غیر معمولی زاویے پر مڑ گیا۔ جسم کپکپایا اور پھر ساکت ہو گیا۔

کوئین پوری جان سے کانپ رہی تھی۔ تاہم جلد ہی

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
www.paksociety.com
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

اس نے خود پر قابو پالیا۔ اسے فوراً لابی تک پہنچنا تھا۔

☆☆☆

ویرن آرام سے تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کلیری کے دوست میٹ کو زیادہ معلومات نہیں ہیں۔ کوئین کے موبائل پر اس کی ٹوٹی پھوٹی بات چیت ہوئی تھی۔ ویسے بھی معاملہ اب ڈاکٹر ایلسٹن کے سپرد تھا جو اسے خوب صورتی سے سنبھال رہا تھا۔

برا لمحہ اس وقت آیا جب ڈاکٹر کلیرین ایک دروازے سے برآمد ہوا۔ وہ عجیب حالت میں بیگانۂ ہوش و حواس لگ رہا تھا۔ ''کلیرین!'' ایلسٹن نے کہا۔ ''تم یہاں کیا کررہے ہو؟''

کلیرین نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ کسی ''زومبی'' کی طرح چلتا ہوا ان کے قریب سے گزر کر لفٹ کی جانب چلا گیا۔ اس نے چار نمبر پنچ کیا تھا۔

''تم نے دیکھا۔'' ایلسٹن نے ساؤتھ ورتھ کو مخاطب کیا۔ 'اس وقت میں اکیلا ہی فیکلٹی ممبر نہیں ہوں۔''

''فائن۔'' ساؤتھ ورتھ نے جواب دیا۔ ''لیکن مجھے بلاتمہید سیدھی بات کرنی چاہیے۔ ویرن نے آپ کو اسی لیے بلایا کہ تم بھی براؤن واپس آ گیا تھا؟''

''ویرن نے یقیناً مجھے اطلاع دی تھی۔'' ایلسٹن نے غیر معمولی صبر کا مظاہرہ کیا۔ ''میڈیکل ایجوکیشن کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے مجھے براؤن سے سوالات کرنے تھے لیکن اسے کسی چیز سے غرض نہیں تھی، اس نے مس کلیری کو لیا اور اسکیٹنگ کے لیے چلا گیا۔''

''مجھے اس میں سے کسی بات پر یقین نہیں ہے۔'' میٹ نے مداخلت کی۔

ایلسٹن نے ڈرامائی انداز میں شانے اچکائے۔ ''مجھے نہیں پتا کہ نوجوان میں اور کیا بتاؤں۔ وہ دونوں ساتھ کار میں چلے گئے تھے۔''

''براؤن کب آیا تھا؟'' ساؤتھ ورتھ نے سوال کیا۔

''مڈنائٹ سے ذرا پہلے۔'' ویرن نے جواب دیا۔

''نہیں۔'' میٹ نے نفی میں سر ہلایا۔ ''کوئین نے کہا تھا.....''

ایلسٹن نے ہاتھ بلند کیا۔ ''تم بھی تھکے ہوئے تھے، وہ بھی تھکی ہوئی تھی اور اپنے دوست کی آمد پر جذباتی حالت میں تھی۔ میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ہم سب کو ایک اچھی نیند کی ضرورت ہے۔ ہم فریش ہو کر کل صبح آرام سے اس معاملے پر گفتگو جاری رکھ سکتے ہیں۔''

ساؤتھ ورتھ نے استفہامیہ نظروں سے میٹ کو دیکھا۔ میٹ نے غیر یقینی انداز میں سر ہلایا۔

ساؤتھ ورتھ نے کہا۔ ''ڈاکٹر کی بات میں نکتہ ہے، میں براؤن کی کار کے متعلق بلیٹن جاری کراتا ہوں۔''

''ٹھیک ہے۔ میرا ذہن تسلیم نہیں کرتا۔ لیکن اگر وہ دونوں یہاں نہیں ہیں تو ہوسکتا ہے کہ نہ ہوں۔''

ڈاکٹر نے ایک ہاتھ میٹ کے کندھے پر رکھا۔ ''چلنا چاہیے۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ان کو ڈھونڈ لیں گے۔ فریڈرک کاؤنٹی کا شیرف ڈپارٹمنٹ اپنی اعلیٰ کارکردگی کی پہچان رکھتا ہے۔''

''ٹھیک جارہے ہو۔'' ویرن نے ڈاکٹر کے متعلق سوچا۔ تب ہی اس نے عقب میں تہ خانے کی سیڑھیوں کے اطراف سے ایک نسوانی چیخ سنی۔ ''نہیں!'' تاہم یہ آواز بہت مدھم تھی۔ خود اسے یقین نہیں آیا کہ اس نے کچھ سنا ہے۔ میٹ اور ساؤتھ ورتھ بیرونی دروازے کے قریب پہنچ چکے تھے۔

چلتے رہو... چلتے رہو... ویرن بڑبڑایا۔ اسے عقب میں دروازے کی آواز آئی۔ وہ مڑا... اسے یہی لگا کہ اس کے دل کی دھڑکن رک گئی ہے۔ بھیانک ترین خواب حقیقت بن گیا تھا۔ کلیری کے منہ پر اور کپڑوں پر خون لگا تھا۔ وہ بھاگتے ہوئے چلا رہی تھی۔ ''میٹ! میٹ... میٹ... میٹ... ٹ... ٹ....'' وہ بلکتی ہوئی بچی کی طرح میٹ کی بانہوں میں سٹ گئی۔ میٹ گھٹنوں کے بل اسے سمیٹ کر بیٹھ گیا... منہ بولے بھائی نے بہن کو پالیا تھا۔ نیلے کٹورے چھاجوں برس رہے تھے، کوئین کی ہچکیاں بندھ گئیں.....

ڈاکٹر اور ویرن کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

یکلخت ساؤتھ ورتھ نے ڈاکٹر کو شانے سے پکڑ کر ڈیسک کی جانب دھکیلا۔ وہ کاؤنٹر سے چند قدم ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ پسٹل ساؤتھ ورتھ کے ہاتھ میں منتقل ہو چکا تھا۔ کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں تھی۔ پھر بھی ساؤتھ ورتھ نے سوال کیا۔

''اب کیا کہتے ہو تم لوگ؟''

''ایمبولینس بلاؤ۔'' کوئین نے سسکتے ہوئے کہا۔ ''ٹم زخمی ہے۔''

''کہاں ہے، مجھے بتاؤ۔'' میٹ نے بے قراری سے کہا۔ ''یہ خون کیسا ہے؟''

''میں ٹھیک ہوں، ایمبولینس.....''

''کوئی حرکت نہیں کرے گا۔'' ساؤتھ ورتھ الرٹ تھا۔

اس نے ریڈیو ریموٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اسی وقت ایلیٹ نمودار ہوا، اس کے ہاتھ میں گن تھی جو اس نے پیشہ ورانہ انداز میں دونوں ہاتھوں میں تھام رکھی تھی۔ ایلیٹ سخت ہیجانی کیفیت میں تھا۔ ''ساؤتھ ورتھ اپنی گن کاؤنٹر پر رکھ دو۔''

ساؤتھ ورتھ پُرسکون تھا۔ اس نے کوئی حرکت نہیں کی۔

''جلدی کرو۔'' ایلیٹ نے پھر کہا۔ ڈپٹی گن سے دست بردار ہو گیا۔

''چیف اٹھا لو۔'' اس نے ایلسٹن کی طرف دیکھا۔

''اور مجھے بتاؤ کیا ہو رہا ہے؟ براؤن کنٹرول روم میں مرا پڑا ہے اور کرٹ سیڑھیوں پر ہے۔ اس کی گردن ٹوٹ گئی ہے۔''

کوئین نے پھر رونا شروع کردیا.....

ایلیٹ نے ویرن کو دیکھا۔ ''آگے بڑھو، گن اٹھا لو۔''

''ضرورت نہیں ہے۔'' ویرن نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''ایلیٹ کہانی ختم ہوگئی ہے۔''

ایلسٹن نے گھوم کر پسٹل اٹھا لیا۔ ''ویرن صحیح کہہ رہا ہے، ایلیٹ۔'' ڈاکٹر نے کہا۔ ''ڈپٹی میں یہ تھوڑی دیر کے لیے ادھار لے رہا ہوں، چند منٹ بعد تمہیں واپس مل جائے گی۔'' ایلسٹن لابی سے نکل گیا۔ اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔

ایلیٹ کے چہرے پر الجھن اور خوف تھا۔

فائر کی آواز سن کر ویرن اچھل پڑا اور ایلیٹ کی الجھن بھی ختم ہوگئی تاہم اس نے فوری طور پر دوڑ لگادی۔ ساؤتھ ورتھ نے ریڈیو پر ایمرجنسی طبی امداد طلب کی اور APB کو ایلیٹ کے بارے میں باخبر کیا۔ پھر اس نے ویرن کو ساکت رہنے کا اشارہ کیا۔ ویرن محض سر ہلا سکا۔ اس کی دنیا اجڑ گئی تھی۔

☆☆☆

کوئین، میٹ، اور ڈپٹی کے ساتھ تھی۔ ''ٹم نہیں مر سکتا، وہ زندہ ہے۔'' اس نے کہا۔ وہ میٹ کے ساتھ چمٹی ہوئی تھی۔ وہ لوگ جلد ہی کنٹرول روم تک پہنچ گئے۔ کوئین دروازے میں کھڑی رہ گئی۔ ''ٹم... ٹم....'' اس نے سرگوشی کی۔ ٹم دیوار کے ساتھ گٹھری کی شکل میں لیٹا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ جسم کے نیچے غیر فطری انداز میں دبا ہوا تھا۔ ٹم قطعی بے حس و حرکت تھا۔

''ٹم؟'' وہ چیخ پڑی۔

نیم مردہ جسم کو جھٹکا لگا اور ایک ہاتھ کی انگلی اور انگوٹھا کھڑا ہو گیا۔ ہوائی کا کیسینو والا اشارہ۔

کوئین کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ آنسو بہائے یا ہنسنا شروع کردے۔ وہ اس کے پاس بیٹھ گئی اور ٹم کے زخم زخم بدن کو بازوؤں کے حلقے میں لے لیا۔

☆☆☆

''مس کوئین صرف چند سوالات اور۔'' ساؤتھ ورتھ نے کہا۔ کوئین کاؤنٹر پر اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔ پولیس نے سیکیورٹی ڈیسک کو کمانڈ سینٹر میں تبدیل کردیا تھا۔ کوئین اسپتال میں ٹم سے ملنے کے لیے بے قرار تھی۔

ٹم کو وہیل چیئر، پھر اسٹریچر کے ذریعے وہاں سے نکالا گیا تھا۔ اس کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ میٹ اس کے ساتھ گیا تھا۔ ایلسٹن اور کرٹ کے اجسام بھی جا چکے تھے۔ دونوں نرسیں اسپتال پہنچ گئی تھیں۔ ایلیٹ غائب تھا۔ ویرن کو ہتھکڑی لگ گئی تھی۔ وارڈ ''سی'' کے لیے نئی نرسوں کا بندوبست کیا گیا تھا... دیگر ضروری امور بھی نمٹائے جارہے تھے۔ انگرا اہم پر پولیس کا قبضہ تھا۔

''کوئی اور بھی ہے جو براہِ راست اس معاملے میں ملوث تھا؟'' ڈپٹی نے اپنا سوال کیا۔

''ایک اور.....'' کوئین کے حلق میں گرہ پڑنے لگی۔ ''ڈاکٹر کلیرین۔ وہ فیکلٹی بلڈنگ میں ہوتا ہے۔'' اس نے کلیرین کے بارے میں بتایا کہ وہاں آفس میں کیا ہوا تھا۔ ''اس کا پہلا نام کلیرین ہے۔ کلیرین ایمرسن۔ چوتھے فلور پر اس کی لیب ہے۔ جسے عموماً وہ لاک رکھتا ہے۔'' کوئین نے جیب سے کی رنگ نکالی۔ میرے پاس وہاں کی چابی ہے۔''

ساؤتھ ورتھ نے اسے دیکھا تھا لابی میں۔ جب ایلسٹن نے اعتراض کیا تھا۔ وہ ایک عمر رسیدہ آدمی تھا۔

کوئین چابی منتخب کرکے کھڑی ہوگئی۔

''رکو۔ میں دیکھتا ہوں۔''

''میں بھی ساتھ چلوں گی۔ میں اسے گرفتار ہوتا دیکھنا چاہتی ہوں۔''

''اس نے تمہارے اوپر ظلم کیا ہے۔''

''ہاں، میں نے اپنی زندگی اس کے ہاتھوں میں دے دی تھی اور اس نے مجھے قاتلوں کے حوالے کردیا۔''

کوئین نے ایمرسن کی لیب تک ساؤتھ ورتھ کی راہنمائی کی۔ ساؤتھ ورتھ نے کمرے کا تالا کھولا، کوئین اس کے پیچھے تھی۔

''وہ رہا۔'' کوئین نے ایک کمپیوٹر کی طرف اشارہ کیا۔ کلیرین نے سر اٹھا کر دیکھنے کی زحمت نہیں کی۔

''ڈاکٹر کلیرین! سب کچھ ختم ہو گیا۔'' وہ بولی۔ وہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

آنسوؤں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کا غصہ اور انتقام پسپا ہو رہا تھا۔ وہ اداس کیوں ہو رہی ہے؟ اس نے سوچا۔

ڈاکٹر نے کوئی حرکت نہیں کی۔ وہ کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا اسکرین کو گھور رہا تھا۔ کوئین نے دیکھا کہ شفاف سیال کی پلاسٹک بوتل کروم پول سے لٹک رہی تھی اور ٹیوب بذریعہ آئی وی ڈاکٹر کے بازو میں جا رہی تھی۔ کوئین نے دھیرے سے ڈاکٹر کو ہلایا... وہ ایک جانب لڑھک گیا۔

ساؤتھ ورتھ لپکا اور ڈاکٹر کے جسم کو فرش پر گرنے سے بچا لیا۔ کوئین منجمد کھڑی اسکرین کو گھور رہی تھی۔ لکھا تھا: "یہ جس سے متعلق ہے۔ اس کے لیے.....'' اگر میرا تخمینہ ٹھیک ہے تو 9574 کا یہ ڈوز درحقیقت ایل ڈی ہے۔"

"LD؟" ساؤتھ ورتھ نے سوال کیا۔ اس نے آہستہ سے ڈاکٹر کو پیچھے لٹا دیا تھا... کوئین کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"ہلاکت خیز خوراک (LETHAT DOSE)"

کوئین نے جواب دیا۔ کوئین سمجھ گئی کہ اسکرین پر لکھا پیغام اس کے لیے تھا۔ ڈاکٹر ضمیر کا بوجھ نہ اٹھا سکا تھا۔ وہ اندر سے کوئین کے ساتھ تھا لیکن "نظام" کے ہاتھوں مجبور تھا۔

☆☆☆

"کوئی خبر؟" کوئین نے میٹ سے پوچھا جو اسپتال میں ٹم کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔

وہ شفاف بستر پر ٹم کا ہاتھ تھامے بیٹھی تھی۔ ٹم بری طرح زخمی ہوا تھا۔ اس کی چھ پسلیاں ٹوٹ گئی تھیں، سر اور ریڑھ کی ہڈی میں چوٹ لگی تھی۔ بائیں ران پر تیسرے درجے کا جلنے کا بڑا سا نشان تھا۔ پھر بھی وہ اسپتال سے نکلنا چاہتا تھا۔ کوئین اور خود اس کی حالت نے اسے روکا ہوا تھا۔

ٹم نے دن کا زیادہ حصہ میٹ، پولیس اور ایف بی آئی کی معلومات میں اضافہ کرتے گزارا۔ یہ ایک غیر معمولی کہانی تھی۔ اغوا، ہم کا مائنڈ کنٹرول سسٹم اور زندہ انسانوں پر تجربات...

ابتدا میں چند آفیسرز کو یہ فکشن ہی معلوم ہوا، تاہم ویرن کے کنٹرول روم اور رہائشی کمروں کی تلاشی سے برآمد ہونے والے جدید الیکٹرونک آلات کے علاوہ ویرن کے اعترافات کے بعد انہیں یقین کرنا پڑا کہ یہ ایک خوفناک حقیقت تھی۔

میٹ نے کرسی سنبھالتے ہوئے بائیں مورس کی کاپی لہرائی۔ KMI اور فاؤنڈیشن کے خلاف کچھ ثابت نہیں ہو سکا۔ ان لوگوں نے لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔ ان کا تعلق فنڈز کی فراہمی تک تھا۔

کوئین کے جسم میں غصے کی لہر دوڑ گئی۔ "تمہارا مطلب وہ بچ گئے ہیں؟"

"بالکل صاف... صرف ایک صورت ہے کہ کوئی رازداں ان کے خلاف اپنا پیٹ ہلکا کر دے تو بڑی مچھلیوں پر ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے اور یہ ممکن نظر نہیں آتا۔ کیونکہ ویرن کچھ زیادہ نہیں جانتا۔ ایلسٹن اور کلیرن ختم ہو چکے ہیں۔ خاص طور پر ڈاکٹر ایلسٹن کو زندہ ہاتھ آنا چاہیے تھا۔" میٹ نے وضاحت کی۔ "اگرچہ کہ دونوں ڈاکٹرز نے کوئی شہادت تحریری شکل میں نہیں چھوڑی ہے۔"

"ایلیٹ پکڑا گیا؟" ٹم نے سوال کیا۔

"نہیں، لیکن کوئی فرق بھی نہیں پڑتا۔ وہ ویرن کی ٹیم کا حصہ تھا۔ اس کی معلومات ویرن سے بھی کم ہوں گی۔"

"تو ہم کہاں کھڑے ہیں؟" ٹم نے کہا۔

"تم دونوں اسٹار بن گئے ہو۔" میٹ مسکرایا۔ "چینلز اور اخبارات میں تمہاری تصویریں چل رہی ہیں۔ ویسے امکان ہے کہ ایف بی آئی والے لگے رہیں گے۔ اگر انہوں نے KMI کے میڈیکل سینٹرز پر دباؤ بڑھایا تو کوئی نہ کوئی کچھ نہ کچھ اگل دے گا جس کے بعد سارا نیٹ ورک تباہ ہو جائے گا۔"

کوئین نے ٹم کو دیکھا۔

"کیوں بار بار اسے دیکھ رہی ہو؟" میٹ نے چھیڑا۔

"کیا مطلب ہے؟" کوئین کے رخسار شہابی ہو گئے۔

"مطلب بھی بتاؤں؟" میٹ شرارت سے مسکرایا۔

کوئین اسے مارنے کے لیے اٹھی۔

"نہ... نہ... اس کا ہاتھ نہ چھوڑنا۔" میٹ نے ہنستے ہوئے کرسی چھوڑ دی۔ تینوں بے ساختہ ہنس رہے تھے۔

☆☆☆

چند روز بعد بوڈاپسٹ کی ڈیٹ لائن سے اخبارات میں ایک خبر نمایاں طور پر شائع ہوئی جس کا متن کچھ یوں تھا۔

ایسٹرن میڈیکل یورپین کیئر فاؤنڈیشن کے نام سے بوڈاپسٹ میں ایک نئے بین الاقوامی خیراتی ادارے کا افتتاح ہو رہا ہے، ہنگری، چیکوسلواکیہ، رومانیہ اور پولینڈ میں میڈیکل سینٹرز کا سلسلہ بھی قائم کیا جائے گا جہاں مشرقی یورپ کے متاثرہ اور ضرورت مند مریضوں کے لیے جدید طبی سہولیات مفت فراہم کی جائیں گی۔

فرینک فرٹر انجیلین زی ٹنگ،

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش
یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے
ہم خاص کیوں ہیں :۔

✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
✧ ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابن صفی کی مکمل رینج
✧ ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا

✧ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رزیوم ایبل لنک
✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
✧ مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
✧ ہر کتاب کا الگ سیکشن
✧ ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM
Online Library For Pakistan
Like us on Facebook
fb.com/paksociety
twitter.com/paksociety1

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY